متاع المعرفت

دیوان شمشیر

مطبع ابو العلائی آگرہ باہتمام حافظ
[illegible] طبع

مجموعة التقاريظ

تقریظ دلپذیر دار الطباع دیوان شمشیر و مختصر واقعات

مصنف نیکو سیر صاحب فضل و ہنر از نتائج افکار گوہر بار دقیقہ شناس مضمون حقیقت نکتہ سنج رموز معرفت عالم علوم حکمت وارث فنون طبابت شاعر شیرین مقال نغمہ سرای گلشن وجد وحال ادیب وحید العصر طبیب فرید الدہر عالی جناب مولانا مولوی حاجی حکیم محمد عاشق حسین صاحب آغائی ابو العلائی زاد اللہ تعا مجدہٗ و عمّم فیضہ المتخلص بہ ہاتف

الحمد للہ والمنۃ آج نسیم سحری مین خوشبو کی وہ سرور افزا لہرین چلی آتی ہین کہ مُنہ سے درود نکلا پڑتا ہے۔ جام دل بادۂ مسرت سے چھلک رہا ہے۔ رنگین خیالی کے دامن سے عرائس معانی خود آرائی کا جلوہ دکھا رہی ہین۔ جنکے رخ زیبا پر نظر بازانِ حقیقت و مجاز ٹکٹکی لگائے ہوئے ہین۔ ہمکو اس بات کی عین خوشی تھی کہ چمن فصاحت کے پھولون سے ہر گلچین کا دامن بھر پور اور جنکے دلکش ترانون سے ہمارے کان مدت کے آشنا اور جسکی شیرین کلامی سے ہماری زبان زمانہ کی لذت گیر ہے اُسکے باغ سخن مین ہر نظارہ باز کو گلگشت کے مزے اڑاتا ہوا دیکھین بارے وہ توقع پوری

ہوئی اور دیوان شمشیر رنگِ طبع مین وہ چمکا کہ ہر طاق پر اُسی کی زینت
کے جلوے نظر آرہے ہین۔ اگرچہ ہمارا دلی مقصد یہ تھا کہ دیوان شمشیر پر تفصیلی
رائے کی روشنی ڈالین اور جو لوگ اِس مذاق سے چندان فاصلہ پر ہین اُنکی
نظر بھی اِن مضامین دقیقہ تک پہونچانے کی کوشش کرین مگر افسوس ہے
کہ ہجوم افکار و کثرت اشتغال سے اِس کام کا بنٹرنا غیر ممکن سا معلوم ہوا تاہم
دوستانہ اخلاص کا مقتضا یہ ہے کہ جوہرِ کلام کو اجمالی خیالات کی کسوٹی پر
چڑہا کر شمشیر کی آبداری زمانہ کو بھی طرح دکھاوین مولوی محمد عبدالکریم خان
بہادر ہمارے ایک عزیز اور قدیم دوست ہین اور یہ بات بھی نہایت ادب سے
عرض کیجاتی ہے کہ مولائی و مرشدی راہنمائے حقیقت و پیر طریقت
حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی حلقہ بگوشی نے ہمارے اور شمشیر
کے رشتۂ اتحاد کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ انہین ارتباط اور قدیمانہ تعلقات
کا نتیجہ ہے جو اسوقت شمشیر کے شاعرانہ خیالات و دلی جذبات پر اپنی مخلصا
رائے قائم کرنے کا بیڑا اُٹھائے ہین۔ خان بہادر کو خدا نے ایک غیر معمولی
ذہانت و ذکاوت عطا کی ہے۔ طبیعت نہایت سلیم اور مذاق بہت
اعلی واقع ہوا ہے۔ مدتون مختلف علوم و فنون کی تحصیل کرتے رہے۔ سالہا
پیر و مرشد کی خدمت مین انوار باطنی سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ انکی روحانی
پرواز کا اندازہ انکے کلام معرفت التضام سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے

کہ تصوف انکی شاعری کا جزو اعظم ہے - خان بہادر کی خداداد قابلیتیں جسطرح
حیرت میں ڈالنے والی ہیں اسی طرح انکی مستعدی - دیانتداری -
جفاکشی اور قوت انتظامی بھی تعجب انگیز امور میں شریک ہے -
جب دائرہ ملازمت میں قدم رکھا صیغہ پولیس کی مختلف خدمتیں اِس
پھرتی و دلاوری سے انجام دیں کہ خان بہادر کے معزز خطاب سے نامور ہو گئے
گئے اور عہدۂ کوتوالی کے اعلیٰ مرتبہ پر پہونچکر اپنے کمال لیاقت کا نمایان
ثبوت دیدیا - خدانے خان بہادر کو اپنے آقا کی خیرخواہی اور ہر قسم
کے کام کی صلاحیت کا نایاب جوہر عطا فرمایا ہے حال ۱۳۲۱ف میں ہمارے
بادشاہ قدر قدرت ارسطو فطرت - سکندر شوکت - دارا حشمت -
والی دکن ظِل خدائے ذوالمنن اعلیحضرت بندگان عالی متعالی
حضور پُرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہٗ -
وضاعف اجلالہٗ کے الطاف خسروانہ سے نظامت کرورگیری
کے عہدۂ جلیلہ پر ممتاز ہوئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ خان بہادر نے اپنی ملازمت
کا بڑا حصہ پولیس کی خدمات میں صرف کیا ہے اور نظامت موصوفہ اس لحاظ سے
ایک اجنبی عہدہ تھا مگر یہ اس اعلیٰ سے اعلیٰ اور اہم سے اہم خدمت کو جسکی اہلیت

کا پیدا ہونا اسی سلسلہ میں تدریجی تجربہ حاصل کرنے پر منحصر ہے اِس عہدۂ معزی وحسن انتظام سے انجام دے رہے ہین کہ سرکار نے بمراحم شاہانہ ماہوار مین اضافہ سے مزید طور پر سرفرازی کلی افتخار بخشا - خان بہادر تصنیف وتالیف مین اعلی پایہ رکھتے ہین - شمشیر بے نیام اُنکا ایک نہایت دلچسپ وپرزور کارنامہ ہے اور اس سے اُنکی ادبیہ مہارت کا علانیہ پتہ لگتا ہے - دوسری تصنیف فقہ منظوم ہے اسمین مسائل صوم وصلوۃ - ضروری احکام دین نظم کئے ہین - یہ رسالہ عام طور پر بچون عورتون اور نیز مبتدیون کے لئے نہایت مفید وکارآمد خیال کیا جاتا ہے - درحقیقت خان بہادر نے یہ رسالہ تصنیف کرکے وہ ضروری خدمت ادا کی ہے جو ایک مصلح قوم اور روشن خیال عالم کا فریضہ ہے - اِس سے نہ صرف خان بہادر کی قادر الکلامی ثابت ہوتی ہے بلکہ علوم دینیہ کی اشاعت سے دلچسپی کا ہونا یقینی درجہ تک پایا جاتا ہے ہمنے اوپر جو کچھ بیان کیا اُسکا ماحصل یہ ہے کہ ہمیشہ خان بہادر کے سر اہم ذمہ داریان اور اعلی خدمت کا بار کامون کی طومار اور اشتغال کی بھرمار رہی کی اور طرح طرح کے موانع - نت نئی رُکاوٹین آڑے آتی رہین جن سے نبٹ کر شاعرانہ مذاق کا قائم رکھنا ایک ناگزیر ومحال امر ہے - مگر اِن کڑی منزلون مین بھی خان بہادر کی طبع رواں رکنا تھا نہ رُکی اور زور وشور سے بہتے ہوئے دریا کی طرح موجین ہی مارتی رہی ہم کو اس بات کا نہایت ہی ملال ہے

کہ اس پہلوانِ سخن کا بہت بڑا ذخیرہ جو اتفاق سے کسی دوست کے مکان
مین دہرا ہوا تھا طغیانی رود موسی کے نذر ہوگیا۔ مگر آفرین برین ہمت مردانہ کہ
تہوڑے ہی عرصہ مین اس قلم کے دُھنی نے از سرِ نو اُٹھتے بیٹھتے اپنے دیوان
کی تکمیل کر لی۔ اگرچہ اور اضافہ کا خیال تہا مگر دوستون کے اصرار نے موجودہ
غزلون کی اشاعت پر مجبور کر دیا۔ ہمارا مقصود اس خامہ فرسائی سے یہ باور کرانا ہے
کہ خان بہادر مین بہت ساری خداداد قابلیتون کے سوا شاعری اُن کا
فطری جوہر ہے۔ فی الحقیقت ایسی مشکل حالتون مین شاعری کے سچے اصول
کی پابندیان کارے دارد۔ اور ایسے دشوار کامون کا سر کرنا شمشیر جیسے
تیز طبع جوان مردون ہی سے ہو تو ہو ؎

سخن گفتن بکر جان سفتن است		نہ ہر کس سزائے سخن گفتن است

خان بہادر کا کلام نہایت ستہرا روزمرہ کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہے۔ بندش
چُست۔ زبان ٹکسالی۔ تخیلات عمدہ ہین تشبیہات و استعارات کی ملمع کاری
اس نزاکت سے کی ہے کہ دل لوٹ جاتا ہے۔ دیوان کیا ہے معرفت الٰہی۔
حسن و عشق۔ اخلاق۔ حکمت۔ شوخی۔ حسن ظرافت اور معنوی خوبیون کا ایک
دلفریب گلدستہ ہے۔ کہین صوفیانہ رنگ ہے اور کہین عاشقانہ ترنگ۔ سنگلاخ
زمین اس کوہکن دقیقہ رس کے آگے پانی ہے۔ المختصر ہم نہایت زور کے ساتھ
یہ رائے قائم کرتے ہین کہ خانِ بہادر کا کلام شاعری کے اعلیٰ اصول اور

سچے اغراض پر مبنی ہے مکمل حقیقتاً ثابت ہوچکا ہے کہ خان بہادر مین استعداد علمی - موزونی طبع - قدرتی ملکہ اصناف سخن پر قدرت - اصلیت و جوش غرض جتنی باتین اک شاعر کے لئے ضروری ہین سب کچھہ موجود ہین اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ جوش و اصلیت سخن کی جان ہے اور اسکا انحصار زیادہ تر فیوض باطنی پر ہوتا ہے اور معلوم ہے کہ خان بہادر اس نعمت سے بہرہ ور ہین - نیز تاثیر و تاثر جوش و اصلیت کا لازمہ ہے تو یہ بات ماننی پڑی کہ کلام شمشیر پُرتاثیر ہے - بہرحال ہماری اس طولانی بحث پر ایک معمولی سمجھہ والا بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خان بہادر شمشیر نے شاعری کا وہ حق ادا کیا جو ایک سچے مذاق والے اور زندہ دل شاعر کا فریضہ ہے اب ہم تاریخ ذیل پر عنان قلم کو روکتے ہوئے اپنا مضمون ختم کرتے ہین -

قطعہ تاریخ دیوان شمشیر

بادۂ پرکیف دے ساقی پلا اسر جوش جام
عشق کی مستی نہ اُترے گم رہین صبح و شام

نور کے تڑکے چلی آتی ہے خوشبو دمبدم
دل شگفتہ ہو رہا ہے کیا معطر ہے مشام

اگرے کی سمت سے جس سمت سے آئی نسیم
اب قرار دل کہان کیسا طبیعت مین قیام

دل مین آتا ہے کہ اب لیتے رہئے چہرے
جنمین پوشیدہ ہون اسرار معارف بالتمام

وہ لکھی ہے ہر غزل شمشیر نے جادو بھری
حرف کرتے ہین دل عشاق پر خنجر کا کام

نقطہ نقطہ عاشقانہ رنگ مین ڈوبا ہوا	ہر بیان پُرجوش ہر مضمون حقیقت التمام

کنز مخفی سے ملی ہاتف کو تاریخ شیوع
آج یہ جوہر کھُلے شمشیر ہے نازک کلام

سنہ ۱۳۳۲ھ

از کلک گہرسلک فصیح اللسان بلیغ البیان مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ تعالیٰ

ملازم بارگاہ بادشاہ دکن حفظہ اللہ عن الشر والفتن

خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان المتخلص شمشیر ناظم کروڑگیری سرکار عالی کا دیوان زیور طبع سے آراستہ ہوکر دیدہ افروز خلائق ہوتا ہے جسکی نسبت امید ہے کہ عام طور پر خاص نظر سے ملک مین دیکھا جائیگا یہ ظاہر ہے کہ ہر قوم کا علم ادب اُسکی تہذیب و شائستگی کا پتا دیتا ہے۔ جو لوگ اپنی زبان کی ترقی مین سعی کرتے ہین اُسکا اثر صرف اُنکے خوش طبعی نزاکت خیال اور وسعت معلومات کے اظہار تک ہی محدود نہین رہتا بلکہ درحقیقت اس ذریعہ سے اپنے ملک و قوم کے تمدن اور تہذیب کے سنوارنے مین حصہ لیتے ہین اُردو زبان کی بنیاد شاعری پر اُٹھائی گئی ہے اسی وجہ سے جو رتبہ استاد کا شعر کو حاصل ہوا وہ کسیکو حاصل نہو سکا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہر طبقہ کے اشخاص بالخصوص معززو

سربرآوردہ ابنائے وطن شعر و سخن کا مذاق رکھنا ضروری سمجھتے تھے چنانچہ ہمیشہ سے دکن نے اِس بارے مین بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ یہان سلاطین دکن اور اُن کے امرا کی قدردانیون نے اک تازہ روح شاعری مین پہونکی ہے۔ اس زمانہ مین جبکہ اُردو شاعری کس مپرسی کے عالم مین پڑی ہوئی ہے جناب شمشیر کی توجہ اور محنت کی مین خاص طور پر داد دیتا ہون کہ اُنھون نے سرمایۂ علم و ادب مین ایک دیوان کا اضافہ کیا اور باوجود فرائض منصبی مین مصروفی کے کچھ نہ کچھ وقت عمدہ اشعار کی تصنیف مین صرف کرتے ہین۔ اس دیوان مین بیشتر کلام خاص صوفیانہ مذاق کا ہے امید ہے کہ آئندہ عاشقانہ کلام بھی شائع ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوگا

ریختۂ کلک سیادت و نجابت پناہی شفیق بر بندگان الہی

حضرت میر امیر علی صاحب متولی آستانہ سلطان الاولیا ہند غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ

نظم حقائق ایک فن شریف و قدیم ہے جسکو اولیا اللہ کی جماعت کثیر نے اختیار فرمایا ہے اور اب وہ گویا مسنون الطریقت ہوگیا ہے مگر اس سنت سلف کی ادائگی اب نہایت دشوار ہوگئی ہے اسلئے کہ سخن گو اور سخن سنج لوگون کی اول تو طبعاً و فطرۃً کمی ہے پھر مختصر طبائع موزون مین مذاق علم حقائق و معارف بہت کم ہے۔ المنت للہ کہ اس سنت قدیمہ

کو ہمارے محب و مخلص نظر کردہ اولیائے کرام مقبول بارگاہ اولیائے عظام صاحب جاہ و توقیر خان بہادر محمد عبدالکریم خان شمشیر نصرہ اللہ النصیر نے نہایت حسن و خوبی سے ادا فرمایا ہے۔ جسطرح ذات مصنف بمصداق مصرع "درویش صفت باش و کلاہ تتری دار"۔ باطن مین انوار دینی سے اور ظاہر مین اعزاز دینوی سے آراستہ ہے اُسی طرح دیوان کا باطن مضامین و معانیِ تصوف سے اور ظاہر صنائع و بدائع نظم سے پیراستہ ہے۔ خداوند عالم سے آستانہ غریب نوازؒ مین ہماری یہ دعا ہے کہ یہ بابرکت مجموعہ فصاحت کلام نہ صرف مشہور عالم ہو بلکہ پسندیدہ طبقہ اولیائے کرام ہو اور مقبولِ بارگاہ ملک علاّم ہو۔ اور مجالس سماع مین غزلیات شمشیر کی صدا گونجتی رہے آمین

تقریظ دلپذیر از قلم رنگین رقم سید محترم مقبول بارگاہ صمد جناب میر نثار احمد صاحب جانشین تولیت آستان عالیہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

ستائش مر احدے را سزا است کہ شمشیر تشہد در دست انگشت شہادت دادہ و سیم عقد انامل ورانامل اہل سعادت نہادہ۔ و نعت مر رسولے را زیبا است کہ از تیغ ہدایت فرقِ کفر و الحاد را ہمچو جوز ادو نیم کردہ۔ و از دوستہ ٔ برّان

لا الٰہ الا اللہ از لوح ہستی بصورت حرف غلط محو نقش اصنام وتخیم کردہ هو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اما بعد میگوید بندہ نثار سید احمد اجمیری جانشین متولی درگاہ معلی حضرت خواجہ خواجگان چشتی سنجری رضی اللہ عنہ۔ کہ ہمان ساعت مسعود ووقت محمود روئے نمود کہ از دیر باز در انتظارش چشم براہ بودیم ومحو شوق دیدش از سال وماہ۔ یعنی دیوان حضرت شمشیر رو بانطباع آورد۔ ودر فصاحت و بلاغت گوئے سبقت از معاصران برد۔ زہے مہر فصاحتیکہ بپیش لمعات انوارش فصاحت کلام سحبان کرم شب تابے نماید وخہے قمر بلاغتیکہ انوار جمالش ہوش سخن ول افروز انوری مے رباید۔ مصراع مصرعش بہر شہیدان تیغ ناز خنجر برانست۔ وشعر شعرش بہر عاشقان جان باز شمشیر عریان۔ اللہ اللہ چہ خبر النست کہ روح سعدی علیہ الرحمت تحسین گویان آمدہ وچہ لطافت است کہ روان جامی قدس سرہ السامی آفرین خوانان۔ خدائے حی لایموت این شمشیر عشوہ ناز را از جوہر قبولیت تا ہستی سپہر مہر وماہ در کمر دہر مزین کناد بالنبی وآلہ واصحابہ الامجاد۔ ٥

نیا ہو ناز ہر اک ناز مین نزاکت ہو	ادا ادا سے ادا ہو ادا ادا انکی

از نتائج طبع منیف صاحب العلم والیقین جناب مولوی محمد

نورالدین صاحب خلف الصدق اُستاذ متوسلین آستانہ علیہ غریب نواز رضی اللہ عنہ مولٰنا مولوی محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسۂ معینیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد - مینے جناب خان بہادر محمد عبدالکریم خان صاحب شمشیر ناظم کرورگیری سرکار عالی کے دیوان مین سے بعض بعض غزلیات کو دیکھا ماشاءاللہ ہر حیثیت سے اُسکو بہت اچھا پایا۔ اسکی اُردو رشک دواوین دیگر شعراے ہم عصر اور بندش اشعار ہی علی حدہ پر ہے اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ علم تصوف کے نہایت دقیق ولطیف نکات کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ اشعار مین ادا کیا ہے کہ اگر دیکھنے والا تجسس کی نگاہ سے اسکا مطالعہ کرے تو یقیناً گلہاے مسائل علم طریقت سے اپنا دامن مقصود پر کرسکتا ہے - مجھکو اپنی عدیم الفرصتی اور بے بضاعتی کیوجہ سے وہ الفاظ نہین ملتے جو اس دیوان کے شایان ہین لہذا عذر تقصیر کو تقریظ کی جان سمجھکر دعا پر ختم کرتا ہون خدائیتعالےٰ اس دیوان سے حقیقت پژوہ حضرات کو مستفید فرماے آمین -

تقریظ منظومہ ریختہ کلک گہربار فصیح اللسان جادو بیان مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد

غوث الاسلام صاحب مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع درگاہ معلّے دارالخیر اجمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دشنۂ آغوش میں کہتی ہے فغان شمشیر — ہے زبان تیغ کی یا تیغ زبان شمشیر

کیا روانی ہے کہ حسّاد کٹے جاتے ہیں — تیغ چلتی ہے کہ چلتی ہے زبانِ شمشیر

نیست این نظم مگر گوہر کانِ شمشیر — یافتم نقدِ سخن را بہ دکانِ شمشیر

اے زہے نظم دلاویز کہ دلہا صید است — می جہد تیر کرشمہ ز کمانِ شمشیر

جو لکھا شعر وہی کانِ جواہر نکلا — موج زن بحر ہے یا طبع روانِ شمشیر

فقرہ فقرہ میں اثر ہمنے فسون کا پایا — دل عشاق پہ چلتا ہے لسانِ شمشیر

قدِ جانان ہے ہر اک مصرعہ طبع موزون — تیر مژگان ہے ہر اک تیر و سنانِ شمشیر

کلک او بہر ہوا خواہ عصائے موسیٰ — وز پئ خصم بد اندیش زبانِ شمشیر

سرو قدا ہدفِ تیر نظر ساز مرا — کہ خمیدم بخیالِ تو بسانِ شمشیر

سوز اور درد سے ہر حرف ہے ایسا مربوط — آگ اور ابر سے جیسے کہ روانِ شمشیر

وقتِ تحسین ہے زبان محو ثنا ہر لب ہے — واہ کیا کہنا ترا حسنِ بیانِ شمشیر

للہ الحمد کہ از دیدۂ انصاف پسند — نغز دیدم گہر نظم بکانِ شمشیر

مرد میدانِ سخن جو ہیں وہ جوہر آگین — ورنہ پہچان سکے کیا کوئی شانِ شمشیر

سوئے من ابروئے خمار سجلبیان یکبار | ایکہ ابروئے تو ہستند کان شمشیر
تیغ لا غوث گرفتی چو بدست ہمت | سپر انداز چہ افتی بمیان شمشیر

تقریظ بر اشعار نعت

من نتائج افکار گہر بار شاعر جادو بیان و نثار گہر فشان محب اہل بیت رسول الثقلین جناب میر منظر حسین صاحب منصبدار و تحصیلدار سرکار عالی

عندلیب زبان از ترانہ حمد منعمی عذب البیان است کہ نعمائے کاملہ خود بر بندگان خویش ایثار فرمودہ۔ و طوطی لسان از نغمہ ستائش خالقی رطب اللسان است کہ از آلائے شاملہ خود مخلوقات را متنعم کردہ۔ از جملہ نعمات کاملہ او صفت ناطقہ است کہ آنرا از خصائص انسانی قرار دادہ چہ صفتے کہ واصف حقائق عرفان و کاشف دقائق ایقان است۔ اسرار عشق الہی از ترانہ ریزیش واضح و نکات محبت نا متناہی از نغمہ انگیزیش لائح عاشقان کامل چون از شوق لقایش بیتاب میگردند بذریعہ آن فریادے میکنند و از ان مداوائے درد خویش می نمایند۔ و دیوانگان بیدل چون از تیغ ہجرش بسمل میشوند بوسیلہ آن نعرہ می زنند و از ان مرہمے بر زخم خویش مے نہند۔ از جملہ عاشقین کاملین و وا لہین واصلین بل افضل و اکمل آنہا سرورے ست کہ

زبان معجز بیانش چراغ راہ ہدایت ۔ ولسانِ گوہر فشانش شمع شبستانِ معرفت ست اعنی سید وُلدِ آدم و فخر عالم عمدۂ موجودات و خلاصۂ کائنات و زبدۂ مخلوقات و افضل الممکنات سید المرسلین و شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ و آلہ الوف التحیۃ والثنا۔

ای سید خلق و شاہ شاہان جہان	در دست مبارک تو فرمان جہان
من جان خودم چرا فدایت نکنم	اے جان جہان نثار تو جان جہان

امابعد بر قلوب صافیہ ارباب کمال و عقول زاکیہ صاحبان فضل و اجلال مخفی و محتجب نماند کہ درین زمان میمنت قران و اوان برکت نشان منظر مظہر حقیر سراپا تقصیر اقل الخافقین میر منتظر حسین دیوانے گذشتہ کہ چکیدۂ کلک بدائع سلک عندلیب روضۂ بلاغت و گلبن فصاحت آبیار چمنستان خوش بیانی و نضارت بخش گلزار نکتہ دانی ۔ گوہر درج عقل و ذکا و قمر برج عظمت و اعتلا امیر الاکرم و الکریم الاعظم الافخم عالی جناب مستطاب فیض مآب نواب محمد عبد الکریم خان بہادر ناظم کرورگیری المتخلص بشمشیر است ادام اللہ اقبالہ دیوانے کہ ہر ورقش مخزن دُرِ غُرر شیوا بیانیست و ہر سطرش معدن جواہر زواہر شیرین زبانی ہر مصرعش ساغر بادۂ معرفتست و ہر بیتش خمخانۂ شراب محبت ۔ باستماع آن

قلوب عارفان بیدل مدہوش و باطلاع آن جانہاے عاشقان بسمل بہوش
الفاظ شیرینش لذتے در کام جان مشتاقان ریختہ کہ از ذوقش ہوش و
حواس باختہ اند و کلمات رنگینش فرحتے بدرد دل مہجوران آمیختہ کہ از شوقش
مہجرت دوام ساختہ - خزانہ حقائق آگاہی و مجموعہ دقائق نامتناہی نظمیست کہ
نظم عقد ثریا بلمعاتش قربان و دفتریست کہ ہر صفحہ اش محیط درہاے غلطان
چون زبان خامۂ این ہیچمدان از توصیف و تعریف آن قاصر است لہذا
بر تسطیر و تحریر قطعہ تاریخ طبعش ختم کلام نمودم فقط

مخزن گوہر صفا است معدن جوہر ضیا است	دفتر نظم این کہ ہست چہرہ نمائے معرفت
شد چو بقلب منتظر خواہش سال طبع آن	آمدہ ز آسمان ندا پردہ کشائے معرفت
	۱۳۳۲ھ

من نتائج افکار ماہر فنون فصاحت واقف رموز نکات بلاغت
صاحب العلم والولا جناب مولوی صدیق الزمان صاحب المتخلص وفا
افازہ اللہ علے مدارج العلیا

وہ دیوان جس پر شعراے شیرین بیان کی جان قربان - اور جو صوفیاے
حقیقت بین کی جان و ایمان - ہر شعر کا مضمون سب سے انوکھا - اور ہر مضمون
جدت طرازی کا نمونہ - ہر لفظ مین بانکپن اور ہر بانکپن مین سادگی کی پھبن -
ہر نقطہ نقطۂ انتخاب - اور ہر نکتہ نکتۂ نایاب - جو سمجھے کبھی نہ بھولے اور جسکو

یاد ہو سب کچھ بھول جائے - جو پڑے ہے جذب شوق سے لوٹے - اور ایسے مزے لوٹے کہ گویا عروس سخن سے ہم آغوش - اور دنیا و مافیہا سے فراموش کلام کی سلاست و روانی سلسبیل سے زیادہ روان اور ایک ایک شعر ہر صغیر و کبیر کا حرز جان - سہل ممتنع کا بیش بہا نمونہ - قادر الکلامی کا بے زنگ آئینہ - حشو و زوائد سے معرا - رذالت و خرافات سے مبرا - محاورات اُردو کا ایسا مخزن کہ جس کے آگے اہل زبان قفل بدہن - سخن فہمون کے لیئے کلید سخن - اور حاسدون کے واسطے لطمہ محن - غرضکہ اِس البیلی اداؤن اور نئی آن بان کے ساتھہ ملک دل سے نکلکر راہ حقیقت طے کرتا اور داد سخن دیتا ہوا عالم شہود مین جلوہ گر ہوا - اور مشتاقان جمال کلام کے حق مین نور بصارت - اور قدر دانان کمال کے لیئے مایۂ بصیرت ہوا - اس نے کاغذ کی سفید پیشانی پر اپنے سویدائی حروف سے نقش طرازی کیا کی کہ بیجان دنیا مین جان ڈالدی - اور دنیا کو ایک ایسا نسخہ کیمیا دیا کہ مردہ دلون نے حیات جاودانی پالی اور سارے نظارگیان جمال مبہوت رہ گئے تو بھلا اِس ہیچ میرز کی کیا بساط - لاچار زبان خاموش سے داد دینے پر اکتفا کی اور حضرت داغ مرحوم کا یہ شعر پڑہا ؎

ہر نکیلا شعر دل مین چبھ گیا
اس سے بڑہکر کوئی کیا مارے گا تیر

تقریظ بر اشعار توحید و معرفت شعار

از نتائج طبع رسا گنجور گنج روانِ معانی و صرافِ عیار نقود سخندانی صاحبزادہ عالی قدر سید عبد المعبود صاحب معینی اجمیری عفی عنہ ضاعف اللہ فضلہٗ و کمالہٗ

شمشیر فصاحت کا چمکتا ہوا جوہر یہ ہے کہ ہستی اوہام کو فنا کے گھاٹ اُتار کر میدان یقین مین آئے اور خدائے واحد و قہار کے نام پر لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ کا ڈونکا بجائے۔ فصاحت اُسی زبان کا حصہ ہے جو توحید کا اقرار کرے اور بلاغت اُسی بیان کا حق ہے جس سے حقیقت کا اظہار ہو۔ میرے دعوے کی دلیل یا اس اجمال کی تفصیل اگر مطلوب ہو تو کتاب مُنَزَّلُ مِنَ اللّٰہِ موجود ہے سورہ شعراء کی تلاوت کیجئے جہان شعرائے جاہلیت کو یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ فرمایا ہے۔ اور فصحائے اسلام کو ذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا کا خلعت زیبا پہنایا ہے اِس برہان قاطع سے ثابت ہے کہ نہ صرف وہ زبان لائق رحم ہے جو فصاحت کی چاشنی سے بدذوق ہو۔ بلکہ وہ فصاحت بھی قابل نفرین ہے جس کے گلے مین فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ کا طوق ہو۔ مزید بران جب ارشاد کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا سے ثابت ہو چکا کہ مقصود آفرینش معرفت ذات ہے تو نعمت عَلَّمَہُ الْبَیَانَ نصیب ہوتے ہی انسان کا فرض ہے

کہ اُس کنزِ مخفی کی بقدرِ معرفت تعریف کرے مینے بقدرِ معرفت کی قید اسلیے لگائی کہ
تعریف بلا معرفت ہو نہین سکتی اور معرفت ذات کما حقہ بحکم مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ
غیر ممکن ہے اگرچہ ہر عاقل و بالغ اجمالی طور پر یہ جانتا ہوگا کہ خدا ایک ذات کا نام
ہے جو مستجمع جمیع صفات کمال ہے۔ لیکن صفاتِ کمال کا تفصیلی علم آفتابِ
نبوت سے علی قدرِ مراتب سلسلہ عارفین ہی کو نصیب ہوا ہے۔ حقیقت یہ
ہے کہ جسنے خرقۂ ہستی کو سالکانِ طریقت کے ہاتھ بیچ کر دیا وہی منزلِ حقیقت
کے نظارہ سے مسرور ہوا۔ اور جسنے میخانۂ حقائق مین نقد جان ساقی کے
حوالہ کیا وہی بادۂ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا سے مخمور ہوا اور آہنگ
راز و نیاز بندگی تو درد فراق۔ شرح اشتیاق میخانہ کی توصیف۔ ساقی
کی تعریف۔ غرض جو کچھہ قلب سلیم مین آیا کہہ سنایا۔ مولانا کی مثنوی۔
حافظ کا دیوان۔ خسرو کی غزلین۔ سرمد کی رباعیان یہ سب کیا ہین
اُسی آہنگِ معرفت کی صدائے بازگشت ہے جو آج صدہا سال گذر جانے
کے بعد بھی دل والون کو بیہوش بنانے کے لئے ہزارون برس کی پُرانی
شراب سے زیادہ کارآمد ہے ہندوستان نے جب ساتوین صدی
مین اپنے ہادی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا خیر مقدم کیا تو یہان بھی طور
اجمیر کی تجلیون نے اقلیم کو جگمگا دیا جسنے سر نیاز جھکایا افسرِ تفرید پایا ؎

ہیرے آقا کا روضہ ہے معنی طور کا نقشہ	ہوا مدہوش موسیٰ وار جو دربار مین آیا

جون جون عربی وفارسی کا رکھ رکھاؤ بڑھتا گیا جواہر معرفت کا بھاؤ چڑھتا گیا۔ آغوش ہند نے اس مشرقی زبان کی آؤبھگت بڑے پیار و محبت سے کی۔ یہانتک کہ خدا نے اس لوجہ اللہ محبت کے صلہ مین ہندوستان کی گود کو بھی ایک جیتی جاگتی زبان سے بھر دیا۔ اُردوے معلّی پیدا ہوئی اور اُس نے اوّل درباروں مین تربیت پائی۔ پھر بازارون مین آئی پھر ٹکسالون مین گئی۔ اسکی نشو و نما مین بڑے بڑے خزانے خالی ہو گئے۔ جب اُسکی تسمیہ خوانی ہوئی تو ہزارون مُعلّم اُسکی تعلیم پر مامور ہوے اور جب اسنے میٹھی میٹھی باتین شروع کین تو اُستادون کے گھر دولت سے بھر گئے۔ تھوڑے ہی دنون مین اسکی مزیدار گفتگو قدیم فارسی کا مقابلہ کرنے لگی۔ اور یارون نے آوازے بھی کسدے۔

وہ جو کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی
گفتۂ غالب ایکبار پڑھکے اُسے سُنا کہ یون

غرض بڑے کرّ و فر سے سن بلوغ کے قریب پہونچی۔ اب وہ زمانہ نزدیک تھا کہ تمام علوم و فنون مین سند جامعیت حاصل کرے کہ ناگاہ ایکدم انحطاط شروع ہوگیا۔ اُستاد تربیت چھوڑ بیٹھے۔ تعلیم ادھوری رہگئی۔ حقائق و معارف کے پھول ابھی تک اسمین بہت کم کھلے تھے اور اس روش کی گلکاری محض اہلِ دل کی توجہ پر موقوف تھی۔ یون تو رب العالمین کی تسبیح و تحمید خانقاہ

اور مدرسہ مین رات دن ہوا کرتی ہے۔ مگر اُردو کی تکمیل سے اُسکو کیا علاقہ۔
یہان تو ایک موتی پر آب تحمید۔ اور تاب توحید چڑہانا ہے۔ یہ کام سادہ فقیر
کر نہین سکتے۔ نرے ملاؤن سے ہو نہین سکتا۔ بلکہ اسکے ملئے علم اور
فقر کی جامعیت کے ساتھہ زباندانی کا جوہر بہی شرط ہے چونکہ ایسے
جامع کم تہے اور مزید بران اُردو کی تکمیل خوشی کا سودا رہگیا تہا۔ لہذا اس زبان
مین نظم حقائق کا قحط سا پڑ گیا۔ گنتی کی غزلین جو ابتک موزون ہوئی تہین
اُنکا دور سماع کی مجلسون مین ہزارون بار ہو چکا تہا۔ اب دل و دماغ نئے الفاظ
اور نئے مضامین کے لئے بیقرار تہے۔ ایسے وقت مین ایک مونس عرفا
نے ساز معرفت کو چہیڑا اور نغمات حقائق کی آواز بلند کی اُردو کو ممنون کیا
اور بزم سماع کی رونق بڑہائی۔ وہ کون مونس العرفا ہمارا محبوب منظر شان
ابو العلائیؒ مصدر احسان آغائیؒ صاحب الجود و الکرم مالک السیف
و القلم۔ خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر سلمہ اللہ القدیر

قلم بر قصد و جنبد چو پہلوان شمشیر	بدست بازوئے عبد الکریم خان شمشیر
مرا نویست ز شمشیر قاطع اجسام	زجور قطع تعلق کند جہان شمشیر
بملک شاہ خراج کرور گیری را	زدست برد منزہ نمود آن شمشیر
چو شمع رونق بزم حقیقت است قلش	چنان کہ زینت آغوش غازیان شمشیر

قلم اٹھایا اور شمشیر فصاحت کی باڑہ کو آزمایا ایک ایسا دیوان معانی مرتب کیا جسکی ہر غزل توحید کی مثنوی اور ہر شعر تحمید کا قصیدہ ہے سبحان اللہ کہین فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ کی تذکیر ہے کہین يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کی تفسیر ہے - کہین وحدانیت پر دلیل ہے - کہین نفی و اثبات کی تفصیل ہے ایک مقام پر درد فراق کی داستان ہے دوسری جگہ سِرِّ نَحْنُ اَقْرَبُ کا بیان ہے - کبھی ساقی کی بلائین لیجاتی ہین کبھی میخانہ کو دعائین دیجاتی ہین - کبھی جلوت سے پرہیز ہے - کبھی اپنی بو دسے گریز ہے - غرض ہر مصرع ایک غنچہ ناشگفتہ ہے جسنے بہارستان معرفت مین نشو و نما پائی اور ہر شعر گلزار حقائق کا ایک گلدستہ ہے جسنے مشام روح کو بوے صدق و یقین سے معطر بنایا یہ تو بطون کا حال ہے - ظاہر دیکھیے تو مضمون کی نزاکت - معنی کی بلندی - الفاظ کی بندش - عبارت کی روانی - زبان کی شستگی - روزمرہ کی صفائی - اشعار کی موزونیت - مصرعون کا ربط اور اُسکے ساتھہ بولتے ہوے قافیے - اور چسپان ردیفین یہ سب ایسا مجمع فضل و کمال ہے جسکی مدح و ستائش مجھہ ایسے بے بضاعت سے محال ہے اسپر بھی مینے ہمت کو بلند کیا تھا کہ اس خرمن خوبی مین سے ایک مٹھی کی جانب اشارہ کرنے کی کوشش کرون لیکن ابھی ایک حرف لکھنے نپایا تھا کہ صائب کا خیال

مجسمہ میرے سامنے آیا اور اُسنے متنبہانہ لہجے مین یہ شعر سُنایا ؎

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را	تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

اسکے بعد اندیشہ ہے کہ ناشناس کی تحسین شعر کے لیے قدر شکن ہو۔
لہذا سلسلہ خیالات کو اُس اصل الاصول کے اعادہ پر ختم کرتا ہون جو اس مبارک
دیوان کے ہر شعر کا خلاصہ اور ہر غزل کا لب لباب ہے۔

لیس اللہ بس باقی ہوس — سگ آستانہ غریب نواز فقیر عبدالمعبود المعنی

ایضاًلہ علیٰ کلام النعت

لِلّٰہِ الْمِنَّتُ شَفِیْعٍ مَّاتَ فِی النَّبَاءِ الْعَظِیْمِ — اَلْکَرِیْمُ اِبْنُ الْکَرِیْمِ اِبْنُ الْکَرِیْمِ اِبْنُ الْکَرِیْمِ

کریم مطلق کی ستائش کے بعد اُس کریم بر حق کی نیایش لازم ہے جسکی رسالت
بحکم تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وسیلہ نجات ہے اور جسکی اطاعت بفرمان
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اصل الاصول حسنات ہے صوفیون کا مسلمہ ہے کہ جو شخص
فنائیت ذات کے مرتبہ مین پہونچا صفات مین نمود ارہوا یعنی حقیقت
محمدیہ نے اُسپر تجلی کی جسکے معنی یہ ہین کہ عالم صفات مین جلوہ گر ہونا مرتبہ فنا
کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ بیشتر وادی لَا اِلٰہ مین گم ہوے اور بعض دائرہ
اِلَّا اللّٰہ تک پہونچے مگر وہ بہت کم ہین جنہون نے ان دونون مقامات کو طے
کر کے حقیقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تک رسائی کی۔ اس سے ظاہر ہے

کہ حقیقت محمدیہ کا ادراک کامل محال ہے اور ثنائے کامل بلا ادراک غیر ممکن ۔ مگر جب درود کا حضور نبوی تک پہونچنا حدیث صحیح سے ثابت ہے تو ہم یہ عقیدہ کیون نہ کہین کہ بندۂ عشق کے ثنائیہ اشعار جو سلطان کونین کے شوق و محبت مین نظم ہوئے ہون پیشگاہ رسالت مین پیش ہوا کرتے ہین ہان اگر درود کو فرشتے لیجاتے ہون تو قصائد کو صبا پیش کرتی ہوگی جنے صبا کو یہ فضیلت اسلئے دی کہ ہمارے نبیؐ کریم کے نعت جگر سید سجاد امام زین العابدین علیہ السلام نے پیام و سلام نعت کیلئے اسی پیک خجستہ کا انتخاب فرمایا ہے ۔ جیسا کہ آپکی نعتیہ نظم سے ظاہر ہے

اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ	بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ
مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی	مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

اسکے بعد میرا یہ دعوی ہے کہ بارگاہ رسالت سے ہر نعت منظومہ کو بقدر خوبی خلعت قبولیت عطا ہوتا ہے جسکے نظائر میرے پاس موجود ہین ۔ کیا اس نظیر کے بعد میرے دعوی کی حقیقت کا فیصلہ نہوگا کہ ایک مداح رسولؐ نے نظم نعت پڑھکر سنائی اور اُسکے صلہ مین خاص ممدوح کے خدا نما ہاتھون سے وہ گران قدر چادر پائی جو متاع کونین کے معاوضہ مین بھی ارزان ہے ۔ ہان کوئی یہ نہ کہے کہ یہ عالم حیات کی باتین ہین ہمارے زندۂ جاوید بادشاہ کو ہمیشہ وہی اقتدار ہے جو اُسوقت تھا نکتہ سنج اب بھی نعت سناتے

ہین اور انعام پاتے ہین - اگر مین اسکے بعد کسی عربی شاعر کی مثال پیش کرونگا تو یہ کہا جائیگا کہ مقبولیت لسانِ عربی کے ساتھ مخصوص ہے - پھر جب اہلِ فارس کا نام لونگا تو ریختہ گو کا مطالبہ ہوگا - ایسی حالت مین اُردو ہی کی نظیر کیون نہ پیش کرون کہ حجت تمام ہوجاے - کل کی بات ہے کہ شہیدی نے اپنے مشہور نعتیہ قصیدے مین ثناگوئی کے بعد عرضِ مطلب کیا ہے

تمنا ہے درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے	قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

مدینہ مین جس آن بھگت ہے اس تمنا کو شرفِ قبولیت ملا اُسکو بڑے بڑے روشن خیال آجتک للچائی ہوئی نگاہون سے دیکھ رہے ہین سرآمد فصحا امیر مینائی مرحوم کا شعر ہے

کاش خاکِ درِ محبوب میسر ہوتی	میری تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی

غرض یہ کہ صلہ بقدر خلوص و محبت ضرور ملتا ہے خلوص تو مدحان رسول کا جزو لاینفک ہے مگر محنت کی حقیقت یہ ہے کہ جسطرح مشکل ترین اصنافِ سخن نظم اشعار ہے اُسیطرح اصناف شعر مین ترتیب غزل دشوار ہے - طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان نے جب مدعیون کے حوصلے پست کر دئے تو اونھون نے دربار مین یہ باور کرانا چاہا کہ خسرو مثنوی نہین لکھ سکتے - اسپر امیر نے ایک لاجواب مثنوی لکھی جسمین فرماتے ہین

مدعی کاو مذاق شعر نداشت	مثنوی را بہ از غزل پنداشت

آنکه بیت الغزل تواند گفت		مثنوی را چه در تواند سفت

اس سے ترتیبِ غزل کی اہمیت پہ کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور غزل بھی رنگِ نعت میں مصداق

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار	وریا	باخدا دیوانہ و با مصطفیٰ ہشیار باش

دائرہ صدق و ادب کے اندر رہکر اشعار میں جدت و نزاکت پیدا کرنے کی فکر ہو بڑی محنت کا کام ہے۔ جسکو آج محبّ و مدّاحِ رسول گنجینہ صدق و قبول جناب الفضل و التدبیر خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتَہٗ نے تکمیل کو پہونچایا وہ دیوان نعت ترتیب دیا جسکا ہر قطعہ برقع کشائے مظہرِ ربِ جلیل اور ہر غزل مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کی دلیل ہے ہر زمین میں نعت کا باغ لگایا اور ہر طرح میں تجلی کا نقشہ کھینچا مَاشَاءَ اللّٰہ مطلع والفجر کی تفسیر ہے تو شعر واللیل کی تعبیر۔ اسکے ساتھ دل کی ارادت۔ زبان کی فصاحت۔ خیال کی روشنی۔ ذہن کی رسائی۔ مضمون کی جدت۔ الفاظ کی شوکت۔ مطلع کا حسن۔ مقطع کی نیرنگیاں کس کس خوبی کا ذکر کروں سارا دیوان مرصّع ہے

ز فرق تا قدمش ہر کجا کہ مے نگرم		کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا اینجاست

حوصلہ کی یہ بلندی کہ ممدوح دیوان محو قرآن ہے قبولیت کا یہ عالم کہ ادھر دیوان مرتب ہوا اُدھر اپنے مالک مجازی کے ساتھ نائب النبی فی الہند کے دربار میں بلائے گئے اور خدا جانے کیا سے کیا بنائے گئے۔ اس نعمت و قبولیت کی دل سے مبارکباد دینے کے بعد فقیر کی دعا ہے کہ خداوندا مبارک دورِ عثمانی میں ہمیشہ بلاغت کے جوہر کھلتے رہیں اور شمشیر پر تیرے حبیب کا سایہ رہے۔ آمین۔ فقیر معینی عفی عنہ

الشعراء تلامیذ الرحمٰن

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الفصحا زبدۃ البلغا عندلیب بیان
ابوالعلائی پروانۂ شمع جمال آغائی عالیجناب خان بہادر محمد عبدالکریم خان
شمشیر دام اقبالہ ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

الموسوم باسم تاریخی

متاع المعرفت

۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان شمشیر

حسب فرمایش جناب الحکمت و الیقین واقف اسرار دین حاجی الحرمین الشریفین عالیجناب
مولوی حکیم محمد عاشق حسین صاحب ہاتف ابوالعلائی آغائی اعلی اللہ مدارجہم
ساکن بیگم بازار حیدرآباد



مطبع ابوالعلائی آگرہ مین چھاپا گیا

حافظ فیاض الدین پرنٹر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

فی التحمید والتوحید

(۱) (۲)

مانع ہے جسکی دید کو پردہ جلال کا
نظارہ ہو چکا مری چشم خیال کا

پیدا کیا ہے روح نے گلگشت کا خیال
کچھہ رنگ اور لائیگا غنچہ مثال کا

آدم مین ہے تجلی اسما کا سب ظہور
یہ آئینہ ہے ذاتِ عدیم المثال کا

حیرت نما ہے عکس سپید و سیاہ کی
دونون مین خوب رنگ جما ہے کمال کا

کھلتا نہین ہے آمد و رفتِ نفس کا بھید
اس راستہ مین غل ہے عجب قیل و قال کا

ارض و سما مین پھیلیگی رخ کی روشنی
جلوہ ہے ہر طرف صنمِ خوشخصال کا

ترشا ہوا یہ ناخنِ پا کس حسین کا ہے
ہر ماہ آسمان پہ نکلنا ہلال کا

روشن رہیگا قبر مین شمشیر مثل شمع

(۲) ہے دل مین داغ عشق محمدؐ کی آل کا (۱۰)

تعیّن جو دل سے جدا ہو گیا
جو سالک فناء الفنا ہو گیا
ازل مین سُنی جب صدائے الست
فلک بن گیا خیمہ بے ستون
نظر آگئی اپنی صورت مجھے
جو تہا علم مین اُسنے پایا ظہور
کیا کارِ جا روب سانس نے
وہ آہین ہر ین سینے ہو کر خجل
رہے علم کے علم مین سب کے سب

مین قطرہ تہا دریا نما ہو گیا
خیال آنا سب ہوا ہو گیا
تو دل مست قالو بلےٰ ہو گیا
جو فرمان کن تہا ادا ہو گیا
جب آئینہ دل صفا ہو گیا
مگر روپ ہر جا نیا ہو گیا
مرا خانۂ دل صفا ہو گیا
گنا ہونکا دفتر ہوا ہو گیا
وہ خارج مین خود خود نما ہو گیا

(۳) سنی سینے شمشیر تیری غزل
مجھے کیفیت مین مزا ہو گیا (۷)

عشق مین جوشِ جنون ہوہی گیا
ٹھاٹ ہے فرش سے تا عرش عجب
کربلا اُنکی گلی کا ہے نام
ہوگئے خلق مین سب دیوانے
اک نظر کی نہ مسیحا نے ادہر

ولولہ دل کا فزون ہوہی گیا
جب کہا کن فیکون ہوہی گیا
روز دو چار کا خون ہوہی گیا
چشم ساقی کا فسون ہوہی گیا
بے دوا دردِ درون ہوہی گیا

حشر مین ہوگی کہین دید تری — ہان تو امید کا خون ہو ہی گیا

(۴) دیکھکر کعبہ ابرو شمشیر
سرِ عشاق نگون ہو ہی گیا (۸)

جو الفت گیسوے معنبر مین رہیگا — ہر پیچ مین آجاے گا چکر مین رہیگا

نادان ہمیشہ طلب زر مین رہیگا — ملجاے گا آخر جو مقدر مین رہیگا

خم دہوکے مین پی جاؤنگا وہ مست ہون ساقی — مے کا کوئی قطرہ بہی نہ ساغر مین رہیگا

دیکھونگا احد کو جو نظر آئین گے احمد — ظاہر کا نظارہ مجہے مظہر مین رہیگا

میخانہ سے مسجد کیطرف جاؤنگا لیکن — مجہہ مست کا دل بادۂ احمر مین رہیگا

رضوان چمن خلد مین رہجاؤنگا مین بہی — لیکن مرا دل کوچۂ دلبر مین رہیگا

بازارِ محبت مین قدم مینے رکہا ہے — چرچا مری رسوائی کا گہر گہر مین رہیگا

(۵) شمشیر وفادار فدائے شہ عثمان
یہ نام بہی سرکار کے دفتر مین رہیگا (۸)

آدم کو پہلے خاک کا پتلا بنا دیا — پھر اُس کو نورِ ذات کا جلوہ بنا دیا

ہر دم ہے ذکرِ دوست سے پیدا صفائے دل — صیقل نے آئینہ کو مجلا بنا دیا

روزِ الست سے مین ہوا سرفراز عشق — بندہ مجہے کیا تجہے مولا بنا دیا

قد کو دکہا دیا کہ مٹایا غرور کو — تمنے چمن مین سرو کو سیدہا بنا دیا

کیا نامۂ عمل کے ڈبونے کیواسطے — آنکہون نے ہر سرشک کو دریا بنا دیا

مسجد ہی تو شورِ اذان کا ہوا بلند	ناقوس ہو نکلنے کو کلیسا بنا دیا
ہر دم اسی خیال میں صحرا نورد ہے	مجنون نے دل کو محملِ لیلیٰ بنا دیا

(۶) شمشیر رات دن ہے یہ کیسا خیالِ خام
منظورِ حق کو جیسا تھا ویسا بنا دیا (۱۳)

رازِ حق کا بیان نہیں ہوتا	برملا بے نشان نہیں ہوتا
راز سب پر عیان نہیں ہوتا	اہلِ دل پر نہان نہیں ہوتا
سالکانِ طریقِ ایقان کو	کچھ بھی وہم و گمان نہیں ہوتا
کس پہ ظاہر کرون مین دل کی بات	ہر کوئی رازدان نہیں ہوتا
ہم کلامِ کلیم کو ہرگز	لب و کام و دہان نہیں ہوتا
منتظر رسکدے مین ہین سب رند	لطفِ پیر مغان نہیں ہوتا
تیرے کوچے کے رہنے والون کو	اشتیاقِ جنان نہیں ہوتا
خضر مشکل سمجھ کے عشق کی راہ	رہبرِ کاروان نہیں ہوتا
کام زاہد کا ہے ریا آمیز	جز صلوٰۃ و اذان نہیں ہوتا
رخِ رنگین پہ مبتلا ہے دل	مائلِ گلستان نہیں ہوتا
دیر و کعبہ مین مست ہین عشاق	ذکر تیرا کہان نہیں ہوتا
ہم دکن کے بتون پہ مرتے ہین	قصدِ ہندوستان نہیں ہوتا

جب تعین مین پھنس گئے شمشیر

(۷) لاتعین عیان نہین ہوتا (۹)

دل کو تیرے خیال مین دیکھا
مست صوفی کو حال مین دیکھا

نہ رہا عشق مین شکیب و قرار
دل کو نقصان مال مین دیکھا

روز محشر سیاہ کارون کو
رحمت ذوالجلال مین دیکھا

مغربی تیغ ہین ترے ابرو
خم نہ اتنا ہلال مین دیکھا

دیکھ لینگے ہم اونکا مصحف رخ
یہی قرآن کی فال مین دیکھا

زلف پیچان مین رہگیا تا عمر
طائر دل کو جال مین دیکھا

خوب ہم روئے کہکے یا غفار
جب گنہ بال بال مین دیکھا

کیا میرے حال سے خبر واعظ
آپ کو قیل و قال مین دیکھا

(۸) کبھی روئے کبھی ہنسے شمشیر
لطف ہجر و وصال مین دیکھا (۹)

راہ مین کعبہ کی یاد آیا بت خودکام کیا
پرزے پرزے ہوگیا ہے جامۂ احرام کیا

دو عدم مین جلوہ گاہ ہستی موہوم ہے
ہم کدھر کے رہنے والے ہین ہمارا نام کیا

مین وہ مطلق ہون نہین ہے قید مذہب سے غرض
ہوگیا جو حد سے باہر کفر کیا اسلام کیا

تیری چاہت نے میری ہستی مٹادی اسقدر
کچھ پتا ملتا نہین مین ہوگیا بدنام کیا

ہے برابر ہر طرف مہر کرم کی روشنی
ہے ترے نزدیک یکسان خاص کیا اور عام کیا

یا خدا بے پردہ وہ باہر نکل آنے لگین
جگمگھاتا ہے عاشقون کا اُسکے زیر بام کیا

تشنہ میں جو رہوں کو پاکر خوش ہوا زاہد کا دل — ہوگا اجرت کے سوا عمر دو رکوا خشنہ عمر کیا
راہ پیما عشق کی منزل کا کوئی اور ہے — خضر تو اس راستہ مین چل سکے وہ گم کیا

گر کبھی کام اپنا اے آغا ہی رہتی نظر
ہوگیا شمشیر بیدل بندہ بے دام کیا

(۹) در نعت و مناقب می سراید (۱۳)

نور زمین و آسمان صلِّ علیٰ نبینا — وجہ وجودِ دو جہان صلِّ علیٰ نبینا
بھیجتا ہے خدا درود آپکی ذات پاک پر — رحمتِ حق ہی ہر زمان صلِّ علیٰ نبینا
شقِ قمر کا معجزہ خوب دکھایا آپ نے — خلق پہ ہوگیا عیان صلِّ علیٰ نبینا
دور ملال و رنج ہو حل ہون تمام مشکلین — کیجیے ورد ہر زمان صلِّ علیٰ نبینا
پڑھتے ہین سب حسین درود پاک خدا کی ہی نمود — حسنِ نبی خدا کی شان صلِّ علیٰ نبینا
بیکس و خستہ دل ہین ہم کیجیے لطف او کرم — آپ ہین سب پہ مہربان صلِّ علیٰ نبینا
گرچہ گناہگار ہون حشر کا ڈر نہین ہے اب — شغل ہے مجکو ہر زمان صلِّ علیٰ نبینا
زاد سفر نہین ہے کچھ روز جزا کی فکر ہے — حل مری مشکلین ہون ہان صلِّ علیٰ نبینا
دیکھون جمال پاک کو خواب مین ایک شب نہین — صدقہ کرون مین اپنی جان صلِّ علیٰ نبینا
ہو میرے درد کی دوا لطف و کرم سے یا نبی — پھرتا رہون کہان کہان صلِّ علیٰ نبینا

عشقِ نبی میں زار ہوں خستہ و بیقرار ہوں | اشک ہیں چشم سے رواں صل علی نبینا

(۱۰) | حشر میں آرزو ہے شمشیر کی یا رسول اللہ کہ
زیر لوا ہو شادماں صل علی نبینا | (۸)

محبوب خدا مکی مدنی سرکار دو عالم صل علی
مشتاقِ لقا ہوں صبح و مسا دکھلا دو جمالِ نور افزا
نا چیز ہوں خستہ و زار ہوں میں آشفتہ و سینہ فگار ہوں میں
سر پہ ہے گناہوں کی گٹھری بستہ ہے نہایت خستہ کی
بلوا لو کہ ہے اپنے قریں تم ہو بلا لو مجھکو کہیں
دیدار کے پیاسے تشنہ دہاں آ ہیں لب پہ ہر دم ہیں بیاں
قرآن میں تمہیں خواں ہے یزداں ہم وصف کرین کیا منہ میں زباں

سرتاج جہاں نبیوں کے نبی سرکار دو عالم صل علے
ہے دل کی تمنا میری یہی سرکار دو عالم صل علے
اک نیم نگہ ہو حضرت کی سرکار دو عالم صل علے
امت ہوں خبر لینا میری سرکار دو عالم صل علے
اے ماہ عرب عالی نسبی سرکار دو عالم صل علے
لو انکی خبر جلدی جلدی سرکار دو عالم صل علے
اور کیا ہی ہماری ہستی سرکار دو عالم صل علے

(۱۱) | شمشیر پہ ہوا کبار کرم نا اے شافع محشر شاہ امم
بڑھ جائے خوشی ہو دور غمی سرکار دو عالم صل علے | (۱۷)

دل کو خیالِ وصفِ حبیبِ خدا ہوا
جب ذکر مصطفےٰ کا زبان سے ادا ہوا
میں جا رہا ہوں کعبہ کو بیخود بنا ہوا
ہوں مست اپنے حال میں عالم سے بیخبر
ہیہات اسکے دل کی لگی کو بجھائے کون

ہر شعر میں ہے مطلب قرآن چھپا ہوا
محفل میں شور صل علی جا بجا ہوا
سب درد و غم نصیب کا میرے ہوا ہوا
ہے دل میں عشق ساقی کوثر چھپا ہوا
دن رات جسکا دھیان ادھر ہے لگا ہوا

کعبہ جو پہنچوں یاد مدینہ نہ دے قرار
وان سے چلوں مدینہ جو فضل خدا ہوا

محبوبیت کا میم ہے احمدؐ کے نام مین
جلوہ احد کا پاتا ہوں جس مین چھپا ہوا

ساتھی نہین ہے رنج کی حالت مین کوئی دوست
گر مہربان ہوا تو شہ انبیا ہوا

فہم رسا سے نعت نبی لکھ سکے نہ ہم
قرآن مین وصف انکا ہے ہر جا لکھا ہوا

محشر مین کہہ رہی ہے شفاعت رسول کی
ہے بہر عاصیان در جنت کھلا ہوا

ہر سال جانے والے مدینہ کو جا چکے
افسوس یون ہی رہگیا مین دیکھتا ہوا

محفل مین مصطفےٰ کے وہ داخل ہوا ضرور
مرشد کا فیض جسکے لیے رہنما ہوا

آنے لگا نظر رخ محبوب دمبدم
آئینہ بن گیا جو مرا دل صفا ہوا

سینہ مین گلستان مدینہ کی ہے بہار
دل جلوہ گاہ عشق رسول خدا ہوا

گہر سے خدا کے ہے کشش عشق شاہ دین
جانے لگے مدینہ کو جب حج ادا ہوا

پروانہ محو شمع ہے بلبل فدائے گل
اور مین حضور دل سے غلام آپکا ہوا

(۱۲)

فانی ہے یہ جہان نہ رہے یان کوئی بشر
شمشیر ادہر کا دہیان ہے پھر کیون لگا ہوا

(۹)

در مناقب حضرت خواجہ بزرگ حبیب اللہ میگوید

زبان کو ورد ہے ہر بار نام خواجہ کا
لکھا ہے صفحۂ دل پر کلام خواجہ کا

امیر کو ہے ہوس کامیاب ہونے کی
فقیر کو ہے بھروسہ مدام خواجہ کا

کیا ہے آپنے سب طائران دل کو اسیر
بچھا ہوا ہے زمانہ مین دام خواجہ کا

ہوئی ہے بیخبری اپنے حال مین ہمین
سُنا ہے پیر کے مونہ سے پیام خواجہ کا

جھکا کے سر کو جبین اپنی در پہ رگڑین گے
ادا کرینگے یون ہی ہم سلام خواجہ کا

حیات دل مجھے ہوتی ہے دمبدم حاصل
جو اُٹھتے بیٹھتے لیتا ہون نام خواجہ کا

سرور بخش ہے احمیر کی ہوا مجکو
بہار خلد ہے گویا مقام خواجہ کا

مدام شربت دیدار کی حلاوت سے
نہ بے نصیب رہا تشنہ کام خواجہ کا

یہ فیض حضرت آغا ولی ہے اے شمشیر
پکارتے ہین مجھے سب غلام خواجہ کا

(۱۲) قال فی الشوق والتغزل (۱۹)

روئے روشن نقاب سے نکلا
مہ کامل سحاب سے نکلا

نشہ مین وہ حجاب سے نکلا
کام اتنا شراب سے نکلا

شرم سے دور دور ہین شب وصل
مونہ اُن کا نقاب سے نکلا

جان نکلی غم جدائی مین
مین بلا کے عذاب سے نکلا

سخن تلخ نام وصل پہ لے
دہن لاجواب سے نکلا

زاہد اب بزم بادہ مین ہے شریک
کام اتنا خضاب سے نکلا

شمشیر آہ چرخ پر دیکھو
ٹرہکے تیر شہاب سے نکلا

دل جلا آنکھہ سے گرے آنسو
لطف سے ہمکو آب سے نکلا

ہاے ارمان ایک بھی کبھی
دلِ خانہ خراب سے نکلا

عشق کی جب سے کھائی ہی سوگند
غم سے چھوٹا عذاب سے نکلا

جان لے بڑہ کے سورۂ یوسف
عشقِ حق کی کتاب سے نکلا

کیا بھروسہ حیات کا اپنی
یہی نکتہ حباب سے نکلا

عرق آلودہ ہے رخِ رنگین
عطر کھنچکر گلاب سے نکلا

رخِ تابان ترا بتِ بے مہر
بڑہ کے کیا آفتاب سے نکلا

بوسۂ رخ پہ یون نہ بگڑو تم
لے لیا جو حساب سے نکلا

ترکِ عشقِ صنم نہین ممکن
کب مین دیر خراب سے نکلا

رخ ترا خوب ہے ہزارون مین
رنگ بڑھکر گلاب سے نکلا

کفر و دین سے نہین رہا مطلب
مین ثواب و عذاب سے نکلا

(۱۴)

مین بھی وہ بے نیام ہون شمشیر
سب مین کس آب و تاب سے نکلا

(۹)

بہارِ نوجوانی ہے گیا موسم لڑکپن کا
نرالا ڈھنگ ہے اوبھے ہوے اوس گل کے جوبن کا

تلاش اوس حور وش کی کسقدر اللہ اکبر ہے
پرستان ہے پری نکلی بدلکر بھیس جوبن کا

اگر وہ بات بھی کرتے ہین تو ہی چپکے کرتے ہین
بجاے اور او نکے بیچ مین پردہ ہے چلمن کا

نشان مگر زاہد بنگئی تسبیح کی گردش
علامت برہمن کے زور کی ہے پھیر سمرن کا

خدا نے بھی بتون کو سخت دل اتنا بنایا ہے
اسی مین پھول پھل شاخ و شجر کا رنگ پنہان ہے
سنور بنکر وہ تیر اُسکو آنا یاد آتا ہے
وہ میرا رہگذر مین خاک ہو جانا محبت سے

لبون پر جان بھی آئے تو موقع دین نہ دشمن کا
کہ اک اک دانہ خرمن تپا دیتا ہے خرمن کا
حیا سے بیٹھنا جھک کر وہ ملنا عطر دامن کا
وہ چلنا انکا ہاتھون سے اٹھا کر اپنے دامن کا

(۱۵)

جو میرے سر پہ رہے شمسیر سایہ پنجتن کا ہے
تو منزل کو پہونچ جاتا ہون کب ہے خوف رہزن کا

(۱۶)

کٹتا ہے کیا ہی لطف سے موسم شباب کا
ہون بیخودی مین مست نہین کچھہ خودی مجھے
رکھتا ہے چین سے نہ مکان مین نہ باغ مین
میرے گناہ آنہ سکین گے شمار مین
زندان ہے یا مکان ہے کٹے کیا شب فراق
کوچہ مین اُسکے یون ہی کٹی شب فغان کے ساتھ
لیجا کے نامہ دیر ہوئی نامہ بر کو کیون
وہ بھی جوان ہے ہم بھی جوان ہین ہمے شوق
اسید تھی کہ وصل مین چھیڑین گے وہ ضرور
چھیڑا نہ غیر کو نہوئی بات تک کبھی
طالب جو وصل کا ہوا انکار کر گئے

دن رات مشغلہ ہے شراب کباب کا
ساقی مجھے نہ دے ابھی ساغر شراب کا
خانہ خراب ہو دل پر اضطراب کا
اک خوف دل کو رہتا ہے روز حساب کا
میرے لئے بنا ہے یہ پنجرا عذاب کا
مطلب نہ نکلا اس دل خانہ خراب کا
یان مجکو انتظار ہے خط کے جواب کا
کیا کچھہ مزہ ہے شب کو شراب کباب کا
پردہ تھا درمیان مین شرم و حجاب کا
ناحق ونا روا ہون مین مورد عتاب کا
کیا یہ جواب تھا سخن لاجواب کا

جو کچھ دیا لیا وہ وہان کام آئے گا — اس عمر کو لباس ملا ہے حباب کا

(١٦)

شمشیر راہ عشق ہو دشواریون سے طے
کیون مغز پھر گیا ہے ابھی سے جناب کا

(٨)

پہنا لباس یار نے وضع جدید کا — چرچا ہے ہر مکان مین قطع و برید کا

ہین بام پر کھڑے ہوئے مصروف دید وہ — موقع نہین ہے دور سے گفت و شنید کا

کرتے ہین آج طائر دل کو شکار وہ — چنگل پڑے گا خالی نہ شہباز دید کا

لاکھون ہزارون سیکڑون جانین ہوئین تباہ — کچھ غم نہین ہے انکو سیاہ و سفید کا

وہ کونسا ہو دن کہ ملے مجھسے میرا یار — لپٹاؤنگا گلے سے کہ ہے روز عید کا

مرشد ہون رہنما تو نہین خوف کا مقام — عقبی مین چار چند ہو رتبہ مرید کا

الجھے ہوئے یہ آپکے جو بن غضب کے ہین — بسمل سا حال ہوگا دل نو خرید کا

(١٧)

خنجر سے یا کٹاری سے کردیجیے حلال
شمشیر تم سے پائے گا رتبہ شہید کا

(١٤)

مضطر ہون ناتوان ہون ہے شغل آہ کا — نقشہ بتاؤن کیا تمھین حال تباہ کا

پوچھا خفا ہین کیون تو وہ دیتے ہین گالیان — کیا خوب فیصلہ ہوا مجھہ دادخواہ کا

منت ادھر ہے اور وہ بنائے ہوئے ہین منھ — نقشہ بگڑ چکا ہے کچھہ ان سے نباہ کا

دل ہنس گیا کسی کے زنخدان مین آ کے ہائے — کیا قید خانہ ہے یہی بابل کے چاہ کا

کیا پوچھتے ہو میرے تڑپنے کا حال تم — زخمی ہوا ہے دل کسی تیر نگاہ کا

رخسار یار کے یہ بنے ہین دو آئینے
رتبہ بلند اسلئے ہے مہر و ماہ کا

آسان مغفرت ہو طفیلِ حبیب پاک
مجھکو کہان خیال ہے دنیا کی جاہ کا

چھیڑا نہ انکو اور نہ غیرون سے بات کی
یہ ہو رہا عتاب ہے کیون خواہ مخواہ کا

عذرِ گناہ ہوتا ہے بدتر گناہ سے
پھر کیون قبول عذر ہی ہو عذر خواہ کا

محشر کا روز ہوگا مہیب اور پر خطر
کیونکر اٹھا کے جاؤن مین بوجھا گناہ کا

سردار خود ہی بڑھکے جو میدان مین لڑے
کیونکر بڑھے نہ حوصلہ دل سپاہ کا

تکلیف کا تو ذکر ہی کیا جسکے سر پہ ہو
سایہ رسول پاک کا آصف کے جاہ کا

محفل مین جب غزل یہ سنی حاضرین نے
چارون طرف سے شور مچا واہ واہ کا

(۱۸) شمشیر مشکلات سفر کسطرح ہون طے
تجھکو خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا (۱۱)

تھا دماغ افلاک پر وہ مجھکو عشق پاک تھا
دل مین پیدا نورِ حسن حبیب لولاک تھا

کشمکش دونون طرف تھی وصل کی شب کسقدر
انکا دامن چاک تھا میرا گریبان چاک تھا

دیکھ لینا تھا ہمارے دل کے داغون کو ضرور
لائق سیر اے پری گلزار فرحت ناک تھا

جان کا دھوکا جدھر دیکھا وہین رکھا قدم
میرا دل ہی عاشقی کے فن مین کیا بیباک تھا

ایک مدت تک رہا ہے سنگ و آئینہ کا ساتھ
انکے دل سے ملگیا میرا دل بیباک تھا

پھنس گیا کیونکر تمھارے گیسوئے پر پیچ مین
دل کو سمجھے تھے بڑا ذی فہم ذی ادراک تھا

آتشِ فرقت نے یارب کر دیا خانہ خراب
دل کو دیکھا چیر کر پہلو مین جلکر خاک تھا

اسقدر ہم ہجر کے صدمے اٹھا سکتے نہین
اے اجل تو جلد آجاتی تو جھگڑا پاک تھا

ایسے نقشہ کا حسینون مین نہین آتا نظر
حسن کی محفل مین وہ بت گویا سب کی ناک تھا

دوش پر دو سانپ پیدا ہیں کے کرتے تھے غذا
پھنس گیا ابلیس کی تذویر مین ضحاک تھا

(۱۵)
دین و ایمان و دل و جان و شکیب و صبر و ہوش
لینے والا ان کا اے شمشیر اک سفاک تھا
(۱۶)

عشق کی رہ مین کوئی اپنا مددگار نہ تھا
دل مین جو داغ تھا وہ قابل اظہار نہ تھا

آپ تھے بزم مین اور مجمع اغیار نہ تھا
گل کے نزدیک جو دیکھا تو کوئی خار نہ تھا

عشق نے ساتھ دیا ان کا غریبی مین مدام
قیس و فرہاد کا کوئی بھی مددگار نہ تھا

عاشقون مین کوئی جانباز نہ تھا میری طرح
مہ جبینون مین کوئی تمسا جفاکار نہ تھا

شکر ہے آپ نے کی میری تواضع جیسی
مین بھی ممنون ہوا آپکو بھی بار نہ تھا

حسن یوسف پہ تھی آشفتہ زلیخا دل سے
کون تھا آپکا جو دل سے خریدار نہ تھا

اب تو ہم پاتے ہین غیرون سے محبت کا لگاؤ
پہلے تو آپ کو کچھ ان سے سروکار نہ تھا

سر حد دل پہ حسینون کی حکومت تھی مدام
کون ایسا تھا کہ اس ملک کا مختار نہ تھا

غیر ہی دیکھتے کیا صورت زیبا تیری
میری تقدیر مین کیا شربت دیدار نہ تھا

کھب گئی اب میری آنکھون مین گلستانکی بہار
مین کبھی محو تماشائے رخ یار نہ تھا

ہر گھڑی مجمع عشاق مین ہوتی ہی بسر
گرم کس روز حضور آپ کا دربار نہ تھا

مشکلین سب میری اک آن مین حل ہو جاتین

(۲۰)	وہ اگرچاہتے شمشیر تو دشوار نہ تھا	(۶)

اے گل خوبی تمہارا لب ہے گویا قند کا
وصف کرتا ہون تو ملتا ہے مزا گلقند کا

چشم بد سے دور اُسکا چہرۂ پُر نور ہو
ماہ کی مجمر مین انجم کام دین اسپند کا

گوش و چشم و لب ہوئے جب بند شغلِ ذکر مین
سامنے جلوہ نظر آنے لگا دل بند کا

کردیا ساقی نے مجھکو بادۂ عرفان سے مست
واعظان بار بار سے کب اثر ہو پند کا

خرمن ہستی جلا ڈالا ہے برقِ عشق نے
کشت زار تن مین موقع رہگیا سوگند کا

(۲۱)	چل گئی تلوار کوئے یار مین اغیار سے چھپ سکا جوہر کہان شمشیر حسرتمند کا	(۸)

کیا ہے طائرِ دل کو شکار کیا کہنا
غضب کی ہے نگہِ چشمِ یار کیا کہنا

نہین ہے صاف طبیعت ابھی کدورت سے
لکھا ہے یار نے خطِ غبار کیا کہنا

نہ پارسا ہون نہ زاہد تبر نہین کیا ہون
ہوا کسی مین نہ میرا شمار کیا کہنا

چمن ہے ابر ہے ساقی ہے جام ہے مل ہے
ترا کرم مرے پروردگار کیا کہنا

حضور کیون مرے پہلو مین تم نہین آتے
تقاضۂ دلِ بے اختیار کیا کہنا

کیا ہے زندۂ جاوید کسکی خوشبو نے
وزان وزان ہے نسیم بہار کیا کہنا

رہی عروج پہ مجھ خاکسار کی مٹی
ہوا بلند ہوا پر غبار کیا کہنا

(۲۲)	میانِ بزم رقیبون سے چل گئی شمشیر سنا کے سخنِ آبدار کیا کہنا	(۱۰)

دل مرا طرز ادا سے مسکرا کر لیچلا
لیچلا صبر و توان بھی وہ ستمگر لیچلا

بھیڑ ہے لڑکون کی اکثر تیرے دیوانہ کے پاس
گھر سے جو نکلا ادھر ہاتھون مین پتھر لیچلا

آگیا ہے موسم گل لگ گئی مے کی سبیل
سامنے رندون کے ساقی بھر کے ساغر لیچلا

ایک جا رکھا نہ دل کی بیقراری نے مجھے
لیچلا جذب محبت یار کے گھر لیچلا

چلدیے شیخ و برہمن دیر و کعبہ کی طرف
کوچۂ معشوق مین مین اپنا بستر لیچلا

مین کہان پاؤن اپنا ڈھونڈون ہائے کسکا نام لون
کون دزدیدہ نظر سے دل چرا کر لیچلا

دیکھ لی ہے جسنے تڑپ کر اپنے قاتل کی گلی
کھینچ کر شوق شہادت زیر خنجر لیچلا

حسن بینی کا تجھے پیدا ہوا ہی تازہ شوق
آئینہ تیرے لیے گھر سے سکندر لیچلا

محکمہ مین حشر کے بنتی ہے کیونکر دیکھیے
ساتھ اپنے مین سیہ کاری کا دفتر لیچلا

(۴۴) پہلے پوشیدہ تھے اب جوہر کھلے شمشیر کے
پیش داور حشر مین داغ پیمبر لیچلا (۱۱)

غافل ہونیکی کا تو کچھ کام کیئے جا
دنیا مین جو آیا ہے تو کچھ نام کیئے جا

سر اپنا جھکا دل کی طرف بند کر آنکھین
نظارۂ محبوب دل آرام کیئے جا

پرہیز نکر بادہ پرستی سے خبردار
لے نقد کبھی اور کبھی وام کیئے جا

اپنے کو بنا مست خرابات مین ڈر کر
ہشیار اگر ہے تو یہی کام کیئے جا

افسانہ محبت کا سنا اپنی زبان سے
ذکر رخ و گیسو سحر و شام کیئے جا

ہو جائے گا ایک دن تو کبھی رحم کا قابل
کچھ اپنا بیان دل ناکام کیئے جا

ساقی ترے مستون کی ابھی پیاس ہے باقی
ہر جام پر از بادۂ گلفام کیے جا

رخ دیکھ کے تو گیسوئے شبگون پہ نظر کر
قصد اپنا حلب سے طرف شام کیے جا

نکلے گا کبھی دل کا خریدار کوئی شوخ
اس مال کو بازار مین نیلام کیے جا

زنہار نہ رکھ خیر کی امید عدو سے
اے مرد خدا نفس کو تو رام کیے جا

(۲۴)
دیوانہ جہان مین سبھی تجھے شمشیر کہین گے
اپنے کو محبت مین نہ بدنام کیے جا
(۱۰)

دل کو آغوش مین ہر آن مچلتے دیکھا
کوئی ارمان نہ نکلا نہ نکلتے دیکھا

وہ سمائی ترے کوچہ کی ہوا آنکھون مین
گلشن جنت مین دل کو نہ بہلتے دیکھا

نیم بسمل نظر آتا ہے کوئی ایک ایک
کوچۂ یار مین تلوار ہی چلتے دیکھا

کہہ رہا ہے مرے کانون مین یہ شور منصور
نشہ جب حد سے بڑھا کسکو سنبھلتے دیکھا

پتے پتے سے عیان شان حقیقت تیری
بوٹی بوٹی مین تجھے رنگ بدلتے دیکھا

ایک پروانہ نہین شمع نہین مہر نہین
ذرے ذرے کو ترے عشق مین جلتے دیکھا

عشق کے راز وہ پیدا دل مضطر سے ہوئے
ایک دریا ہے جو کوزے سے ابلتے دیکھا

غیر کو سخت کلامی سے دبایا ہمنے
سنگ پر ہر سر موذی کو کچلتے دیکھا

اسنے شوخی سے کبھی چھیڑ دیا تو ہمین
لیکے چٹکی مین کبھی دل کو مسلتے دیکھا

(۲۵)
شاہ کے خیر طلب شاد رہین اے شمشیر
آتش رشک سے بدخواہ کو جلتے دیکھا
(۷)

ہے سرخ سرخ رنگ کچھ ایسا شراب کا
شیشہ بنا ہے لال بھبوکا شراب کا

بارش سے مجھے شراب کی آنے لگی نظر
مستی میں میں نے نام جو الٹا شراب کا

آتا ہے یاد موسم گل میں گھڑی گھڑی
بھٹی کے پاس بیٹھ کے پینا شراب کا

مجھ بادکش کے سامنے خم ساقیا رہے
خالی نہونے پائے پیالا شراب کا

ساقی کے آس پاس ہے بادہ کشوں کی دھوم
کرتے ہیں فصل گل میں تقاضا شراب کا

بھر بھر کے جام مونہ سے لگاتے ہیں بادہ نوش
ہے محتسب کے ساتھ مدارا شراب کا

(۲۶)

کچھ زعم پارسائی ہے شمشیر آپ کو
دامن پہ ہے جناب کے دھبا شراب کا

(۹)

آئے ہو بن سنور کر عالم ہے روشنی کا
کیا چاند بنکے چمکا روشن جبین کا ٹیکا

چھڑکو گلاب مونہ پر یا لخلخہ سنگھاؤ
غش آگیا ہے مجھکو مونھ دیکھکر کسیکا

قامت کو تیرے پہنچا ہرگز نہ سرو بستان
ہے تیرے رخ کے آگے پھولوں کا رنگ پھیکا

آغوش میں صنم ہے اللہ کا کرم ہے
ہاتھوں میں جام جم ہے ہے دور میکشی کا

ہے عشق زلف شبگون میں بنگیا ہون مجنون
وحشت ہے روز افزون سایہ ہوا پری کا

وہ شوخ بیوفا ہے ملجائے تو مزا ہے
جی میں پڑا ہوا ہے ارمان میرے جی کا

مدہوش تو بنا دے سارا جہان بھلا دے
ساقی تب مجھے پلادے ایک جام بیخودی کا

اسرار عشق میں نے پنہان رکھے ہیں دل میں
خوشبو چھپی ہوئی ہے مونہ بند ہی کلی کا

دے گی مجھے دلاسا آکر خدا کی رحمت

(۲۷) شمشیر روزِ محشر کوئی نہین کسی کا (۷)

وہ ستمگر ستم آرا کبھی ایسا تو نہ تھا — چشم فتان کا اشارا کبھی ایسا تو نہ تھا

مین رہون دور وہ سایہ کیطرح ساتھ رہے — آشنا غیر تمہارا کبھی ایسا تو نہ تھا

غیر کہتا ہے بُرا اُسنکے وہ چپ رہتے ہین — ذکر محفل مین ہمارا کبھی ایسا تو نہ تھا

نظر آتی نہین اب چاند سی صورت تیری — اپنا گردش مین ستارا کبھی ایسا تو نہ تھا

مشتری بنگئے یوسف کے زلیخا کیطرح — گرم بازار تمھارا کبھی ایسا تو نہ تھا

کبھی ایسی تو نہ تھی ہمسے تجھے بے مہری — دل تپان غم سے ہمارا کبھی ایسا نہ تھا

انتہا ہوگئی گرمی کی دکن مین شمشیر
ایک سو سات پہ پارا کبھی ایسا تو نہ تھا

(۲۸) (۸)

بیداریِ قسمت تھی کہ وہ خواب مین آیا — اک چاند کا ٹکڑا شب مہتاب مین آیا

یہ جوششِ گریہ یہ تن زار الٰہی — تنکا کوئی بہتا ہوا گرداب مین آیا

دیکھا جو تجھے مینے جھکایا سر تسلیم — ہان اک سر مو فرق نہ آداب مین آیا

آوارہ محبت کا ہون ہر دل سے جدا ہون — کب ذکر مرا محفلِ احباب مین آیا

اے شوخ ترا خال سیہ ہے تہ ابرو — گویا حبشی کعبہ کی محراب مین آیا

تھا بوسۂ لب مین جو حیانِ ذقن یار — کچھ ہمکو مزا سیب کا عناب مین آیا

دریا کیطرح خوب رواں تھے مرے انسو — کہتے ہین کہ گھر غیر کا سیلاب مین آیا

شمشیر شبِ ہجر کٹی آہ و فغان مین

(۲۹) وہ شوخ کسی دن نہ میرے خواب مین آیا (۱۲)

رہتا ہے اپنے دور مین ساغر شراب کا
اوٹھتا ہون صبح دیکھکے منہ آفتاب کا

توصیف ہے ترے رخِ رنگین کی بیت نظم
بیٹنے ہی عطر کھینچ لیا ہے گلاب کا

خط ہے سیاہ مصحفِ رخسار یار پر
یا کوئی حاشیہ ہے خدا کی کتاب کا

مجھ مست کو مدام ہے گردش پسِ وفات
مٹی مری بنی ہے پیالا شراب کا

گنتی نہین غفور ہمارے گناہ کی
چھوٹا سا کس حساب مین دن ہے حساب کا

فرمایئے تو عرض کرون آپ کے سامنے
افسانہ یاد ہے دل خانہ خراب کا

مضمون تجلّیِ رخ جانان کا نظم ہے
دیوان کا ہر ورق ہے ورق آفتاب کا

ہم دل جلون سے دور رکھ اے کاتبِ عمل
سوزِ درون جلا دے نہ کاغذ حساب کا

غنچہ اگر دہن ہے تو نرگس ہے چشم مست
رخ کو تمہارے پھول کہونگا گلاب کا

سر کو جھکا کے چلتے ہین پیران کوزہ پشت
کھو کر زمانہ ڈھونڈھ رہے ہین شباب کا

دکھلا رہا ہے کثرت و وحدت کا ایک رنگ
دریا مین پھوٹ پھوٹ کے ملنا حباب کا

ہر رزم و بزم مین یہ چمکتا رہا مدام
شمشیر آدمی ہے بڑی آب و تاب کا

(۳۰) ردیف بائے موحدہ (۷)

در شرحِ ستمِ دلبر مے سراید

روے تابندہ عجب زلف سیہ فام عجب
شام کا رنگ عجب صبح کا ہنگام عجب

کیون نہو نشہ مین سیر ملکوتی حاصل
ملگیا مجھکو مے ناب کا اک جام عجب

کچھہ عجب تہی نگہ ناز کہ دل لوٹ لیا
آپ کا ہو بھی چکا بندۂ بیدام عجب

پاس اغیار ہین خوش۔ دور ہین شیدائے حزین
آپ کی بزم مین ہین خاص عجب عام عجب

یار کے گیسوے پر پیچ کا شیدائی ہے
آگیا طائر دل میرا تہ دام عجب

دل مرا چین کے چٹکی سے مسلدیتا ہے
ستم ایجاد ہے وہ کافر خود کام عجب

(۳۱)

ہے خمار آفت جان بعد سرور اے شمشیر
میکشی کا عجب آغاز ہے انجام عجب

(۱۵)

تحیت شوق بحضور سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات

جنت سے سروکار نہ گلزار سے مطلب
ہے مجھکو در سید ابرار سے مطلب

حاصل ہے مرا نعت پر اسرار سے مطلب
ہر دم ہے مجھے احمد مختار سے مطلب

اغیار سے کچھہ کام نہ اغیار سے مطلب
فدوی کو ہے کونین کے سرکار سے مطلب

مقبول جہان مدحت دندان نبی ہے
حل ہوگیا مضمون گہر بار سے مطلب

یثرب کی ہوا سر مین ہے مین سب سے بری ہون
اپنون سے مجھے کام نہ اغیار سے مطلب

دامن مین چھپا لینگے قیامت مین شہ دین
گویا ہے شفاعت کو گنہگار سے مطلب

دل بلبل بستان مدینہ ہے ازل سے
صحرا سے اسے کام نہ کہسار سے مطلب

جی اُٹھے جدہر دیکھہ لیا چشم کرم سے
حل ہوگیا اپنا نگہ یار سے مطلب

جنت کیطرف میرے قدم بڑہ نہین سکتے
عاشق ہون مجھے کوچۂ دلدار سے مطلب

بگڑیگا اگر تو تو قضا آئیگی سبکی
نکلیگا زمانہ کا ترے پیار سے مطلب

اُلجھے مرا دامن تو ہوس دل کی نکلجائے
صحرائے مدینہ کے ہے ہر خار سے مطلب

جو دل کے مکان مین ہے مین شیدائی ہون اُسکا
مجھکو تو نہین یوسف بازار سے مطلب

للہ کبھی رخ سے نقاب اپنا اُٹھا دو
دیدار کے پیاسے کو ہے دیدار سے مطلب

صحرائے مدینہ ہی مین رہنے کی خوشی ہے
گھر سے ہے مجھے کام نہ بازار سے مطلب

ابروئے رسول عربی دیکھہ لون جسم شمشیر
ماہ رمضان مین نہین تلوار سے مطلب

(۹) ردیف یائے فارسی (۳۲)

خورشید جہانتاب سے ہے تیز نظر دھوپ
دکھلاتی ہے گرمی کا جہنم کی اثر دھوپ

سر پر تپش مہر جہانسوز ہے گویا
پاؤن کے تلے آگ بچھاتی ہے مگر دھوپ

سورج کو ہے اسمائے جلالی کا عمل یاد
اسواسطے رکھتی ہے جلانے کا اثر دھوپ

کیا کھچ گیا مجھسے تری دیوار کا سایہ
جلتا ہون سر راہ ادھر دھوپ اُدھر دھوپ

ٹھنڈا کہین پینے کو بھی پانی نہین ملتا
کھاتے ہین نصف راہ مین سبیل سفر دھوپ

گھر غیر کا دم بھر مین جلادے تو مزا ہے
رکھتی ہے مری آہ کی گرمی کا اثر دھوپ

ہوتا ہے بدن آہ سے صحرا کا سیہ تاب
چنگاریاں کیوں پڑتی ہیں انساں کے بدن میں

پڑ جاتی ہے ایک ایک پہ اُس کے گرد ہوپ
لے آئی ہے کیا جا کے جہنم سے شرر دہوپ

میں راہ روِ منزل مقصود ہوں شمشیر
ہے شوق کی گرمی کے مقابل میں کہر دہوپ

(۲۳) ردیف تائے قرشت (۱۵)

ثنائے سید المرسلین حبیب رب العالمین

نام لیتے ہیں تمہارا دن رات
ہے یہی کام ہمارا دن رات

جلوہ دکھلاؤ خدارا دن رات
نام لیوا ہوں تمہارا دن رات

خوب کی شہر مدینہ کی صفت
ہم نے جنت کو سنوارا دن رات

چمنستان مدینہ دیکھوں
واں رہوں انجمن آرا دن رات

شومیِ بخت ہے جو یثرب میں
نہیں ہوتا ہے گذارا دن رات

جائیں کعبہ کو مدینہ میں رہیں
ہے یہی دہیان ہمارا دن رات

مجھکو اُلجھا نہ کہے یا اللہ
ساری دنیا کا پسارا دن رات

جسطرف جاؤں مری نظروں میں
پاک روضہ ہے تمہارا دن رات

دل کا دل ہی میں نالے نہ جی
ایک ارمان تمہارا دن رات

درد دل ہی کہیں اچھا ہو جائے
چارہ گر ڈہونڈہ وہ چارا دن رات

ٹکٹکی باندھ کے روضہ کو تکین | ہے یہی قصد ہمارا دن رات
مین گدا ہون میری جہولی بہر دو | در پہ بلوا و خدارا دن رات
خوب ڈہونڈا نہ ملا و اسے نصیب | بحر الفت کا کنارا دن رات
یار جانی کوئی دنیا مین نہین | ہے محمدؐ کا سہارا دن رات

مر مٹون جا کے اُدہر اے شمشیر
اس تمنا ہی نے مارا دن رات

(۴۴) **ردیف ثائے مثلثہ** (۸)

درمناقب غوث صمدانی محبوب سبحانی مولا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ می طرازد

جینے سے اپنے بیزار ہون مین صورت دکہاؤ یا غوث یا غوث
بغداد نگری مین ہی تو دیکھون وان تک بلاؤ یا غوث یا غوث
مجھہ پر ہے بہاری یہ زندگانی بیکار گذری ساری جوانی
ہو جائے مولا اب مہربانی غم سے چہڑاؤ یا غوث یا غوث
گذری ہوا مین گذری ہوس مین ہین عمر بہر ہون عصیان کے بس مین
رکہتا نہین ہون عقبیٰ کا توشہ آپ ہی دلاؤ یا غوث یا غوث

دنیا و دین کے غم سے ہون نالان دن رات ہون مین حیران پریشان
مشکل کشا ہو حاجت روا ہو تشریف لاؤ یا غوث یا غوث

کسکو فسانہ اپنا سناؤن آئے میرے والی کس در پہ جاؤن
بگڑی کو میری آپ ہی بناؤ آپ ہی بناؤ یا غوث یا غوث

حضرت کے در سے تا چند دوری اب تک ہوئی ہی حسرت نہ پوری
درد و الم سے ہے ناصبوری نزدیک آؤ یا غوث یا غوث

شوق لقا مین ہے بیقراری دن رات مجکو ہے آہ و زاری
پردہ اٹھا کر فرقت کا اپنے جلوہ دکھاؤ یا غوث یا غوث

روزِ ازل سے تیر فدا ہے ہر دم تمہارا دم بھر رہا ہے
شمشیر کو اب صورت دکھاؤ بیخود بناؤ یا غوث یا غوث

(۳۵) ولہٗ فی مناقبہٖ قدس سرہٗ (۱۹)

کچھ اپنے در کے گدا پر ہے کرم یا غوث
مین سر جھکا کے کہون کہا کے یہ قسم یا غوث

غریب زار ہون دن رات چشم نم یا غوث
نہین ہے در ترا بیت الحرم سے کم یا غوث

ہوا و حرص میرے دل مین ہین بہم یا غوث
تمہارے ہجر مین نزار و نحیف ہون ایسا

پھنسا ہون دام بلا مین کرو کرم یا غوث
کہ بار بار ہے چلنا قدم قدم یا غوث

بگڑ رہین آپ مریدی تو لا تخف کہہ کر
بڑہا کے اپنے قدم مین کہون نعم یا غوث

تمہارے در کی گدائی مین لطف شاہی ہے
بجا ہے یہ مجھے دولت و حشم یاغوث

ہما کا سایہ رہے فرقِ اہل دولت پہ
ہمارے سر پہ رہے آپ کا قدم یاغوث

یقین کے ملک مین ہر دم رہے گذر میرا
گمان و وہم رہین میرے سب عدم یاغوث

جہاز اُسکا ابھی جا لگے کنارے پہ
کہے جو بحرِ مصیبت مین دمبدم یاغوث

بلائیے درِ دولت پہ کیجئے مسرور
نکال لیئے مرے سینہ سے تیرِ غم یاغوث

جو زادِ راہ ہے عشق موئے گیسو کا
رہے نہ بیچ مین پھر کوئی پیچ و خم یاغوث

مجھے مراد کو پہونچا کے کرلون سیر جہان
بلخ - عراق - بدخشان - عرب - عجم یاغوث

دلِ طپان کا جو مطلب ہے پہونچکر بغداد
ادا کرون مین ادب سے زیادہ کم یاغوث

ہین آپ پیرون کے پیر اب نہین مجھے کچھ ڈر
بنا ہوا ہون مین خاکِ رہِ قدم یاغوث

صداے قم لبِ جان بخش سے جو ہو جائے
تو جی اٹھون مین ابھی موت کی قسم یاغوث

مدد کو پہونچو پکارون ہون وقت پر تمکو
ضرور حل کرو مشکل کو دمبدم یاغوث

یہ نفس میرا کہین آئے راہ پر للہ
ہوا ہے درپے آزار دمبدم یاغوث

مجھے کسی سے نہین رشک صاف ہو دل سے
عدو کو رشک سے پیدا ہو درد و غم یاغوث

ثنا لوا اسے محشر مین سرخرو رکھنا
مدام بھرتا ہے شمشیر ترا دم یاغوث

ردیف جیم موحدہ

آگے جو بڑھے عرش سے حضرت شب معراج
معلوم ہوئی آپ کی عظمت شب معراج

محبوب کی یہ شان یہ عظمت شب معراج
آئی نظر اللہ کی قدرت شب معراج

جبریل امین حکم خدا لائے ہوئے تھے
دولہا کی طرح بن گئے حضرت شب معراج

رہوار سواری مین جلو مین تھے ملایک
کس دہوم سے تا عرش تھی شہرت شب معراج

جب بیت مقدس مین گئے گھر سے حضور آپ
کی آپ نے نبیون کی امامت شب معراج

وان سے جو بڑھے عرش و فلک دم مین کیا طے
اللہ رے رہوار کی عجلت شب معراج

خوش ہو گئے حضرت سے ملے موسی و عیسی
قربان ہوئے دیکھ کے صورت شب معراج

کیا نور نبی پھیل گیا ارض و سما تک
دیکھو تو کہان چھپ گئی ظلمت شب معراج

گر اوج پہ ہوتا میری قسمت کا ستارا
ہوتی مجھے پا بوسی حضرت شب معراج

حضرت سے کہا ملکے فرشتون نے مبارک
ہے تہنیت بخشش امت شب معراج

ایسے ملے خالق سے کہ پردہ نتہا کوئی
بڑھتی ہوئی نبیون سے ہی عظمت شب معراج

کیا مست ہوئین سونگھ کے حوران بہشتی
کیا پھیل گئی زلف کی نکہت شب معراج

ہو جائے مجھے خواب مین دیدار نبی کا
سو جاؤن تو جاگے مری قسمت شب معراج

جب میم جدا ہو گیا جلوہ تھا احد کا
یون کھل گئی احمد کی حقیقت شب معراج

شمشیر ہوئی بخشش امت شب معراج

ردیف جیم فارسی

(۳۷) فی العشق والشوق (۷)

غیر سمجھاتے ہین آکر جھوٹ سچ
اونکو ہوجاتا ہے باور جھوٹ سچ

کہنے سننے پر رقیبون کے گئے
ہم کہین سنگے تمسے کیونکر جھوٹ سچ

غیر کے کہنے کا تمکو اعتبار
کہدیا محفل کے اندر جھوٹ سچ

غیر سے کہدو کہ حاضر مین بھی ہون
بزم مین کہنا سمجھکر جھوٹ سچ

رکھہ قدم باہر نہ راہ لطف سے
حسن مگر سبکی برابر جھوٹ سچ

بھر دئے ہین کان کچہ اغیار نے
مان جاتا ہے ستمگر جھوٹ سچ

دیکھہ اسے شمشیر وہ کہتے ہین کیا
غیر نے باندھا ہے مجھپر جھوٹ سچ

(۳۸) ردیف حای حطی (۱۵)

درنعت سرور کائنات علیہ التحیت والصلوٰۃ میفرماید

تیر ب نظر سین پھرتا ہے گلزار کیطرح
پھولین گا اڑکے طائر پردار کیطرح

کب جاؤن میری کب ہو رسائی حضور تک
ہے بوستان ہند مجھے خار کی طرح

بطحا کی سرزمین پہ گذر ہو تو خوب ہے
دل بھی تو باغ باغ ہو گلزار کی طرح

سرکار او سطرف سے مرا دل لگا ہوا
مجبور و ناتوان ہون ناچار کی طرح

مرکز ہین نعت کے مین رہون بنکے دائرہ
ہوتا ہون نثار مین پرکار کی طرح

دنیا مین ہو گئے ہین اولعزم انبیا
کوئی نہین ہوا مرے سرکار کی طرح

پوچھین نبی جو حال ترا کیا ہے اب بتا
لکھکر سناؤن صاف مین اظہار کیطرح

مصرع طرح کا ہوتا ہے اغلب طرح طرح
لکھتا ہون مین تو ہاتف دیندار کیطرح

روتا ہون مجھکو گوہر دندان کا ہی خیال
میرے سرشک ہین در شہوار کی طرح

جلوہ مجھے دکھایئے عیسی نفس ہین آپ
بس جی ترس گیا مرا بیمار کیطرح

واقف ہین میرے حال سے سارے جہانکے لوگ
ہر جا مرا فسانہ ہے اخبار کی طرح

دل میرا چند روز بہل جائے کیا عجب
جنت اگر ہے کوچۂ دلدار کی طرح

انکار غیرت مجھے تا زندگی رہا
پرہیز توڑتا نہین بیمار کیطرح

یان دل مین بات تھی کہ تمہے کلمین آگئی
پہونچی خبر ادہر سے ادہر تار کی طرح

بزم سخن مین خوب کہے آبدار شعر
شمشیر ہم چمک گئے تلوار کیطرح

(۹)	ردیف دال غیر منقوطہ	(۳۹)

در ثنائے سلطان رسالت علیہ السلام والتحیۃ سرمد

آنکھون مین ہے نور رخ نیکوئے محمد
سینہ جو مدینہ ہی تو دل کوئے محمد

ہر شاخ پہ بلبل ہے ثنا گوے محمد
ہر پہول مین موجود ہے خوشبوئے محمد

صحرا چمن خلد نظر آے نہ کیونکر
ہے مد نظر گلشن دلجوئے محمد

دیدار نبی کیون ہنو دیدار خدا کا
ہے آئینہ ذات خدا روئے محمد

تکلیف جو دیتا تہا سلوک وہی تہا ہوتا
کیا عرض کرون مین صفت خوئے محمد

محشر مین یہ کارون کی بن آئی ہی کیسی
رہتے ہین تہ سایہ گیسوئے محمد

جب پہول کو سونگہا تو پڑہا مینے درود آہ
بیساختہ یاد آگئی خوشبوئے محمد

لیلون ورق مہر فلک سے دم تحریر
کچہہ نظم کرون مین صفت روئے محمد

ہوتی ہے ہوس یہ مہ نو دیکہ کے شمشیر
آجائے نظر خواب مین ابروے محمد

(۴۰) ایضاً در فارسی میگوید (۹)

والفجر ضیائے رخ نیکوئے محمد
واللیل بود مدحت گیسوئے محمد

سازم چو فدا جان بدرش زندگیم ہست
باشد دل من خاک رہ کوئے محمد

از خویش گذشتہ دل اشیم ہوائش
یا رب زرہ کن شاد رسان سوئے محمد

زندہ شوم و جلوہ حق بینم و نازم
در خواب چو بینم رخ نیکوئے محمد

گیرم ورق مہر فلک را دم تحریر
در نظم نویسم صفت روئے محمد

تا عمر شوم مست و ندانم خبر خویش | آید به دماغم چو گہے بوئے محمد

لاریب بود دیدن او دیدن یزدان | ہست آئینہ ذات خدا روئے محمد

ما گرچہ سیہ کاری عصیان ہمہ داریم | باشیم تہ سایہ گیسوئے محمد

(۴۰)

یارب ز کرم سوئے مدینہ برسانی
شمشیر غریب است ثنا گوئے محمد

(۸)

در یاد پیر دستگیر خویش مے سراید

اپنی طرف ہے ہر دم اغلب خیال مرشد | سب نقش کالجہ ہین دل پہ مثال مرشد

ملتا مزہ ہے کیا کیا اور لطف بھی زیادہ | یاد آرہا ہے مجھکو لطف مقال مرشد

مست شراب وحدت کیونکر رہے نہ ہم | جان مرید مین ہے موجود حال مرشد

اسنے نظر جو ڈالی گم ہو گئے جہان سے | مر مٹ کے ہمنے دیکھا فیض کمال مرشد

کامل ہین بلکہ اکمل سب کچھ ہین پیر آغا | ہو جاؤن مین فدائے حسن کمال مرشد

الطاف پیر کامل کرتا ہے حق کو حاصل | پائے مرید کا دل لطف وصال مرشد

شمشیر عمر و مین دن رات دیکھتا ہون
تاب جلال مرشد نور جمال مرشد

ردیف رائے قرشت

(۸)	فی التوحید والمعرفت	(۴۲)

جلوۂ سلطان خوبان بے حجاب آیا نظر
دل کے آئینہ مین عکس آفتاب آیا نظر

اسمین نور ذات حق ہی اسمین رحمت کا نزول
دل کو جب دیکھا تو کعبہ کا جواب آیا نظر

عہد ساقی مین کوی بے کیفیت رہتا نہین
میکدہ مین محتسب مست شراب آیا نظر

بیکس و بیچارہ و آوارہ و خستہ درون
تیرا دلدادہ زمانہ مین خراب آیا نظر

کوہ جب ہے غیر مستحکم تو کب ہے اسکی قدر
یون ہوا پر چلتے پھرتے ہی سحاب آیا نظر

روے رنگین کے پسینہ کا رہا دل کو خیال
مینے جب دیکھا تو شیشہ مین گلاب آیا نظر

ہر طرف مے کی سبیلین جابجا مستو نکی ہے دھوم
دور ساقی مین کہان قحط شراب آیا نظر

(۸)	تاب نظارہ کہان شمشیر وحدت ہے بے نقاب بند آنکھین ہوگئین تب آفتاب آیا نظر	(۴۳)

مرے دل کا حرم اللہ اکبر
اسی مین ہے صنم اللہ اکبر

اسے خنجر کہون یا طاق کعبہ
ترے ابرو کا خم اللہ اکبر

بنا دیتی ہے مستانہ سر بزم
صدائے زیر و بم اللہ اکبر

نرکھا عشق نے دنیا و دین کا
کہین یہ کسکو ہم اللہ اکبر

چھری میرے گلے پر پھیرتا ہے
تمہارا ہر ستم اللہ اکبر

نظر ہر سانس مین آنے لگے وہ
بھرا ہمنے وہ دم اللہ اکبر

جہان مین سجدہ گاہ عاشقان ہے
ترا نقش قدم اللہ اکبر

(۸) پلائی ہے وہ مے ساقی نے شمشیر
ہوئے کیا مست ہم اللہ اکبر (۴۴)

آیا بغل مین ساقی مست شراب ہوکر
بجلی مین آپ چھپکے برسے سحاب ہوکر
نادان دوڑتے ہین پیچھے خراب ہوکر
جان باز عشق سب مین کہلائے چڑھکے سولی
محشر کی ہے کچہری مجمع ہے مجرمون کا
موسیٰ سے لن ترانی کی تمنے یار جانی
یکرنگی حقیقت پہلے جو تھی وہی ہے

محفل مین جل رہے ہین دشمن کباب ہوکر
اپنی جھلک دکھائی موتی مین آب ہوکر
جلوہ دکھا رہی ہے دنیا سراب ہوکر
نکلے ہین امتحان مین ہم کامیاب ہوکر
جنت ملے گی اگلا پچھلا حساب ہوکر
پھرتے ہو میرے آگے کیا بے نقاب ہوکر
دریا کو جوش آیا نکلا حباب ہوکر

(۹) شمشیر یاد جانان ہے زندگی کا سامان
رہتی ہے پاس میرے پیری شباب ہوکر (۴۵)

ایضاً در شوق و ستائش سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پہنچ کے بیچی مین مین گندہاؤن بہت ہی بھاری گلونکی چادر
ادب سے سر کو جھکاؤن جاکر چڑہاؤن پیاری گلون کی چادر
جو آپ کے واسطے گندہاؤن تو خلد سے پھول سب منگاؤن
گلاب کے عطر سے بساؤن حضور ساری گلون کی چادر

نہین ٹھکانا ہون بے ٹھکانا حضور در تک مجھے بلانا

ریاض بطحی مین لیکے پہونچون بنا کے ہماری گلون کی چادر

چمن مین وحدت کے پھول ہو تم خدا کے پیارے رسول ہو تم

فدا ہے بلبل ہزار جی سے نبی تمہاری گلون کی چادر

نبی بلائین تو سر سے جاؤن گندھا کر مین ساتھ لاؤن

تمام پھولون کا پیارا انجمن تمام پیاری گلون کی چادر

قبول درگاہ ہو تو بس ہے یہی تمنا یہی ہوس ہے

حضور پیش نگاہ آئے کہین ہماری گلون کی چادر

گلاب یا موتیا چنبیلی یہ سیوتی جائی جوہی لیکر

بناؤن ہر صبح شاد ہو کر چڑھا دن ساری گلون کی چادر

مہک رہا ہے تمام عالم ہوا مدینہ کی لائی خوشبو

بنا کے خلد برین سے حورون نے کیا سنواری گلون کی چادر

مدد سے آقا کے ہے رسائی تمام امید دل بر آئی

غریب شمشیر نے بنائی یہ آبداری گلون کی چادر

(۷)	تغزل و تعشق	(۴۶)

بخت نے مدد میری کی نہ مہربان ہو کر — مین وہین پڑا رہتا سنگ آستان ہو کر

جان دی ہزارون نے کچہہ نہو سکا آخر
اُنکی جلوہ فرمائی دیکھتا ہون اپنے مین
تیر کیطرح سیدہے ہم ہے جوانی مین
دو عدم مین اک ہستی وہ بہی ہیچ ہی ہے
دہیان اوس پری وش کا دل سے جا نہین سکتا

تیرے عشق کا سودا رہگیا گران ہوکر
دل مین مدعا ٹھیرے تن مین ہے جان ہوکر
ہائے عہد پیری مین جہک گئے کمان ہوکر
جائینگے کدہر اب ہم آئے ہین کہان ہوکر
رہگیا مرے دل مین کوئی میہمان ہوکر

(۴۷)

سوزشِ دلِ محزون کم نہین ہوئی شمشیر
دمبدم نکلتی ہے آہ مین دہوان ہوکر

(۹)

دل مینے دیا تجہکو وفادار سمجہکر
مستی مین نہو جائے کہین پاؤن کو لغزش
عاشق ترے کوچہ مین پڑا رہگیا یون ہی
عیسیٰ نے میری نبض بہی دیکہی تو ہوا کیا
ابرو کی محبت نے مجہے مار ہی ڈالا
ہین داغ محبت کے ہزارون میرے دل مین
جویان تری رحمت کے ہین محشر مین الٰہی
مستی مین جو مجمع سر مسجد نظر آیا

کی تونے جفا مجہکو خطاوار سمجہکر
پیتے ہین مئے ناب کو ہشیار سمجہکر
پامال کیا سایۂ دیوار سمجہکر
کی کچہہ نہ دوا عشق کا بیمار سمجہکر
سر اپنا جہکایا گیا تلوار سمجہکر
آجاؤ کہین سیر کو گلزار سمجہکر
کرتے ہین گنہ ہم تجہے غفار سمجہکر
دوڑا مین اُدہر خانۂ خمار سمجہکر

شمشیر کٹھن کہتے ہین سب عشق کی منزل
رکھنا قدم اس راہ مین ہشیار سمجہکر

(٧) **ردیف زائے معجمہ** (۴۸)

در مناقب خواجہ خواجگان ولی الہند حبیب اللہ قدس اللہ سرہ العزیز می سراید

حبیب خالق ارض و سما غریب نواز
عزیز بارگہ مصطفیٰ غریب نواز

بلا کے در پہ کیا سرفراز نعمت سے
میں سربلند جہان میں ہوا غریب نواز

سنبھال لو مری کشتی کو موج طوفان سے
کیا خدا نے تمہیں ناخدا غریب نواز

در حضور کو میں چھوڑ کر کہاں جاؤں
یہی ہے کعبہ مقصد مرا غریب نواز

چمن چمن ہوا شاداب خاطر محزون
بہار گلشن لطف و عطا غریب نواز

ہزارہا در دولت سے کامیاب ہوئے
ادھر بھی نیم نگاہ ہے ذرا غریب نواز

پھر آستانہ پہ شمشیر کو بلا لینا
بھری ہے سر میں اُدھر کی ہوا غریب نواز

(٩) (۴۹)

رحم فرماؤ یا غریب نواز
پاس آجاؤ یا غریب نواز

نہیں قدرت ہے مجھکو ملنے کی
تمہیں بلجاؤ یا غریب نواز

شربت دید کا پیاسا ہوں
چہرہ دکھلاؤ یا غریب نواز

چھوڑ کر در کدھر کو جاؤں میں
آپ ہی فرماؤ یا غریب نواز

آرزو ہے اُدھر کے آنے کی
مجھے بلواؤ یا غریب نواز

اپنے در سے فقیر کو ٹکڑا
تم ہی دلواؤ یا غریب نواز

دل ہے اُلجھا ہوا محبت میں — تھی سلجھاؤ یا غریب نواز

کہیں شمشیر آپ تک پہونچے
جلد بلواؤ یا غریب نواز

ردیف شین معجمہ

(۵۰) **در غلبۂ شوق میگوید** (۹)

جب سے ہے گلستان میں سر شاخسار خوش — پیش نظر مدام ہے رنگ بہار خوش
پھر دور میں ہے مئے گلرنگ ساقیا — پھر آمد بہار سے ہے بادہ خوار خوش
سوز غم فراق بدل جائے وصل سے — ہو جائے یا خدا دل آشفتہ کار خوش
ناخوش اگر ہے سارا زمانہ تو غم نہیں — مجھ سے سدا رہے مرا پروردگار خوش
حسرت نکل کے لے گی بلائیں حضور کی — پاس آکے کیجیے دل امیدوار خوش
تنہائی کے خیال سے اک حور بھیدی — اللہ نے رکھا مجھے زیر مزار خوش
دونوں کو اپنے ظل عنایت میں دی جگہ — خوش اہل دین ہیں آپ سے زناردار خوش
پورا کیا نہ تم نے کبھی وعدۂ وصال — اک روز ہم ہوئے نہ شب انتظار خوش

پہونچی جو اُسکے سامنے شمشیر کی غزل
ہوتا ہے دیکھ دیکھ کے وہ بار بار خوش

(۵۱)	ولہ فیہا	(۸)

چمک ہے برق مین یا ہے سحاب مین آتش
شرر ہے سنگ مین یا ہے حجاب مین آتش

بتون کی دل مین جگہ اسمین آگ عشق کی تیز
لگی ہوئی ہے کنشت خراب مین آتش

جو سرخی رخ قاتل کا عکس ہے دم ذبح
غضب کی پڑ گئی خنجر کی آب مین آتش

پڑا جو دست حنائی کا عکس دریا مین
تو ناگہان نظر آئی حباب مین آتش

صدائین اٹھی بڑہانے لگی حرارت دل
نہان ہے بربط و چنگ و رباب مین آتش

اثر ہے اسم جلالی کا کسقدر روشن
لگی ہے کیا ورق آفتاب مین آتش

جگر کباب ہوا میکشون کا اے ساقی
یہ جہبی ہوئی تہی غضب کی شراب مین آتش

ہماری آہ مین شعلے نکلتے ہین سلطان
بھری ہے کیا دل خانہ خراب مین آتش

(۵۲)	ردیف ضاد معجمہ	(۹)

جور پیشہ کو وفا سے کیا غرض
ذی مروت کو جفا سے کیا غرض

جامہ در جوش جنون پیدا ہوا
جیب و دامان و قبا سے کیا غرض

خون عاشق سے ہین دونون ہاتھ سرخ
آپکو رنگ حنا سے کیا غرض

اُن کو پروا اپنے عاشق کی نہین
سچ ہے سلطان کو گدا سے کیا غرض

یار تک دل لیچلا ہے کھینچکر
ہمکو خضر رہنما سے کیا غرض

ساکنانِ کوچۂ دلدار مین
ہمکو باغ دلکشا سے کیا غرض

تیرا کشتہ زندۂ جاوید ہے
جان مین اُسکو قضا سے کیا غرض

زن کو زیور کے لئے زر چاہئے
مرد کو حرصِ طلا سے کیا غرض

فرق پر شمشیر ہے ظل رسول
سایۂ بالِ ہما سے کیا غرض

(۵۳) ردیف طاے حطی (۸)

تمکو خط مین غیر نے لکھا غلط
کیون نہو املا غلط انشا غلط

عاشقِ جانباز کی سچ بات ہے
غیر کی تقریر سر تا پا غلط

دید سے مطلب ہے مجکو جان مین
اور کچھہ اسکے سوا ہیچا غلط

دیکھنے جائینگے ان آنکھون سے ہم
ہوگا کب تقدیر کا لکھا غلط

جب کہا مینے ترا شیدا ہون مین
سُن لیا پھر ہنسکے وہ بولا غلط

جانتے ہین ہر طرح اہل خرد
ہستی موہوم کا جھگڑا غلط

چاند کیا ہے تیرے رُخ کے سامنے
زلف کے آگے شب یلدا غلط

جو کہا شمشیر نے پورا کیا
قول مردون کا نہین ہوتا غلط

(۵۴) ردیف غین معجمہ (۹)

بنا دل مین داغِ تمنا چراغ
مرے گھر مین روشن ہی اچھا چراغ

عجب ہے تجلی ترے حسن کی
سرِ انجمن جا ہے کیا چراغ

جب آتا ہے گھر میرے وہ شمع رو
جلاتا ہون مسجد مین گھی کا چراغ

زلیخا تو پروانہ ہے ہر طرح
ترے گھر کا یوسف ہے گویا چراغ

نہ پایا تجھے جستجو ہمنے کی
بجھے ہاتھ مین لیکے ہر جا چراغ

الٰہی یہ روشن ہے حشر تک
کہ ہے شاہِ عثمان دکن کا چراغ

یون ہی شمع فانوس مین رہ گئی
وہ روشن ہے بجلی کا ہر جا چراغ

ضرورت نہین قبر پر شمع کی
ہر اک داغِ دل کو بنایا چراغ

نثار اسپہ تقدیر ہوتا ہون مین
مرا دل ہے پروانہ آغا یہ زداغ

(۹)	ردیف ف	(۵۵)

خدا کا گھر ہے تیرا آستان صاف
بنا ہے سجدہ گاہِ عاشقان صاف

رُخِ رنگین ترا ہے غیرتِ گل
قدِ بالا ہے سروِ بوستان صاف

دمِ گریہ جو نکلے گرم آنسو
ہوا ظاہر مرا سوزِ نہان صاف

رُخِ احمد جمالِ کبریا ہے
نظر مین ہے بہارِ جاودان صاف

ہمیشہ ہمسے رکھتے ہو کدورت
تمھارے دل کا آئینہ کہان صاف

نکالا شاخ گل سے آشیان کو
نہین بلبل سے شاید باغبان صاف

کیا موصوف اوسکو ہر صفت سے
بنا آدم نشان بے نشان صاف

بہار آئی کہ دیوانہ ہوا مین
گریبان کی اُڑائین دھجیان صاف

دل شمشیر ہے خطرون سے خالی
رہا دلبر کے رہنے کا مکان صاف

(۵۶) ردیف قاف (۸)

فدائے عارض جانانہ عاشق
ضیائے شمع کا پروانہ عاشق

رکھے ہین نام میرے چار تمنے
حزین۔ آفت گزین۔ پروانہ عاشق

یگانہ جب سے کہلایا کسی کا
ہوا ہے خلق سے بیگانہ عاشق

نہین ہے تاب سُن لینے کی اُنکو
کہے کیا درد کا افسانہ عاشق

ترا سودا ابھرا ہے اُسکے سر مین
بہت ہشیار ہے دیوانہ عاشق

ہمیشہ تیرا جلوہ دیکھتا ہے
میان کعبہ و بتخانہ عاشق

محبت مین قدم رکھا ہے شمشیر
تری ہے ہمتِ مردانہ عاشق

(۵۷) ردیف کاف (۹)

۵۷	فی المعرفت	(۹)

ہر جگہ مجھکو صنم بڑھ کے ملا ایک سے ایک	دل لبھانیکا ہے انداز نیا ایک سے ایک
بچکے نکلا ترے ہاتھوں سے نہ عالم مین کوئی	ہے فزون تر ستم و جور و جفا ایک سے ایک
آپنے دل کو دو پارہ جو کیا خوب کیا	دل کے دو حرف ہین وہ بھی ہین جدا ایک سے ایک
دل ہے سینہ مین تپان لب پہ فغان آنکھ بھر	مل گیا بڑھ کے محبت کا مزا ایک سے ایک
دل سے ہو جاؤن کمال ید قدرت کے نثار	شکل انسان کی بنی وہ بھی جدا ایک سے ایک
شور ناقوس کہین ہے کہین آواز اذان	بڑھ کے غوغا ترے کوچہ مین بپا ایک سے ایک
مرض عشق گھٹانیکی کوئی شے نہ ملی	گو شفا خانہ مین ہے بڑھکے دوا ایک سے ایک
دیکھ لے تو مہ و خورشید مین صورت اپنی	آسمان پر ہے ہر آئینہ صفا ایک سے ایک

سنگ اسود کبھی چوما کبھی چوکھٹ تیری
لطف شمشیر کو ملتا ہے نیا ایک سے ایک

(۵۸)	ولہٗ فی النعت	(۵)

کونسا دن ہو جو آؤن آپ تک	سر جھکاؤن بار پاؤن آپ تک
مجھکو جنت سے نہ گلشن سے غرض	یان سے نکلون اور آؤن آپ تک
کیون مدینہ مین طلب کرتے نہین	دل تڑپتا ہے کہ جاؤن آپ تک
غم کے دریا سے مری کشتی ہو پار	کیا کرون کیونکر مین آؤن آپ تک
زندگی میری یہان بیکار ہے	سوز دل جب لے نہ جاؤن آپ تک

سیکڑون کی یاد فرمالی ہوئی
حیف ہے گر مین نہ آؤن آپ تک

گم ہوا ہون آپکی چاہت مین مین
ڈھونڈنے اپنے کو آؤن آپ تک

بیقرار ہو دل نگار و اشک بار
اسطرح کا بنکے آؤن آپ تک

یا نبی تمشیر کی ہے التماس
کون سا دن ہو جو آؤن آپ تک

(۵۹) ردیف لام (۱۴)

سخن در عشق و حقیقت مے گوید

اٹھاتا ہے ستم تیرے مرا دل
ملا ہے مجھکو کیا فولاد کا دل

ہمیشہ کوسئے قاتل مین رہا دل
بہادر سب دلون مین ہے مرا دل

بلا کا عشق گیسو ہوگیا ہائے
پھنسایا مجھکو اور خود بھی پھنسا دل

بدل دی ہے جگہ بیمار نے کیا
ترے کوچہ کی کہتا ہے ہوا دل

بتاؤ تو ذرا مٹھی مین کیا ہے
مرا دل ہے مرا دل ہے مرا دل

یہ کس رہزن کی تھی ادھر سے
ابھی تھا اور ابھی چوری گیا دل

خدا نے ایک دل ہمکو دیا ہے
ستم ہوتا جو ہوتا دوسرا دل

رہے پھر دیر و حرم مین کافر و شیخ
خدا ہے وہ مرا جس سے لگا دل

سنوارین آپ زلفون کو نہ اپنی
بکھرتا ہے بکھرتا ہے مرا دل

غضب ہے تم آ تجھتے ہو اسے کیا
جو مٹھی مین مسلتے ہو مرا دل

کبھی وہ تجھسے ملتے ہی نہین ہین
مرا پھر کس لئے اونسے ملا دل

جھکتی ہر طرف سے تیغ انصاف
دکن مین ہے بڑا سلطان عادل

مجھے دیتے ہو بوسہ مُسکرا کر
حسینون مین تمہارا ہے بڑا دل

(۶۰)	ہزارون دل فدا ہین اُن پہ شمشیر پلٹتا ہے کہین آیا ہوا دل	(۱۰)

ولہ در ثنا و ستائش سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے مبارک زہے آثار ربیع الاول
سب مہینوں کا ہے سردار ربیع الاول

ماہ میلاد ہے بس ہے جہان مین مشہور
اے خوشا طالع بیدار ربیع الاول

دہوم ہے بارہوین تاریخ کی کیسی ہر جا
ہے وہی طرہ دستار ربیع الاول

جسقدر ہوسکے تعظیم کرے ہر مومن
ہے عجب دولت دیدار ربیع الاول

گل بستان نبوت کا ہوا جس مین ظہور
ہے نئے رنگ کا گلزار ربیع الاول

تھے مشتاق تڑپتے ہین تھے سب یہ مہین ہین
پھر دکھا جلوۂ دیدار ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑہو مولد حضرت مین درود
اسی خدمت کا سزاوار ربیع الاول

ذکر میلاد مبارک کو ملائک سن لین
آگیا ماہ گہربار ربیع الاول

اس مہینہ مین ہوئے سرور عالم پیدا
رحمت حق کا سزاوار ربیع الاول

(۶۱) یہ جوشِ شمشیر ہے حضرت کے غلاموں کا غلام
ہو مدد آپ کی ہر بار ربیع الاول (۷)

پردہ جو مجھ میں تم میں ہے اُٹھ جائے یا رسولؐ
ارمان میرے دل کا نکل آئے یا رسولؐ

بطحٰی میں گھر بناؤں دکن سے کروں سفر
دل سے یہ داغ ہجر کا مٹ جائے یا رسولؐ

محشر میں آسرا ملے زیرِ لوائے پاک
دل کثرتِ گنہ سے نہ گھبرائے یا رسولؐ

فدوی کی عمر ساری گناہوں میں کٹ گئی
در چھوڑ کر تمہارا کدھر جائے یا رسولؐ

مدت سے ہوں تڑپتا ہوا عشقِ دید میں
جلوہ کبھی مجھے تو نظر آئے یا رسولؐ

دنیا کی فکر میرے لئے ہے بلائے جان
فضل و کرم سے آپ کے ٹل جائے یا رسولؐ

بیٹھے فقیر بن کے ترے در کے سامنے
شمشیر کا نصیب چمک جائے یا رسولؐ

(۶۲) ردیف میم (۹)

نگہ یار نے مارا جو لیا تیر کا نام
زلف بل کھانے لگی سنتے ہی زنجیر کا نام

ہو گیا چار طرف خانہ عاشق روشن
کیوں نہ ہو ماہ دو ہفتہ تری تصویر کا نام

وصل جاناں دم تحریر لکھا تھا مجھے
کیا کروں یاد نہ تھا کاتب تقدیر کا نام

اے پری ضعف بہت ہے ترے دیوانہ کو
سایۂ زلف میں رکھ چھوڑ دے زنجیر کا نام

درس توحید پڑھایا ہے عنایت سے مجھے
بیوضو میں کبھی لینے کا نہیں پیر کا نام

جلد محفل سے کرو غیر شر انگیز کو دور
خیر کے کام مین لیتے نہین تاخیر کا نام

یا خدا اُس بت کافر نے نہ پوچھا مجھکو
کیون نہین آہ و فغان مین مرے تاثیر کا نام

ہاتھ آئی ہے جو خاکِ کفِ پائے محبوب
ہمتو بھولے سے بھی لیتے نہین اکسیر کا نام

(۶۳)

غیر کا رنگ جما جبسے صفائی نہ رہی
کہنچ گئے وہ جو سنا بزم مین شمشیر کا نام

(۹)

ترے عشوہ سے بھی اور ناز سے ہی ناک مین دم
شوخ نظرون سے ہے اور انداز سے ہی ناک مین دم

طائرِ دل کو نظر آپ کی کرتی ہے شکار
ہائے اس چنگلِ شہباز سے ہی ناک مین دم

راز دل اپنا وہ ظاہر نہین کرتا نہ کرے
میرا اوس خانہ برانداز سے ہی ناک مین دم

دل ہو یا جان ہو کہ میرا جگر خستہ ہو
سب کا اکثر بتِ طناز سے ہی ناک مین دم

لے گیا نامہ کدہر کچہہ بھی پتا ہے اُسکا
اس کبوتر کی بھی پرواز سے ہی ناک مین دم

وہ جتاتے ہین جبے مجھسے سکو کہے دیتے ہین
ایسے نادان کے ہمراز سے ہی ناک مین دم

کہتے ہین آتے ہین اور آنیکا کچھہ ٹہیک نہین
اُس جفا کار دغا باز سے ہی ناک مین دم

وہ ہوا کس کا جو دے ہمکو رفاقت اے دل
اوس ستمگار کے انداز سے ہی ناک مین دم

وہ تو عیاری مین یکتائے زمان ہو شمشیر
تیرا اوس یار دغا باز سے ہے ناک مین دم

ردیف نون

(۶۴) در توحید و تصوف مے سراید (۸)

جدہر نگاہ پڑی بیگمان ہمین ہم ہین
نہان جہان مین ہمین ہین عیان ہمین ہم ہین

مکانمین ہم ہین ہمین لامکانمین ہین موجود
بلند و پست و زمین آسمان ہمین ہم ہین

عدو ہمین ہین ہمین دوست ہین ہمین سب کچہہ
نہین ہے غیر کا نام و نشان ہمین ہم ہین

ہمین ہین ساغر و مینا ہمین ہین بادہ پرست
ہمین سرور ہین پیر مغان ہمین ہم ہین

ہمین ہین بلبل شیدا ہمین چمن کی بہار
شجر ہمین ہین گل بوستان ہمین ہم ہین

ہمین محیط دو عالم ہمین ہین مظہر کل
ظہور جلوۂ کون و مکان ہمین ہم ہین

ہمین ہین قاتل خنجر بکف ہمین مقتول
ہمین شکار ہین تیر و کمان ہمین ہم ہین

ہمین ہین بحر ہمین موج ہین ہمین طوفان
صدف مین بنکے گہر ہر زمان ہمین ہم ہین

ہمین ہین شخص ہمین عکس ہین ہمین شمشیر
ہزار آئینون کے درمیان ہمین ہم ہین

(۶۵) (۷)

آگیا ہے چھپکے میرے دلمین کون
جہانکتا ہے بیٹھکر محمل مین کون

اسمین ہے تنویر اسما و صفات
ہے نہان آدم کے آب و گل مین کون

ہر طرف ہے دل مین کسکی روشنی
شمع بنکر ہے مری محفل مین کون

صوفی و زاہد کو دیکھا غور سے
راستے مین کون ہے منزل مین کون

کافر و مومن مین کس کا نور ہے
کون ہے نادان ہین عاقل مین کون

عکس رخ ہے کس کا روشن آفتاب
جلوہ آرا ہے مہ کامل مین کون

(۹)	کیا کہون شمشیر اپنی کیفیت چٹکیان لیتا ہے میرے دل مین کون	(۶۶)

بے نشان کو مین نشان کہتا ہون — بر ملا راز نہان کہتا ہون

شب کو ناقوس مین کرتا ہون مین شور — دن کو مسجد مین اذان کہتا ہون

جسم کیطرح جہان ہے سارا — تجھکو مین جان جہان کہتا ہون

توہی سنتا ہے توہی گویا ہے — تجھکو بے گوش وزبان کہتا ہون

اُسکے سننے کی اگر طاقت ہے — قصّۂ درد نہان کہتا ہون

وہ بلا ہے کہ نہ اپنے مین رہون — دیکھ اے پیر مغان کہتا ہون

ہے وجود آپ کا مین کچھ بھی نہین — خود کو مین وہم و گمان کہتا ہون

رخ ہے گل نرگس شہلا ہے وہ آنکھ — قد کو مین سرو روان کہتا ہون

(۷)	زندہ دل پاتا ہون شمشیر کو مین اسلیے اُسکو جوان کہتا ہون	(۶۷)

اُٹھا کے پردہ یہ ہمنے دیکھا کوئی نہین جا بجا ہمین ہین

ملک ہمین ہین بشر ہمین ہین صنم ہمین ہین خدا ہمین ہین

ہمین سے سارا جہان ہے روشن ہمین سے کون و مکان ہے روشن

ہمین ہین سورج ہمین ستارے رخ قمر کی ضیا ہمین ہین

ہمین ہین قمری ہمین ہین بلبل ہمین ہین سرو روان ہین گل

شجر ہمین ہین ثمر ہمین ہین چمن ہمین ہین فضا ہمین ہین
الست کا راگ ہمین سے نے گایا ہمین نے قالو بلی سنایا
ہمین نے رنگ جہان جمایا نہان ہمین بر ملا ہمین ہین
ہمین ہین سلطان ذی مراتب ہمین ہین ہر ایک شے پہ غالب
امیر ہم ہین فقیر ہم ہین غریب ہم ہین گدا ہمین ہین
ہمین تو ہین کافر کلیسا ہمین ہین مومن میان کعبہ
ہمین ہین سالک ہمین ہین عارف فنا ہمین ہین بقا ہمین ہین
ہمین ہین شمشیر دست سلطان دل عدو ہے ہمین سے لرزان
ہمین ہین ناظم ہمین ہین حاکم قدر ہمین ہین قضا ہمین ہین

میخانۂ ازل کے میخوار ہین تو ہم ہین
ساقی ترے تصدق سو بار ہین تو ہم ہین
سر مین بھری ہے شورش منصور کی ہمیشہ
سر دار پر ہے اپنا سردار ہین تو ہم ہین
ساقی کے گرد پھر کر رقصان ہین میکدہ مین
ہر دم کی بیخودی مین ہشیار ہین تو ہم ہین
عشق صنم نے ہمکو کافر بنا دیا ہے
ڈالے ہوئے گلے مین زنار ہین تو ہم ہین
دل بے شکیب و طاقت رخ زرد زرد ہے بنا
محتاج ہین تو ہم ہین زردار ہین تو ہم ہین
کیا داغہائے الفت سینہ مین ہین ہزارون
تم آکے سیر دیکھو گلزار ہین تو ہم ہین

(۶۹)
گر خواب چشم ہمکو شمشیر رات بھر ہے
کہتے ہین حضرت دل بیدار ہین تو ہم ہین
(۹)

جلوہ گر کیون پیر میخانہ نہین
کسلیئے گردش مین پیمانہ نہین
دل کی خلوت گاہ مین آیا کرو
کوئی اپنا کوئی بیگانہ نہین
کیا ترے بسمل نہین ہین سیکڑون
کیا ترا انداز ترکانہ نہین
دیکھتے ہین ہم درِ توبہ کھُلا
بند ہرگز باب میخانہ نہین
یار اپنا مینے سمجھا ہے تجھے
اب کسی سے مجھکو یارانہ نہین
جمع ہین دن رات بیماران عشق
کیا ترا کوچہ شفاخانہ نہین
آنکھ کی پتلی مین کسکا نور ہے
دل مین کیا تصویر جانانہ نہین
راہ مین پامال کتنون کو کیا
کیا تمھاری چال مستانہ نہین

(۷۰)

چھپ کے مے پینے لگے شمشیر بھی
رات کو کب دور پیمانہ نہین

(۸)

نرگس کی آنکھین وا ہین ہمیشہ بہار مین
اک غیرت چمن کے لیئے کیا انتظار مین
ہے کچھ تو آشیانہ حبل الورید مین
یہ مرغ دل تڑپتا ہے کسکے شکار مین
اے گلبدن بہار مین گذری تمام عمر
دل عاشقون کا ہے ترے پھولون کے ہار مین
تصویر یار آئینہ دل مین دیکھ لے
بند آنکھ ہو تو لطف ملے انتظار مین
فردوس مین تو دل مرا وحشی بنا رہا
راحت اگر ملی تو ملی کوئے یار مین
ہو عشق مین فنا تو بقا بھی نصیب ہو
یہ وہ نہین شراب جو رکھے خمار مین
رکھا نہ تونے عشق کسی کام کا مجھے
حیران ہون کہ رہگیا مین کس شمار مین

(۷۱) شمشیر میرے ہوش ہین ہر دم اُڑے ہوے
پاتا ہون اک پری کو دل بیقرار مین (۹)

بے پردہ تم جو آو تو مین جان فدا کرون
جو کچھ طلب ہے آپ ہی کے آستان ہو
تو بادشاہ حسن ہے سب کچھ ہے تیرے پاس
اُسکے ستم مین لطف مجھے زندگی کا ہے
تھک کر پڑا ہوا ہون محبت کی راہ مین
زاہد وضو سے صاف تو کر اپنے ہاتھ پانون
آنکھون مین میرے یار سمایا ہے رات دن
ہو جاؤن مست جب مری آنکھون کو دو دید

جان اپنی دون تو حق محبت ادا کرون
مین وہ نہین ہو غیر سے کچھ التجا کرون
حیران تیرے بخل طبیعت کو کیا کرون
مجھپر جفا وہ یار کرے مین وفا کرون
ہو گا ہون خون دل ہی کو اپنی غذا کرون
مین دل کو آب ذکر سے ہر دم صفا کرون
اغیار کی طرف نظر اپنی مین کیا کرون
قامت کو دیکھ لون تو قیامت بپا کرون

(۷۲) افسوس آکے سارا زمانہ ملا تو کیا
شمشیر مجھسے وہ نہین ملتا ہے کیا کرون (۱۰)

در نعت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام نغمہ سنجی میکنند

صفات روئے رسالت مآب لکھتے ہین
سخن مین اپنے ہے پیدا درود کی خوشبو
وہ روز مجھکو دکھاتے نہین سبب کیا ہے
سمجھ گئے ہین جو ناپائدار اہل خرد

خدا شناس خدا کی کتاب لکھتے ہین
عرق جبین کا ہے اُسکو گلاب لکھتے ہین
گھڑی گھڑی کا فرشتے حساب لکھتے ہین
حیات کو بمثال حباب لکھتے ہین

پڑا ہے عالم پیری سے ہاتھ مین رعشہ	کہان فسانۂ عہد شباب لکھتے ہین

(۱۳۷) سخنورون مین ہین عبدالکریم خان شمشیر
انھین کو خان بہادر خضاب لکھتے ہین (۷)

ولہ فی النعت

دل عشق نبیؐ کی طپش مین زار پھر مین جاؤن اور وہ جائین
بے اسکے نہین میرے دل کو قرار پھر مین جانون اور وہ جائین

کیا بھید ہے اللہ اللہ تیرا وہ سبکو بتائین اپنی حبیب
بڑہیجا ہے مزاج ہجا سے خمار پھر مین جانون اور وہ جائین

نہین دہیان ٹھکانے نبیؐ کے سوا والی ہے میرا حامی ہے مرا
اس در پہ پڑا ہون مین دل افگار پھر مین جانون اور وہ جائین

کیا دل کی لگی کو بجھائے کوئی کیا دل کی بجھی کو لگائے کوئی
جان اپنی کرون سب سے پہلے مین نثار پھر مین جانون اور وہ جائین

اے سرورِ کل اے شاہِ رسل اے مہدی اے ماہِ سبل
تمپر ہے مرا سب دارومدار پھر مین جانون اور وہ جائین

کچھ لطف نہین اس جینے کا جب حُب نبی ہی دل مین نہو
رہتے تو رہو بس زار و نزار پھر مین جانون اور وہ جائین

ہم یہان سے جو سوئے قبر چلین اور وہان سے لب رے حشر چلین

شمشیر کا ہوتب بیڑا پار بہر مین جانون اوردہ جانین

(۷۴) دریا دپیر دستگیر سے گویا (۷)

زبان پہ رکہہ حق کا نام جاری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن
اسی مین اے دل ہے رستگاری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

کہان سے آیا کدہر چلا ہے پڑی ہے مشکل تو فکر کیا ہے
تجہے ہے کیون شغل آہ وزاری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

مدام مرشد کی رکہہ محبت سلے گی دونون جہان کی نعمت
رہے گا ہر بار فضل باری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

مٹا جوانی کا رنگ سارا نہین کسیکا کہین سہارا
ہوئی ہے پیری مین عین خواری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

عجب ہے مطلب کا یہ زمانہ ہوا ہے بیگانہ ہر یگانہ
بہری کدورت ہے دل مین ساری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

بہر نفس ذکر کر خدا کا اسی مین اے دل مزا ہے کیا کیا
نہین ہے دنیا کو پائیداری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

ابوالعلائی نے تجہہ سا یہ اگر عدو خلق ہو تو غم کیا
رہے گی شمشیر آبداری نچہوڑ آعنا ولی کا دامن

فی الشوق والعشق

(۷۵) (۹)

ہم مئے عشق سے سرشار بنے بیٹھے ہیں
بے خبر سب سے ہیں ہشیار بنے بیٹھے ہیں

آپ کو عاشق جانباز کا کچھ پاس نہیں
کیوں رقیبوں کے طرفدار بنے بیٹھے ہیں

بے حجابانہ کبھی ہمسے ملاقات رہے
ہم ترے محرم اسرار بنے بیٹھے ہیں

ہم وہ عاشق ہیں کہ اس راہ سے ٹلنے کے نہیں
کوچۂ یار کی دیوار بنے بیٹھے ہیں

رہ گیا عالم پیری میں جوانی کا خیال
پہلے ہم پھول تھے اب خار بنے بیٹھے ہیں

مشق تھی عالم طفلی میں دل آزاری کی
وہ جوانی میں ستمگار بنے بیٹھے ہیں

گیسو بل کھاتے ہیں کیا یار کے رخسارونپر
دونوں آئینوں پہ دو مار بنے بیٹھے ہیں

دور پیمانہ ہے گلشن پہ گھٹا چھائی ہے
مست ساقی ترے میخوار بنے بیٹھے ہیں

کام آجائے گی اللہ کی رحمت شمشیر
اس بھروسہ پہ گنہگار بنے بیٹھے ہیں

(۷۶) (۸)

معشوق میں انداز وفا ہو تو میں جانوں
اک بار ادھر چشم عطا ہو تو میں جانوں

کہتے ہیں اثر بخش دعائے سحری ہے
دیدار بت ہوش ربا ہو تو میں جانوں

زنگ ہوس و حرص نکلتے نہیں دیکھا
آئینہ اگر دل کا صفا ہو تو میں جانوں

بیماری دل کیوں مری اچھی نہیں ہوتی
عیسیٰ سے اگر اسکی دوا ہو تو میں جانوں

موجود اسے جان کر اپنے کو مٹا دے
یہ شرط محبت ہے ادا ہو تو میں جانوں

صورت نظر آجائے اگر میرے صنم کی
زاہد سے کبھی یاد خدا ہو تو میں جانوں

کیا غم ہے اگر سامنے آنکھوں کے نہیں ہے
وہ شوخ مرے دل سے جدا ہو تو میں جانوں

(۷۷)

شکرِ ستم یار ادا کیجئے شمشیر
دل بستۂ تسلیم و رضا ہو تو میں جانوں

جلوۂ بے مثال کے قربان
دلبر خورد سال کے قربان

تجکو پیدا کیا ہے بے ہمتا
خالق ذوالجلال کے قربان

اختر و ماہ کا ہے نظارہ
تیرے رخسار و خال کے قربان

ہین ترقی پذیر حضرت عشق
دولت بے زوال کے قربان

تجھکو دل مین رکھا ہے پوشیدہ
مین بھی اپنے خیال کے قربان

ہنسنے کی عمر بھر زلیخا کی
اپنے یوسف جمال کے قربان

وہ خفا ہے تو کیا اجل آ جائے
آرزوئے وصال کے قربان

کیا [illegible] ہے [illegible]
فصل گل [illegible] کے قربان

(۷۸)

خوب [illegible] ہو نظر اے شمشیر
آپ کی بول چال کے قربان

(۸)

ہاتھ مین میرا دلِ زار لئے پھرتے ہین
مفت کا مال ستمگار لئے پھرتے ہین

کیا مجھے قتل کرینگے وہ چڑہا کر ابرو
کسلئے ہاتھ مین تلوار لئے پھرتے ہین

مرضِ عشق کا پہچاننے والا نہ ملا
ہم بغل مین دل بیمار لئے پھرتے ہین

زاہد الون کی [illegible] غور سے ہم دیکھ چکے
سبحہ مین رشتۂ زنار لئے پھرتے ہین

ہین فقیرون کی طرح چاہنے والے تیرے ہوسِ دولتِ دیدار لیے پھرتے ہین

مشتری کوئی حسینون مین وفا نہین جنسِ دل ہم سرِ بازار لیے پھرتے ہین

معصیت اشکِ ندامت سے ذرا دہو ڈالین بار کیون سر پہ گنہگار لیے پھرتے ہین

(۷۹)

لطف شمشیر کی غزلون سے ملا یارون کو
ہاتھ مین عشق کے اخبار لیے پھرتے ہین

(۸)

نہ دلکو رنجِ سیاہکاری نہ فکر روزِ شمار مین ہون کریم تو مجھکو بخشدیگا ترے کرم کے حصار مین ہون

نہ زاہدون مین [illegible] نہ [illegible] بادہ [illegible] مین ہون نہ صوفیون مین ہون مست عرفان الٰہی کس کے شمار مین ہون

نہ ہوش باقی نہ عقل [illegible] بر جا [illegible] نہ [illegible] خراب و خستہ ذلیل و رسوا پڑا ہوا کوئے یار مین ہون

تمھین ہو بیکس رلانے والے تمھین ہو دل کے جلانیوالے تمھین ہو میرے ستانیوالے تمھارے ہی اختیار مین ہون

خدا کے عشق کی سلامت عجب ہے وحشت زدہ طبیعت جنون کے بڑھنے کی ہے علامت خیالِ فصلِ بہار مین ہون

ہین [illegible] معشوق ذات یکتا کہ ہون [illegible] نہ آب مین ہون نہ خاک مین ہون نہ باد مین ہون نہ نار مین ہون

کبھی گلشن مین کبھی [illegible] کبھی [illegible] نہین ہے مجھکو قرار دم بھر کسی کے مین انتظار مین ہون

(۸۰)

ہوا ہون شمشیر محو حیرت بنا ہے دل آئینہ کی صورت
نگاہ مین ہے خدا کی قدرت خیال روئے نگار مین ہون

(۱۶)

جس طرف دیکھا نظر آتے ہین دلبر سیکڑون عشق کے صدمے اٹھا سکتا ہون کیونکر سیکڑون

حور سے بڑھکر پری سے خوبتر خوبان ہین ہو جان دیتے ہین فدا ہوتے ہین تم پر سیکڑون

لوٹنے پر سب ہین آمادہ سمجھکر مالِ مفت ایک دل ہے لینے والے ہین ستمگر سیکڑون

دلبر ہرجائی کو پاؤن کہان حیران ہون
مسجدین دیکہین ہزارون اور مندر سیکڑون

آتشِ عشق بتان دلمین نہان کبتک ہونہین
میری آہون سے عیان ہوتے ہین اخگر سیکڑون

جہانک کر دیکہو جہرو کے سے تماشہ راہ کا
یان تمہارے چاہنے والے ہین مضطر سیکڑون

میرے دل مین حسرت و حرص و ہوا کا ہے ہجوم
میہمان پاتا ہون اپنے گہر کے اندر سیکڑون

کوئے قاتل مین ہزارون روز ہوتے ہین حلال
نیم بسمل نیم جان اللہ اکبر سیکڑون

صورت منصور کرتے ہین انا الحق کی صدا
دار پر چڑہ جائینگے کہا ئینگے پتہر سیکڑون

بسمل تیر نظر ہون روئے رنگین پر نثار
زخم سینہ پر ہزارون داغ دلپر سیکڑون

جب ندامت کا پسینہ حشر مین ٹپکا ئیگا
ڈوب جائینگے سیہ کارون کے دفتر سیکڑون

جمع ہین جہٹی کے دن لڑکے ترے خنجر کے پاس
آگے پیچہے داہنے بائین بیلچے تبر سیکڑون

جو کیا تمنے کیا ہر خیر و شر تمسے ہوا
تہمتین ناحق لگائین مجہپر سیکڑون

تیری چشم مست سے محجوب ہے نرگس کی آنکہ
پابگل ہین تیرے قامت پر صنوبر سیکڑون

جسکو دیکہا آپ کا جو یا نظر آیا مجہے
آپکے مشتاق ہین اے بندہ پرور سیکڑون

(۸۱)
طبع موزون سے نکلتے ہین مضامین آبدار
ہم دکہا دینگے ابہی شمشیر جوہر سیکڑون
(۱۲۱)

دنیا مین اپنا نام کبہی ہے کبہی نہین
اس عمر کا قیام کبہی ہے کبہی نہین

مغرور ہو نہ یار تو مال و متاع پر
دولت کا کیا قیام کبہی ہے کبہی نہین

افسوس اپنی عمر بہی اوسکے تلاش مین
رہتی ہے ناتمام کبہی ہے کبہی نہین

کہتے ہین وہ کہ کچھ بھی نہین اُسکے پاس زر
اسمین ہے کیا کلام کبھی ہے کبھی نہین

بیداد کرکے وہ بت مغرور چلدیا
کیا لوگے انتقام کبھی ہے کبھی نہین

دل سے لیکے پھر مکر بھی گئے ہان نہین بھی ہے
یہ قصۂ دوام کبھی ہے کبھی نہین

جو چیز پائدار رہنو اُسکو اے بتو
کرتا ہون مین سلام کبھی ہے کبھی نہین

بلواتے ہین وہ شوق سے لیکن ورا دیتے ہین
کیسا ہے یہ مقام کبھی ہے کبھی نہین

دیتے ہین خود ہی بوسہ جھڑکتے ہین خود وہی
اسطرح اُنکا کام کبھی ہے کبھی نہین

مارین بھی مجھکو اور جلائین بھی مجھکو وہ
یون ہی تو اونکا کام کبھی ہے کبھی نہین

رہنے کا اُس پری کے ٹھکانا نہین کوئی
بھیجون کہان پیام کبھی ہے کبھی نہین

(۸۲)

شمشیر کو ہے فکر تو عقبیٰ کی فکر ہے
دنیا کا انتظام کبھی ہے کبھی نہین

(۱۲)

لگتی نہین ہے شب کو تو آنکھ اضطراب مین
مشکل پڑی ہے آ نہ سکے گی کیونکر وہ خواب مین

معشوق ہم بغل ہے مزہ ہے شباب مین
کٹتی ہے اپنی عمر شراب و کباب مین

بوسہ لیا تو گالیان دیتے ہین بار بار
ملتا ہے کیا مزہ مجھے اُنکے عتاب مین

تیر نظر سے چھیدے مرے دل و جگر
تاخیر کیا ضرور ہے کار ثواب مین

زاہد کا زہد ایک ہی ساغر مین رہگیا
سیڑھی یہ پہلی ہے اوسے شغل شراب مین

کچھ ہنسکے پوچھ لو مرے پہلو مین بیٹھکر
حسرت بھری ہے کیا دل خانہ خراب مین

کل صبح مجھکو ابروئے جانان نظر پڑا
تلوار مینے رات کو دیکھی تھی خواب مین

اُس بت کے رخ پہ خال بنانا روا نہین
صبر و شکیب و تاب و توان کھو چکے ہین ہم
بچپن مین ناز اُنکا لبھاتا ہے سب کا دل
تفصیلی حال مجھسے نہ پوچھو وصال کا

نقطہ لگاسکے کون خدا کی کتاب مین
دل دیکے لے جان پڑی ہی عذاب مین
مارینگے سیکڑون کو وہ عہد شباب مین
جاتا رہے گا لطف بھی لب لباب مین

(۸۳) (۱۴)

شمشیر نے لکھا اُنہین شوقِ وصال جب
آئینہ دیکے بھیجا ہے خط کے جواب مین

دعائے وصل پری دمبدم اگر مانگون
کسی کے ہجر مین اکتا کے جی مین آتا ہر
وہ دین خوشی سے دیا سنتے ہی بگڑ جائین
جو تجھکو دینا ہو دے مجھکو نقدِ وصل بتان
جو ایک در ہے خدا کا میرے لئے کافی
نہ پورے کام کسی کے ہون جبکہ دنیا مین
مزہ تو جب ہے کہ ساقی سے بادہ گلگون
ستم نہین تو یہ کیا ہے جو آپ کہتے ہین
ہمیشہ کہتے ہو دونگا مین کوئی چیز اپنی
سوال رد نہین کرتا غنی ہی ذات اُسکی
جفائین ایسی نہین نام کو وفا اُن مین

خدا سے قاف پہونچنے کو بال و پر مانگون
قبول ہووے دعا یا نہو مگر مانگون
ٹھنی ہے دل مین کہ اک بوسہ بیخطر مانگون
مین وہ نہین ہون خدایا جو تجھسے زر مانگون
تو کیون ذلیل ہون پھر پھر کے دربدر مانگو
اصول عقل یہی ہے کہ مختصر مانگون
اُدھر طلب وہ کرین اور مین اِدھر مانگون
دعا بھی مانگون تو خالق سے بے اثر مانگو
ارادہ ہو جو تمہارا تو سوچکر مانگون
کرم سے دیتا ہے مجھکو مین جسقدر مانگون
دعائے خیر نجا ہون تو کیا مین شر مانگون

ستائے غیر مجھے تم جفا سے پیش آؤ
دعا بھی ایسی نہ اپنے لیے نہ اُنکے لیے

تو پھر میں کسکے لیے نفع یا ضرر مانگون
نہ چرخ کی نہ زمین کی تو کیا کدہر مانگون

(۸۴) جب اپنا نام ہی خود مشتہر ہوا شمشیر
سوائے اسکے میں کیون تیغ او تیر مانگون (۹)

تمہین سنتے ہین یار کی باتین
وہ بھی بس انتظار کی باتین

کون سنتا ہے کس سے عرض کرون
اس دل غمگسار کی باتین

خوب سمجھے شہید ناز ترا
تیغ ابرو کے وار کی باتین

کبھی ہوتا ہون خوش کبھی ناخوش
سُنکے اُس راز دار کی باتین

قند و شکر سے بھی ہین شیرین تر
میرے اُس گلعذار کی باتین

آؤ تو کچھ تمہین سناؤن مین
دل امیدوار کی باتین

عشق ہونا ہزار آفت ہے
سننی پڑتی ہین چار کی باتین

(۸۵) گر بلانا ہے آپ کو منظور
سُنیے شمشیر زار کی باتین (۱۵)

در محامد بادشاہ جمجاہ خود می سراید

الٰہی رکھہ دکن کے شاہ کو ظل حفاظت مین
کہ سایہ اُنکا ہے فرق رعایا پر ریاست مین

میرے شہ کی ہے توقیر اور عزت سر زمین
بلخ مین روم مین انگلنڈ اقلیم ولایت مین

الٰہی رکھ میرے شاہ دکن کو شادمان ہر دم
نبی حامی علی یاور مدد پر غوث اعظم ہون
نہین کوئی نظیر اونکا جہان مین ہر طرف دیکھا
نہین چارون جہت مین کوئی ہمسر میرے سلطانکا
نہ یورپ مین نہ ہندوستان مین ہے شاہ ذی ہمت
مقابل مین مرے شہ کے کہان نوشیروان ہے
مرے شہ کا مبارک نام ہے مشہور ہر اک جا
نہین ہندو دکن مین آپسا سلطان کوئی گمنز
وہ ہین یکتائے دہر و گوہر برج جہانبانی
کہان سحبان یہ پہلے کی کہانی سنتے آتا ہون
اگرچہ داغ ہین استاد لیکن انکے پہلے سے
خدا نے آپ کو تو عدل مین بے مثل ٹھیرایا

دعا میری یہ پہلی پنجوقتہ ہے عبادت مین
دعا ہو تجھے میری یا رب کہین باب اجابت مین
کتابت مین خطابت مین فصاحت مین بلاغت مین
مروت مین عطوفت مین متانت مین شجاعت مین
ذکاوت مین نہ کی ایسا ذہین ایسا ذہانت مین
فراست مین فریس ایسا بشر ایسا عدالت مین
گہر بخشی مین یکتا ہے سخی ملک سخاوت مین
یہی ہین پیشوائے قوم ملت مین جماعت مین
لیا ہے بار اپنے دوش پر سب کا ریاست مین
یہ اور سے بڑھ گئے ہین کسقدر علم بلاغت مین
کہین بڑھکر ہین آصف شاعری مین اور فصاحت مین
کیا ہے خلق اکبر کو ریاست کے سیاست مین

(۹۶)

چمک جاؤ گے اے شمشیر اکدن دیکھ لینا تم
مقدر نے رکھا ہے شاہ کے ظل عنایت مین

(۷)

یہ جوانی وبال ہے کہ نہین
آئینہ دیکھکر وہ کہنے لگے
ایک ہی وار مین تمام کیا

آخر اسکو زوال ہے کہ نہین
کہین ایسا جمال ہے کہ نہین
کہتے ہین کیون کمال ہے کہ نہین

مین تو مدت سے اُنپہ قربان ہون
اُنکو میرا خیال ہے کہ نہین
مُسکرا کر وہ مجھسے پوچھتے ہین
آرزوئے وصال ہے کہ نہین
وہ لپٹ کر گلے سے کہتے ہین
اور کوئی سوال ہے کہ نہین

بند کر آنکھ دیکھ لے شمشیر
ماسوی اللہ خیال ہے کہ نہین

ردیف واو

(۸۷) فی المعارف مے گوید (۸)

دل مین کوئی تنویر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
آئینہ مین تصویر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
ہر پیچ پہ ایک پیچ ہے گیسوئے رسا کا
زنجیر پہ زنجیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
اُنکی نگہِ چشمِ فسون ساز نے مارا
دل مین خلش تیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
وہ زلف کے شیدا سے بگڑتے ہین ہر بزم
اُلجھی ہوئی تقریر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
کہتے ہین اسے گرد و غبار رہ معشوق
مٹی میری اکسیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
خط مصحفِ رخسار پر اُنکے نکل آیا
قرآن کی تفسیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو
پڑھکر کوئی اس خط کو سُنا دے تو مین جانو
پیشانی کی تحریر ہے ایسی کہ نہ پوچھو

شمشیر مرے ہاتھ مین رہتی ہے ہمیشہ

اک چاند سی تصویر ہے ایسی کہ نہ پوچھو

(۸) معروضۂ فقیر بحضور پیر دستگیر (۹۸)

نہ ہے یہاں جگہ کوئی مکان مرے پیر پاک مدد کرو
ہو مقام اصلی میرا جہان مرے پیر پاک مدد کرو
تمہیں پاس میرے سوا دو ہیں نہیں تنگی دل کی کوئی ہوس
لیا جہان سے ہے سب جہان مرے پیر پاک مدد کرو
ہے عجیب کشمکش جہان نہ ہے کوئی یار و مُمِد یہان
ہوئے غیر اپنے بھی بدگمان مرے پیر پاک مدد کرو
کبھی مجھ پہ چاہیے اک نظر میں غریب ہون میں شکستہ پر
میں نثار تم پہ ہون ہر زمان مرے پیر پاک مدد کرو
کیا یان کی فکر نے پست تر میں ہون خستہ دل میں ہون بے جگر
میں ہون نیم بسمل و نیم جان مرے پیر پاک مدد کرو
کہون کس سے دل کا میں حال سب کیا قرض ہی نے نڈھال اب
ہو مدد میری سے شہ دو جہان مرے پیر پاک مدد کرو
بُرا خادمون میں جو سب سے ہون کہون کیا نصیب ہے واژگون
مرا سر تمہارا ہے آستان مرے پیر پاک مدد کرو

مجھے ہے بہشت سے کام کیا میں تمہارے کوچہ میں پاؤں جا

رکھو اپنے بندہ کو شادمان مرے پیر پاک مدد کرو

(۸۹) در حسن و عشق مے گوید (۱۰)

نکالا عشق نے پہلو سے دل کو جسم کو جان کو
کیا ہے ہمنے نثارِ روئے جانان دین و ایمان کو

کیا جنت میں آکر یاد بینے کوئے جانان کو
مکان کو بام کو دیوار کو چوکھٹ کو ایوان کو

نہ دیکھا روئے رنگین کے برابر پھول گلشن میں
نہ پایا قامتِ جانان سے اونچا سرو بستان کو

چمن میں شاخِ گل پر نغمہ زن ہی بلبلِ شیدا
کیا ہے منہ زبانی یاد کیا درسِ گلستان کو

پئے تسکینِ خاطر بیحد ہی مہربانی سے
کلیجہ سے لگاوں چوم لوں تصویرِ جانان کو

گنہگاروں کے سر پر سایۂ افگن حشر میں دیکھا
کرم کو مغفرت کو رحم کو افضالِ یزدان کو

خیالِ مصحفِ رخسارِ جانان دل میں رہتا ہے
ہمیشہ حفظ کرتا ہوں خدا کے گھر میں قرآن کو

فرشتے دیکھتے ہی ہٹ گئے انکار کر بیٹھے
خدا نے کر دیا اپنا امانت دار انسان کو

تڑپتا ہے شہیدِ ناز خاک و خون میں آلودہ
چلو جب راستہ سے تم اٹھا لو اپنے دامان کو

(۹۰) عدو ہے قبضۂ شمشیر میں یا نفس موذی ہے
ملا نصر من اللہ کا تمغہ مردِ میدان کو (۷)

نکہتِ گل کو لا صبا تازہ بتازہ نو بنو
مست رہوں سلے مزا تازہ بتازہ نو بنو

تیری نظر کو کیا کروں سحر ہے اس میں یا فسون
لیگئی دل ہزار ہا تازہ بتازہ نو بنو

آپ ہیں بانیٔ ستم دل کو کیا اسیرِ غم
ہوں تہِ خنجرِ جفا تازہ بتازہ نو بنو

صبح جو کی چمن کی سیر تھا نہ ہمارے ساتھ غیر
یار سے ہمنے یہ کہا جلد ہمارے پاس آ
می ہی پلا کباب دے دنیا ہو جو بتا دے
پھول کھلے تھے جا بجا تازہ بتازہ نو بنو
بلبل و گل ہین ایک جا تازہ بتازہ نو بنو
لطف ملے جدا جدا تازہ بتازہ نو بنو

(۹۱)

شمشیر جا کے کیجیے اُسکی گلی مین چرخ خاک
جمع ہین غیر جا بجا تازہ بتازہ نو بنو

(۱۴)

ملے معشوق بھی جو خوبرو ہو
نہو غائب کبھی میری نظر سے
میری آغوش مین آؤ اگر تم
ذرا سی بات پر ایسا بگڑنا
نکل جاؤ چلے جاؤ یہان سے
جدہر دیکھون تیری تنویر دیکھون
تمہاری زلف سلجھائین نہ اغیار
یہ جھگڑے یہ ستم دن رات کیسے
چھپانے سے کہین چھپتا ہی مطلب
محبت خلق اطاعت اور تواضع
وہ ہر شے مین نظر آسے الٰہی
ہے تیرے کان کے بالے مین موتی

طبیعت چلبلی ہو نیک خو ہو
الٰہی وہ ہمیشہ روبرو ہو
بر آوے دلکی جو کچھ آرزو ہو
اجی تم بھی نہایت تندخو ہو
وہ فرماتے ہین ہردم ترشرو ہو
مرے سینہ مین میرے دل مین تو ہو
پریشان حال میرا موبمو ہو
پکارا ہے کہ شوخ جنگجو ہو
جو کچھ کہنا ہے کیجیے روبرو ہو
بہت اعلیٰ ہے جسکی ایسی خو ہو
شبانہ روز جسکی جستجو ہو
نہ کیونکر اُسکی سب مین آبرو ہو

میرے آصف ہین شاداں الٰہی | ہوں خوش احباب دشمن زرد رو ہو

ہوا مشہور میرا نام شمشیر
کوئی حاسد نہ میرے روبرو ہو

ردیف ہائے ہوز

(۹۲) در ترغیب دیار حبیب میگوید (۱)

وہ اچھے ہین جو لوگ گئے سوئے مدینہ | اللہ دکھا دے مجھے تو سوئے مدینہ
فردوس مین کب نہر کے پانی سے بجھے پیاس | ملجائے مجھے آب لب جوئے مدینہ
اُس راہ کی تکلیف بھی راحت سے ہے بڑھکر | قسمت مجھے لیجائے کہین سوئے مدینہ
سرمہ کیطرح ہم اُسے آنکھون مین لگائین | ہاتھ آئے اگر خاک سر کوئے مدینہ
ہوجائے اگر یاد رسول عربی کی | سر آنکھون سے ہم جائین ابھی سوئے مدینہ
روشن میری آنکھون کو تصور نے کیا ہے | ہے پیش نظر گلشن دلجوئے مدینہ
آنکھون مین تجلی ہے رسول عربی کی | سینہ مین میرے بس گئی ہے بوئے مدینہ
ہمکو بھی پس مرگ فرشتے وہین لیجائین | فردوس سے بڑھکر ہے مجھے کوئے مدینہ

(۹۳) اے باد صبا جا کے نبی سے یہی کہدے
شمشیر دکن سے ہو طلب سوئے مدینہ (۱۲)

کہتا ہے یہی حشر مین شیدائے مدینہ | فردوس کے بدلے مجھے ملجائے مدینہ

فردوس برین کوئے دل آرائے مدینہ
مسجودِ ملک روضۂ مولائے مدینہ

اے بخت رسا تیری مدد ہو تو مین پہونچون
مدت سے مرے سر مین ہے سودائے مدینہ

یا رب مری حسرت تجھے کچھ کہتی ہو رہی ہے
جنت کو کرون کیا مجھے ملجائے مدینہ

معراج مین تھا شور سرِ عرش کہ دیکھو
وہ آ گئے وہ آ گئے مولائے مدینہ

کیا یادِ مدینہ ہے کہ تھمتے نہین آنسو
جاری مری آنکھون سے ہے دریائے مدینہ

پھولا ہے چمن عشقِ رسولِ عربی کا
ہین داغ مرے سینہ کے گلہائے مدینہ

اک رات تو چمکے مری تقدیر الٰہی
پھر عالمِ رویا مین نظر آئے مدینہ

شیدائے رسولِ عربی کی دم آخر
کیا جنبش لب سے ہے عیان ہائے مدینہ

مجنون کو مبارک ہے وہ نجد کا جنگل
اور مجھکو ہمایون ہو یہ صحرائے مدینہ

آیا وہ مدینہ وہ سب چلے قافلہ والے
وہ دیکھ لیا گنبدِ خضرائے مدینہ

(۹۴)	ہو جائے کہین روضۂ اقدس کی زیارت شمشیر کسیطرح پہونچ جائے مدینہ	(۷)

در منقبت سلطان الہند حبیب اللہ قدس سرہٗ السامی سرایند

سینہ مین جائے خواجہ دل مین ہوائے خواجہ
سر مین ہوائے خواجہ آنکھون مین آئے خواجہ

از ماہ تا بماہی بے غم ہے وہ الٰہی
کیا چیز تخت شاہی پیشِ گدائے خواجہ

بھرتے تھے آپ کا دم ہر معصیت کیا غم
محشر مین رہ گئے ہم زیرِ لوائے خواجہ

جب ہو گیا مقابل لوٹا گیا مراد ل
کرتی ہے نیم بسمل تیغِ ادائے خواجہ

اے عاشقان مضطر تمکو جو ہو میسر — چاٹو دوا سمجھکر تو خاک پائے خواجہ
سینہ مرا نہین ہے اجمیر کی زمین ہے — گویا دل حزین ہے دولت سرائے خواجہ

سودا تھا جنکا سر مین بہتے ہین دیدۂ تر مین
شمشیر میرے گھر مین تشریف لائے خواجہ

(٩٥) ولہ فی العشق والشوق (٦)

بتون کے بندے بھی کہلائین ہم خدا کی پناہ — کرین خدائی کا دعوی صنم خدا کی پناہ
ادھر سے ہے رہ پیچیدہ جنون شاید — تمھارے گیسوے پیچان کا خم خدا کی پناہ
مرا جگر کہین فولاد کا بنا تو نہین — بڑا ہے کیا ترا طرز ستم خدا کی پناہ
یہی ہے چاہت مین نصیب عاشق زار — بلا و آفت و رنج و الم خدا کی پناہ
نہان ہے دل مین ہمیشہ پری رخون کا خیال — گذر بتون کا میان حرم خدا کی پناہ

میان خلق وہ شمشیر بے نیام ہون مین
کہ مانگتے ہین عدو دمبدم خدا کی پناہ

ردیف یائے تحتانی

(٩٦) فی التوحید والمعرفت (٩)

کوئی ہو نہو اپنا یار ہے تو سب کچھ ہے — قول ہے مرے دل کا یار ہے تو سب کچھ ہے
حسن و عشق ہین باہم دیکھنے کا ہی عالم — پیش قیس ہے لیلی یار ہے تو سب کچھ ہے

گل نے یہ کہا ہر سو مجھ مین یار کی ہے بو
رنگ یار ہے پیدا یار ہے تو سب کچھ ہے

کوئی شاغل دنیا کوئی مالک عقبے
مین ہون یار کا شیدا یار ہے تو سب کچھ ہے

جام و بادہ و مینا سیر خوش لب دریا
ہم کو ان سے مطلب کیا یار ہے تو سب کچھ ہے

یار قبلہ ایمان یار کعبہ عرفان
یار کا مین ہون بندہ یار ہے تو سب کچھ ہے

پاس غیرت گل ہے دور ساغر مل ہے
ساز لطف سے یکجا یار ہے تو سب کچھ ہے

سرو بر لب جو ہے فاختہ کی کو کو ہے
اسکا ہے یہی معنی یار ہے تو سب کچھ ہے

(۹۷)

حق نما ملا ہے پیر دید کیون ہو شمشیر
یار ہے مرا آغا یار ہے تو سب کچھ ہے

(٦)

توہی ہے سورج مین نور افگن قمر مین روشن توہی توہی ہے

توہی ہے بلبل مین آہ و شیون گلون مین جوبن توہی توہی ہے

توہی فلک پر ہے برق و باران توہی ہے خندان توہی ہے گریان

توہی ہے ہر تخم مین نمایان میان خرمن توہی توہی ہے

ترہی نظر مین ہزار افسون تری ادا پر جہان مفتون

توہی ہے لیلی توہی ہے مجنون دلون کا رہزن توہی توہی ہے

حرم مین تو جا کے شیخ ٹھیرا ہوا کلیسا مین شکل ترسا

توہی ہے زاہد مین زہد و تقوی بت و برہمن توہی توہی ہے

توہی ہے گویا نثار اپنا توہی ہے ہر جا شکار اپنا

توہی ہے دمساز یار اپنا خود اپنا دشمن توہی توہی ہے

توہی ہے شمشیر محو آغا توہی ہے پنہان توہی ہے پیدا (۹)

(۹۸) توہی ہے ہر گل مین جلوہ آرا بہار گلشن توہی توہی ہے

دل بے ہوس و ہوا نہین ہے — آئینہ ہے اور صفا نہین ہے

جنت مین ہے جی اوداس میرا — کوچہ کی ترے ہوا نہین ہے

کیون شبکو نہ چاندنی مین لوٹون — آغوش مین مہ لقا نہین ہے

روشن ترا ہر طرف ہے جلوہ — کوئی تجھے دیکھتا نہین ہے

چپ کیون ہے طبیب دیکھ کر نبض — شاید مری کچھ دوا نہین ہے

مین لفظ ہون اور تو ہے معنی — تو مجھسے کبھی جدا نہین ہے

تو ہے تری شان ہے ترا رنگ — کوئی ترے ماسوی نہین ہے

کیا عشق نے کر دیا نکما — عاشق کسی کام کا نہین ہے

(۹۹) شمشیر کے اب کھلے ہین جوہر
مے نوش ہے پارسا نہین ہے (۱۰)

حسن فطرت نہین تو پھر کیا ہے — عشق دولت نہین تو پھر کیا ہے

یہ جو سایہ ہے زلف شبگون کا — شام غربت نہین تو پھر کیا ہے

جسم مین جان لفظ مین معنی — بات حکمت نہین تو پھر کیا ہے

آنسوون نے گناہ دھوڈالے — آب رحمت نہین تو پھر کیا ہے

سینہ و دل مین دیکھ لے آکر — تیری حسرت نہین تو پھر کیا ہے

پرزے دامن ہوا گریبان چاک
جوشِ وحشت نہین تو پھر کیا ہے

طاقِ ابرو مین کیجیے سجدے
یہ عبادت نہین تو پھر کیا ہے

محتسب بادہ کش ہے رندون مین
فیضِ صحبت نہین تو پھر کیا ہے

کوچہ یار سے کدھر جاؤن
باغِ جنت نہین تو پھر کیا ہے

(۱۰۰) ہر جگہ بے نام ہے شمشیر
اہلِ جراٰت نہین تو پھر کیا ہے (۷)

جبتک ایجان جہان جسم مین جان باقی ہے
سینہ و دل مین مرے درد نہان باقی ہے

نہ زمین ہے نہ فلک ہے نہ بشر ہے نہ ملک
ہے فنا سب کیلیے تو مری جان باقی ہے

آتشِ عشق بھڑکتی ہے مرے سینہ مین
جل چکا دل مگر آنکھو مین دھوان باقی ہے

مین خیالی نظر آتا ہون تمہارا ہے وجود
جسکو مین کہتا ہون وہ مجھہ مین کہان باقی ہے

دردِ ہجران سے سنبھلتا نہین شیدا کا مزاج
ہاتھ سینہ پہ ہے زورِ خفقان باقی ہے

تھک گیے پاؤن تری راہ مین چلتے چلتے
شوقِ دیدار مین چشمِ نگران باقی ہے

(۱۰۱) مین وہ آوارہ صحراے فنا ہون شمشیر
نام کو بھی نہ کہین میرا نشان باقی ہے (۱۰)

مستی ہے شراب بیخودی کی
بیخود ہون خبر نہین کسیکی

گم ہو ہی گیا اُدھر جو پہنچا
ہے راہ عجب تری گلی کی

کیون جلتی ہے شام سے سحر تک
کیا شمع کو لو لگی کسیکی

چمکا تیرہ قبر داغ دل کا
تاریک مکان مین روشنی کی

جاتا نہین زلف کا تصور
تصویر ہے سامنے پری کی

مسجد سے ذرا نکلکے واعظ
سب چلیے کبھی راہ عاشقی کی

مسجود ملک ازل مین ٹھیرا
اللہ رے عظمت آدمی کی

ہے کون مرا جہان مین دشمن
دشمن سے بھی مینے دوستی کی

اُسنے مجھے بیقرار رکھا
دل لیکے نہ میری دلبری کی

۱۰۲	مشکل مین مدد کرین گے شمشیر الفت مرے دل مین ہے علیؑ کی	(۸)

یون تو ظاہر مین بنا مٹی کا پتلا آدمی
سب مین مسجود ملائک ہوکے نکلا آدمی

اُس کو لایا کھینچکر خود حسن بننے کا خیال
اپنی صورت دیکھنی آئینہ ٹھیرا آدمی

رہ گئے آخر فرشتے اپنی ہمت ہار کر
لے چکا بار امانت سر پہ کیا کیا آدمی

بد کی صحبت مین بُرا ہے نیک کے پہلو مین نیک
جسطرف مائل ہوا ویسا ہی نکلا آدمی

مظہر کُل ظلِ وحدت ذات کا آخر لباس
اشرف مخلوق ہر عالم سے اچھا آدمی

خوف رسوائی نے انکو مجھسے بے پروا کیا
میرے گھر تک آیگا کیا انکے گھر کا آدمی

غیر کو ہمنے بنایا محفلِ جانان مین خوب
ہے تماشے کا تماشا آدمی کا آدمی

(۱۰۳)	دیکھ اے شمشیر وہ اللہ کا محبوب ہے آسمان کی سیر کی تا عرش پہونچا آدمی	(۸)

نہ حب دنیا نہ فکر عقبیٰ کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
فقط ہے تیرا خیال مولا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
عجب ہے آگے مقام عقبیٰ کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
کہاں ہے ہمکو خیال اُسکا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
یہ نفسی نفسی کا معرکہ ہے خدا کرے فضل تو مزہ ہے
ہمارا اُس سے ہو پار بیڑا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
نہ کام آئین گے روز محشر زن و پسر مادر و برادر
رسول اکرم کا ہے سہارا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
مرائے کثرت مین ہونچکر ہم ترانے تیرے جو گا رہے ہین
یہ جوش پر کیون ہے اپنا سینہ کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
جو گم ہوئے ہم گئے وہان تک جہان فرشتون کے پر ہین جلتے
مکین ہیں ہم لامکان ہمارا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
تیری ہی رحمت کے ہم ہین خواہان تو ہی ہمارا ہے یار و حامی
ادھر بھی ہو لطف کا اشارہ کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے
سنو ذرا آکے یار جانی عجب ہے شمشیر کی کہانی
تمہارے غم مین کہے گا اتنا کوئی کسی کا نہ ہم کسی کے

جام مئی عرفان مین مستی کا اثر کیون ہے
اس رمز کے پانے سے بیتاب بشر کیون ہے

کیون دل ہو بیتاب اپنا کسی شوخ کی چاہت میں
دیدار کی حسرت میں وا دیدۂ تر کیون ہے

اک گھونٹ پلا دی ہو آغا نے مئے الفت
سرشار کیا جسنے مجبوب نظر کیون ہے

خمخانۂ قاسم سے مے پیکے ذرا دیکھو
کیا پوچھتے ہو ہمین تاثیر دگر کیون ہے

مسترب کی صدا مین ہین آفت کی ادائین ہین
مانو نہ اگر اسکو دل پر یہ اثر کیون ہے

خوانِ کرمِ آغا گستردہ ہے عالم مین
مجھکو بھی چلے آؤ تم تا خیر مگر کیون ہے

(۱۰۵)

کیا دھیان ہے مولا کا کیا عشق ہو آغا کا
شمشیر ترا روشن یہ داغ جگر کیون ہے

(۹)

فدائے جلوۂ جانانہ دل ہے
ضیائے حسن کا پروانہ دل ہے

کرشمہ پر ترے مفتون مری جان
ترے انداز پر دیوانہ دل ہے

محبت کی بھری ہین اسمین باتین
ہمارا کیا جواھر خانہ دل ہے

جنابِ عشق ہین تشریف فرما
عجب آبادیِ ویرانہ دل ہے

شرابِ عشق سے مدہوش ہون مین
میرا سینہ ہے خُم پیمانہ دل ہے

خیالِ غیر مین ظاھر کرون کیا
تعلق سے مرا بیگانہ دل ہے

بھری ہے عشق نے گرمی بلا کی
ہمارا ایک آتشخانہ دل ہے

جما ہے کثرتِ موہوم کا زنگ
خدا کا گھر نہین بتخانہ دل ہے

ہمیشہ دار پر رہتا ہے شمشیر
جو محوِ قامتِ جانانہ دل ہے

(۱۰۶) **فی النعت والمناقب** (۸)

میرے دل کو ہے لاگ اک نازنین سے
پتا پوچھتا ہون مین روح الامین سے

قریب اور بعید آپ کو دل نے دیکھا
لیا کام ہمنے اسی دوربین سے

تمھین سے مری جان پاتا ہون تمکو
تمہارا پتا پوچھتا ہون تمہین سے

محبت نے نام اُس پری کا کھدایا
سلیمان بنا مین ہی دل کے نگین سے

جو ہے روح باقی بدن ہے سلامت
مکان کو ہے زینت ہمیشہ مکین سے

یہان آپ آئے گھر اپنا سمجھ کر
بڑا مرتبہ دل کا عرش برین سے

وہ موجود ہے دیکھ سکتے نہین ہم
ملائی نظر کسنے خوردبین سے

(۱۰۷)
وثیقہ ہے بخشش کا شمشیر اپنا
مجھے عشق ہے سید المرسلین سے
(۹)

رسول کا ہے مدینہ مین گھر زمین کے تلے
ضیا ہے عرش برین تک قمر زمین کے تلے

ہوے ہین دفن مدینہ مین سیکڑون عاشق
چھپا دیے ہین خزانے ادہر زمین کے تلے

کچھ اپنے ساتھ کے توشہ کی فکر کر غافل
ضرور ہے تجھے آگے سفر زمین کے تلے

ہوئی نصیب کسیکو نہ دولت قارون
چلا ہے سر پہ لیے گنج و زر زمین کے تلے

پلٹ کے کیون نہین آیا جو اسطرف کو گیا
ہے دلکشا کوئی بستی مگر زمین کے تلے

کھلے گا حال سفید و سیاہ بعد وفات
رفیق ہے عمل خیر و شر زمین کے تلے

قیام کو ہے عبث خانہ بلند کی فکر
ملیگا رہنے کو چھوٹا سا گھر زمین کے تلے

(۱۰۹) خیال کوئے پیمبر لحد میں ہے شمشیر
فضائے خلد ہے پیشِ نظر زمین کے تلے (۸)

یارب نبی کا شہر تو دکھلا کبھی کبھی
مجھکو درِ حضور پہ پہونچا کبھی کبھی

آنکھوں پہ رہے دہیان اُدہر اور اشتیاق
دکھلا دے بارگاہِ معلّٰی کبھی کبھی

عاجز ہین ہاتھ پاؤن ترسنے ہین دو نین
دکھلائیے جمال دل آرا کبھی کبھی

ڈہونڈون کہان نہ تاب نہ طاقت ہے مجھ مین
تم ہی ملو سخی میرے داتا کبھی کبھی

زر ہے نہ زور ہے نہ پروبال ہین مجھے
شہر نبی تو خواب مین آتا کبھی کبھی

ٹھیرا کہان ہون آیا ہون کس کام کیلئے
آپ ہی کرینگے کام وہ پورا کبھی کبھی

یا مصطفےٰ فقط ہے شفاعت پہ آپکا
مجھسے کہان ہوا عمل اچہا کبھی کبھی

(۱۰۹) آنے کا ایک دن ہے تو جانے کا ایکدن
شمشیر غرّہ کس لئے اتنا کبھی کبھی (۸)

دن حشر کے بچانا مجھکو شفیع میرے
ہرگز نہ بھول جانا مجھکو شفیع میرے

مٹ جائے داغ فرقت ہاتھ آئے دل کی حسرت
یان سے اُدہر بلانا مجھکو شفیع میرے

بگڑا ہون رنج و غم کا محتاج ہون کرم کا
کچھ آپ ہی بنانا مجھکو شفیع میرے

دنیا کی آرزو ہے عقبیٰ کی جستجو ہے
ہوگا کدہر ٹھکانا مجھکو شفیع میرے

عشق نہان کی آتش بھڑکے ہی تو بجھادو
جلوہ ذرا دکھانا مجھکو شفیع میرے

تکلیف راہ الفت راحت ہے دو جہان کی
نعمت ہے غم کا کھانا مجھکو شفیع میرے

(١١٠)

یہ ہے دلی تمنا شمشیر پُر ہوس کی
دہلیز تک بلانا مجھکو شفیع میرے

(٨)

کعبہ ہو پہنچون مدینہ یاد آئے — ہاتھ مین گوہر مراد آئے
پوچھتا کون ہے مصیبت مین — بیکسی مین خدا ہی یاد آئے
حال پرسان یہان نہین کوئی — میری عرضی پہ ہو کے صاد آئے
اب بلا لو مجھے مدینہ مین — در دولت پہ خانہ زاد آئے
ہوئے اعداد جمع ایک جگہہ — آتش و آب و خاک و باد آئے
کی زیارت رسول اکرم کی — ہم بھی کعبے سے بامراد ہوئے
مین وہ عاشق ہون خواب مین میرے — حور عین اور پری نژاد آئے

(١١١)

دیکھون حق کو جو حشر مین شمشیر
میرا محبوب مجھکو یاد آئے

(٨)

کیا شان ہے کیا آیہ لولاک لما ہی — اللہ تمنا گر ہے محمد کی تمنا ہے
محتاج کرم آپکا ہر ایک ہوا ہے — جبریل کو دیکھا تو اسی در کا گدا ہے
دل مست مے عشق حبیب دوسرا ہے — کیا شغل مجھے صل علی صل علی ہے
کیا عرش ہے کیا فرش ہے صدقہ ہے نبی کا — حضرت ہی کی تنویر سے سب کچھ یہ بنا ہے
اللہ کا محبوب زمانہ کا ہے مطلوب — حسرت ہے اگر دل مین تو آنکھون مین ضیا ہے
احمد مین جو دیکھا تو تماشا ہے احد کا — اس میم کے پردہ مین کوئی راز چھپا ہے

صحرا کی طرح ہے چمن ہند سر بسر
پھرتی ہوئی آنکھوں میں مدینہ کی فضا ہے

جنت کا چمن کب ہے مدینہ کی برابر
جو آنکھوں نے دیکھا ہے وہ کانوں نے سنا ہے

(۱۱۲)

شمشیر کی تقدیر جگا دے تو الٰہی
جو پہنچے ترے محبوب کے در تک تو مزا ہے

(۱۱)

انسان کرے وہ کام جو کام اس کا ہے
تعریف مصطفےٰ کی خدا کی ثنا کرے

ہجر نبی کے صدمے کہاں تک سہا کرے
بے چین ان کے غم میں نہیں ہو تو کیا کرے

دیدار یار ہے اگر حصہ زندگی
پھر کیا کرے بتائیے وہ کیا دوا کرے

ہے دل کی آرزو کو نکلنے کی آرزو
اس پر کرم کرے تو شہِ انبیا کرے

آئے ادھر ہوا سے مدینہ اگر کبھی
تسکین دل [illegible] جھونکو ہوا کرے

اے دل تجھے ہو دم میں نصیب [illegible]
وہ ذات پاک سے کوئی کیونکر جدا کرے

دل کے مرض کی فکر مسیحا کو کیا ہے
یہ درد بڑھتا جائے یہی خدا کرے

دنیا و دین کی فکر میں الجھا ہوا ہوں میں
حل میری مشکلیں مرا مشکل کشا کرے

کھل جائے اس پہ حق [illegible]
اچھا ہے وہ جو آئینہ دل کا صفا کرے

اے عشق تیری راہ بڑی پیچدار ہے
چکر میں خضر بھی نہ اگر آئے کیا کرے

(۱۱۳)

شمشیر مجھکو سیر عرب کا خیال ہے
کعبہ کو جاؤں وان سے مدینہ خدا کرے

(۸)

عرشیان تابع فرمان رسول عربی
جبرئیل آمدہ دربان رسول عربی

ازازل جانِ حزین محوِ تجلّی باشد
دل فدائے رخِ تابانِ رسولِ عربی

من سیہ کارم واین نیک بود بہرِ نجات
دست من باشد و دامانِ رسولِ عربی

چون زنم گر نظرے بر منِ مسکین نہ فتد
ہمہ مسرور ز احسانِ رسولِ عربی

پرتوے یافتہ از حسن و جمالش خورشید
مہ نثارِ رخِ تابانِ رسولِ عربی

نورِ ایمان بہ دلِ عالمیان پیدا شد
ہست این کثرتِ احسانِ رسولِ عربی

بحکمِ حق حکمِ رسولِ عربی بیدانم
دل من بندۂ فرمانِ رسولِ عربی

(۱۱۴) (۱۰)

در دلم خواہشِ لطفی است مدام اے شمشیر
دل و جانم ہمہ قربانِ رسولِ عربی

سخن در محامد حبیب اللہ سلطان الہند عطائے رسول خواجۂ خواجگان رضی اللہ عنہ

فضائے گلشنِ عرفان معین الدین اجمیری
ضیائے نیرِ احسان معین الدین اجمیری

تو والی ہر ولی کا ہے تو لختِ دل علی کا ہے
تو ہندستان کا سلطان معین الدین اجمیری

ولایت تیرے گھر کی ہے کرامت تیرے در کی ہے
ترے سب تابعِ فرمان معین الدین اجمیری

دکھا دے گلشنِ اجمیر کی تو نے فضا مجھکو
ترے صدقے ترے قربان معین الدین اجمیری

بنا دے مجھکو متوالا بھلا دے رنجِ ہستی کو
پلا دے بادۂ عرفان معین الدین اجمیری

ملے ہر غم سے آزادی ترے ظلِ عنایت میں
دلِ محزون ہو شادان معین الدین اجمیری

تمہیں ہو بارشِ رحمت تمہیں ہو گوہرِ عظمت
تمہیں ہو جلوۂ یزدان معین الدین اجمیری

تمہین کو ساقیِ خمخانۂ توحید کہتے ہین — سرورِ دل سرورِ جان معین الدین اجمیری
دمِ آخر دکھا دینا جمالِ حق نما مجھکو — کرو مشکل میری آسان معین الدین اجمیری

(۱۱۵)
رکھو تم سرخرو شمشیر کو اللہ کے آگے
نہو اسکو غمِ عصیان معین الدین اجمیری
(۹)

در مناقبِ شیخ سلسلۂ خویش مے سراید

بو العلائی رنگ پر تاثیر ہے — آگرہ مین ہر طرف تنویر ہے
جسکو ہاتھ آئی تونگر بنگیا — خاک اوس دہلیز کی اکسیر ہے
کوئی اس گھر مین نظر آتا نہین — دل ہمارا جلوہ گاہِ پیر ہے
ہر طرف پھرتا ہون کسکے واسطے — ہاے کسکا عشق دامنگیر ہے
یا رب بے پردہ نظر آنے لگا — ہر طرف پھیلی ہوئی تنویر ہے
دل مین چبھ کر پھر نکلتا نہین — ہاے یہ کسکی نظر کا تیر ہے
وہ بھی اب میری خبر لینے لگے — نالۂ شبگیر کی تاثیر ہے
حشر مین یہ کب ہے قرطاسِ عمل — ہاتھ مین معشوق کی تصویر ہے

(۱۱۶)
چاہیے اسپر عنایت کی نظر
خادمون مین آپ کے شمشیر ہے
(۱۰)

معروضہ بجناب پیر دستگیر

ہون بحرِ عصیان میں میں تو ڈوبا سنبھالو آغا ابو العلائی

ہوس کے اندر پھنسا ہون بیجا سنبھالو آغا ابو العلائی

مے ہوم مرشد مے ہو میرے ہو ہادی مے ہو سرور

لگادو کشتی کو میری برجا سنبھالو آغا ابو العلائی

خودی مین خود بیخودی مین بیخود یہ کیسی حالت یہ کیسی صورت

دکھادو یہ رمز مجھکو اپنا سنبھالو آغا ابو العلائی

رہِ طریقت رہِ شریعت جدا جدا ہین مگر ہین وہ اک

قدم جما دو انہین پہ میرا سنبھالو آغا ابو العلائی

شرابِ عرفان کے نشے سے ہو سرور دل اور دماغ روشن

یہ کردو پوری مری تمنا سنبھالو آغا ابو العلائی

خیالِ دین آرزوے دنیا غضب کی مشکل غضب کا جھگڑا

پڑا ہے اک دل پہ بار دو کا سنبھالو آغا ابو العلائی

نہ مال کا دھیان ہے نہ زر کا کہ آج ہے یہ توکل نہین ہے

دلادو دولت رہے جو یکجا سنبھالو آغا ابو العلائی

ہماری جھولی مین ڈالدینا تم اپنے خوانِ کرم سے ٹکڑا

سخی تمہین ہو تمہین ہو داتا سنبھالو آغا ابو العلائی

غریب ہون مین فقیر ہون مین بلا و غم مین اسیر ہون مین

بچا لو صدقہ ابو العلا کا سنبھالو آغا ابو العلائی	
(۸)	جو آپ مخدوم خادمان ہین جہان مین جاری ہی فیض ہر دم
کھڑا ہے شمشیر در پہ ہو لی سنبھالو آغا ابو العلائی	(۱۷)

در منقبت حضرت غوث الثقلین میسرایہ

ہو مرہم زخم مظلومان یا عبد القادر جیلانی
ہو راحت جان محبوبان یا عبد القادر جیلانی

تصویر حسن تنویر حسین حیدر کے تمہین ہو نور العین
لاریب ہو محبوب سبحان یا عبد القادر جیلانی

مردون کو کیا قم سے زندہ ہی خوب لب اعجاز نما
مین تمسے مسیحا کی قربان یا عبد القادر جیلانی

ہو جاوُ گے خوش حاجتمند و لعید کیجا نب رخ تو کرو
کہتے تو ہو ہو فرم قرآن یا عبد القادر جیلانی

پاتے ہین مراد شاہ و گدا جو کمترے تمہارے صبح و مسا
ہو تاج سر شاہان جہان یا عبد القادر جیلانی

جتنے ہین ولی اس دنیا مین سب گردن بست ہین تیرے
رتبہ ہی ترا خالق کی شان یا عبد القادر جیلانی

تم رحمت حق محبوب یزدان تم عقدہ کشا ہر دو جہان
تم شاہ زمین سلطان زمان یا عبد القادر جیلانی

(۹)	شمشیر حزین ہے خستہ جگر ہو جائے کرم کی اک نظر ہے تیری عنایت کا خواہان یا عبد القادر جیلانی	(۱۸)

یون تو مجھ سے گنہگار کو کیا ملتا ہے
غوث کے دیکھنے والون کو خدا ملتا ہے

دل مین آنکھون مین جگر مین ہے ترا جلوہ پاک
طالب دید کو ہر گھر مین خدا ملتا ہے

مدحت غوث مین ہی تازگی جان حاصل
لطف اس ذکر مین ہر وقت جدا ملتا ہے

مست کرتی ہے مجھے غوث کی خوشبو ہر جا
ہر گلستان مین اُس گل کا پتا ملتا ہے

پھر مرا طائر دل اُڑکے چلا ہے بغداد
مجھکو اُس باغ مین جنت کا مزا ملتا ہے

سرگرانی ہے زمانہ سے مجھے اے محبوب
جسطرف دیکھتا ہون رنج سوا ملتا ہے

ہر جگہ آپکے دیدار کے پیاسے دیکھے
ہرطرف آپکا مشتاق تھا ملتا ہے

(۱۱۹) در بدر پھرنے سے حاصل ہے تجھے کیا شمشیر
غوث اعظم سا جو محبوبِ خدا ملتا ہے (۹)

ساز محبت در شوق پیر دستگیر مے نوازد

دل شیفتۂ جلوۂ پیر حسنی ہے
رگ رگ مین مرے رنگِ اویس قرنی ہے

ساغر مجھے ملتا ہے مئے پیخبری کا
ساقی مرا داتا ہے مری خوب بنی ہے

ہمرنگی رخسار کا دعوی نہین گل کو
بڑھکر ترے قامت سے نہ سرو چمنی ہے

کیا چیز ہے کیا چیز ہے اللہ رے محبت
دیتا ہون جگہ دل مین کہ یہ دلبستنی ہے

محتاج ترے در کا ہون مین اے شہِ خوبان
پروا مجھے کس بات کی دل میرا غنی ہے

تیرے لب و دندان پہ تصدق ہے دل و جان
یہ گوہر غلطان وہ عقیق یمنی ہے

دیوار الٰہی ہاند کے گھر مین ترے پہنچون
دربان جو مجھے روکے یہی دل مین ٹھنی ہے

ہردم نگہ یار کا رہتا ہے تصور
دل مین مرے ٹوٹی ہوئی برچھی کی انی ہے

شمشیر مجھے پرسش محشر کا نہین غم

اللہ کا محبوب شفاعت کا دہنی ہے

(۹)	فی العشق والشوق	(۱۲۰)

اون کو ادہر آنے کی اجازت نہین ملتی
مہمانیٔ اغیار سے فرصت نہین ملتی

نازاسکا اُٹہاتا ہون مگر چین نہین ہے
سچ کہتے ہین مزدور کو راحت نہین ملتی

ڈہالا ہے تجہے نور کے سانچے مین خدا نے
صورت سے تری حور کی صورت نہین ملتی

مین کوچہ معشوق مین خاموش پڑا ہون
شب کو کبہی نالون کی اجازت نہین ملتی

شاید رقم صبر و توان پہر کہین ہاتہ آئے
یون مفت ملے جنس محبت نہین ملتی

راز دل آگاہ کو سمجہا نہ کوئی غیر
نااہل کو اس خوان سے نعمت نہین ملتی

پہرتا ہون فقیرون کی طرح ای شہ خوبان
مجہکو ترے دیدار کی دولت نہین ملتی

غیر اُسکی گلی مین ہنوا دفن پس مرگ
کافر کو کوئی مرجائے تو جنت نہین ملتی

(۷)	شعر و سخن اپنا یہ سمجہتا ہون غنیمت شمشیر کرون کیا مجہے فرصت نہین ملتی	(۱۲۱)

محشر مین بہرہ یاب ہر اک تشنہ کام ہے
نظارہ باز جمع ہین دیدار عام ہے

اے ترک اپنے حسن پہ اتنا نکر غرور
خط کی ہوئی نمود تو ترکی تمام ہے

آجائے فصل گل ہی تو ساغر کو توڑ دون
بے یار کے شراب کا پینا حرام ہے

اللہ نے کیا ہے ترا مرتبہ بلند
کہتے ہین جسکو عرش ترے گہر کا نام ہے

یہ نہ کہہ میں تا سکوں ساگ دوں زبان کو کیا کروں	سرکار ڈیوڑھی پہ عجب انتظام ہے
کیا کروں تو نے میں رات مری بھور ہو گئی	سیمین تنوں کی یاد میں سونا حرام ہے

(۱۲۲)

ستم شمشیر مونہ پہ ڈال کے آئے ہیں وہ نقاب
یا پردہ سحاب میں ماہ تمام ہے

( )

وصل کی رات بھی ہے وہ بت مغرور بھی ہے	مئے گلرنگ بھی ہے ساغر بلور بھی ہے
پارہ پارہ جگر عاشق رنجور بھی ہے	کوچۂ یار میں قبر دل مغفور بھی ہے
سبحہ گردانی زاہد سے میں گھبراتا ہوں	انہیں سوداؤں میں کچھ مکر بھی زور بھی ہے
آگے بے پردہ لب بام وہ فرماتے ہیں	دیکھئے چاند کی صورت پہ کہیں نور بھی ہے
قرب ہشیار کو غافل کے لئے کاوش بعد	کہیں نزدیک تو رہتا ہے کہیں دور بھی ہے
دل کو لیکر کبھی پوچھا بھی نہیں تمنے حضور	یہ تو فرمایئے ایسا کہیں دستور بھی ہے
بند کیں آنکھیں تو دیکھی رخ روشن کی جھلک	گوشۂ دل میں مرے روشنی طور بھی ہے
اُنکے رخسارۂ تابان پہ ہے گیسوئے سیہ	روز روشن بھی ہے پیدا شب دیجور بھی ہے
میں فقیر اور وہ سلطان حسینان ٹھیرا	محفل یار میں پہنچوں مرا مقدور بھی ہے
ذکر اغیار سے خوش ہی وہ ستمگار بہت	یار کی بزم میں میرا کہیں مذکور بھی ہے

(۱۲۳)

جان پر کھیل چکے عشق بتان میں شمشیر
دل میں اک زخم بھی موجود ہے ناسور بھی ہے

(۹)

جان و دل شوق سے قربان ہیں کیسے انکے	میرے سر سیکڑوں احسان ہیں کیسے انکے

یار کے رخ پہ کبھی ہے کبھی گیسو پہ نظر
ہم تو حیران پریشان ہین کنگھے انکے

قیس و فرہاد ہوئے خوب جہان مین رسوا
عشق مین چاک گریبان ہین کنگھے انکے

ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ نہ آنے پائین
غیر سب بزم مین مہمان ہین کنگھے انکے

چلدئے حضرتِ دل کوچۂ قاتل کی طرف
یا علیؓ آپ نگہبان ہین کنگھے انکے

مے بھی ہے جام بھی ہے باغ بھی ہے رات بھی ہے
جمع سب وصل کے سامان ہین کنگھے انکے

پاس آئے بھی نہین اور نہ لی میری خبر
دلمین پیدا کئی ارمان ہین کنگھے انکے

زلف کو ہاتھہ لگانے سے بگڑ جاتے ہین
ہم گنہ کرکے پشیمان ہین کنگھے انکے

(۱۲۴)

حال ہے حضرتِ شمشیر کا صورت سے عیان
کب بجا عشق مین اوسان ہین کنگھے انکے

(۱۰)

مزا پایا ترے تیرِ نظر سے
کہ دل مین ڈوبکر نکلا جگر سے

نہین کھین تنون سے چشم امید
لکھا ہے مینے آنا آبِ زر سے

ترے قربان اے جذبِ محبت
تو اُسکو کھینچکر لا یا کدھر سے

وہ اپنے عکس سے کرتے ہین باتین
نظر اپنی ملاتے ہین نظر سے

نہین سنتا مرے دل کا فسانہ
پڑا ہے کام کس بیدادگر سے

سُنا یا جب دردندان کا مضمون
وضو پہلے کیا آبِ گہر سے

بتا ملتا نہین نقشِ قدم کا
وہ میرے گھر مین آ پہونچے کدھر سے

رہے گا نوح کا طوفان برپا
بہے گا ایک دریا چشمِ تر سے

کڑی ہے عشق کی منزل الٰہی	جو پاؤن شل ہوئے چلتا ہون سر سے

(۱۲۵) پتہ دل کا نپایا ہمنے شمشیر
چرایا کس نے دزدیدہ نظر سے (۹)

بارحالِ تباہ کیا جانے	رنج مفلس کا شاہ کیا جانے
حُسنِ جیبی ملی ہے یوسف کو	وہ زلیخا کی چاہ کیا جانے
ہے گنہگار کے لئے رحمت	زاہد بیگناہ کیا جانے
دولتِ فقر مین مزا کیا ہے	طالبِ عزُّ وجاہ کیا جانے
شر ہے کتنا رقیب کے دل مین	آپ کا خیر خواہ کیا جانے
خضر نے آبِ زندگی پایا	کوئی ظلمت کی راہ کیا جانے
زہد کے راستہ پہ ہے زاہد	عشقبازی کی راہ کیا جانے
کون بسمل ہے جان لیتے ہیں کون	اُسکی ترچھی نگاہ کیا جانے

(۱۲۶) شب کٹی میری کسطرح شمشیر
وہ بتِ رشکِ ماہ کیا جانے (۷)

ملی ہے کیا مجھے رہنے کو جا بہت اچھی	تری گلی کی ہے آب و ہوا بہت اچھی
جہان مین کیون نہ ہین سیکڑون ترے مفتون	کہ ناز ہے بہت اچھا ادا بہت اچھی
تمام عمر رہون بیخبر دو عالم سے	شراب تو مجھے ساقی پلا بہت اچھی
ملی ہے عمر ابد اُنکے لب ہلانے سے	طبیب ہے بہت اچھا دوا بہت اچھی

کیا ہے عاشق خانہ خراب کو تہِ خاک — ترا ستم بہت اچھا جفا بہت اچھی
دیا ہے بوسہ اپنے مجھے مزہ شب وصل — ترا کرم بہت اچھا عطا بہت اچھی

(۱۲۷) جھکے ہین کعبہ ابرو کو دیکھ کر شمشیر
نماز ہوگئی ایسی وہ بہت اچھی (۸۹)

دلِ ناشاد مین ہردم ترا ارمان رہتا ہے — تماشا ہے کہ تو مجھسے بہت انجان رہتا ہے
نظر پڑتی ہے جبکہ آپکے رخسار و گیسو پر — کوئی ہنستا ہے دیوانہ کوئی انجان رہتا ہے
جھکا کر اپنا سر بیٹھا ہوا ہون کنج عزلت مین — خیال اک شوخ پردہ پوش کا ہر آن رہتا ہے
نظر مین لفظ و معنی ایک سمجھا فہم کامل نے — ترا رخ دیکھتا ہون سامنے قرآن رہتا ہے
بدل کر کونسی صورت مین تیرے گھر مین جا پہنچون — ترے در پر ہمیشہ تاک مین دربان رہتا ہے
سلیمان بخت ہون سب ہین پریشان میرے قبضہ مین — پریزادون کا گھر مین جمگھٹا ہر آن رہتا ہے
مری آنکھون مین نم دل مین بیقراری لب پہ ہین نالے — ہمارے ساتھ کتنا عشق کا سامان رہتا ہے

(۱۲۸) سنا جب نام اسکا بزم مین شمشیر ہے مضطر
نہ اپنا ہوش رہتا ہے نہ اپنا دھیان رہتا ہے (۹۰)

ہم ترستے ہین تیری بزم مین آنے والے — جمع ہین پاس ترے غیر تڑپانے والے
ان حسینون کا تقاضا ہے کہ دل دے ڈالو — ایک ہین اور ہزارون ہین ستانے والے
کب ہو یارب ترا فضل ادھر ہین کب سے مفکر — وہ تھکے ہین جو ہین بات بنانے والے
مضطرب سخت پریشان متردد ہون مدام — فکر کر دور مری مجھکو ہنسانے والے

مین ہون ناچیز غریب اور فقیر و مسکین
راستہ بھول کے پھرتا ہون بھٹکتا پھرتا
کونسی فکر مین حیران ہوا کیا مشکو
سیکڑون پا گئے اس در سے عروج اور رتبہ

صبر دیدے مجھے اے صبر دلانے والے
راہ سیدھی تو بتا راہ بتانے والے
پوچھتے ہین مجھے سب راہ کے جانے والے
بخت خفتہ کو جگادے او جگانے والے

(۱۲۹)
زیر باری نے کیا پست طبیعت شمشیر
مالک آغا ہین ترے راہ بتانے والے
(۸)

ایک سے دو تو دو سے چار ہوئے
نہ خبر تو نے لی کبھی ظالم
کب ملوگے کہو تو اے دلبر
میرے سر کی قسم ذرا تو سنو
گل فشانی لحد پہ غیر کے ساتھ
جتنے تھے راز دل کے ای ظالم
شکوہ غیرون سے کچھ نہین اپنا

تیرے وعدے تو بیشمار ہوئے
مفت ہم تجھپہ جان نثار ہوئے
اب تو ہم اور بیقرار ہوئے
کیون یہ پیکان جگر کے پار ہوئے
میرے حق مین وہ خار خار ہوئے
سب زمانہ مین آشکار ہوئے
ہم تری وجہ سنگسار ہوئے

(۱۳۰)
تاب و طاقت اُنہین نتھی شمشیر
وصل سے تیرے جو فرار ہوئے
(۱۱)

مین روؤن اور ہنسی اُنکو پڑی ہے
سمجھتے عشق کو کیا ہو مری جان

مجھے اپنی اُنہین اپنی پڑی ہے
رہ پر خوف ہے منزل کڑی ہے

جڑے ہین نیلم و یاقوت یکجا
لب رنگین پہ مسّی کی دھڑی ہے

دلِ ناداں تڑپتا کیون ہے ہر بار
کسی کی آنکھ کیا تجھسے لڑی ہے

کیا کرتے ہین ہمسکو یاد ہر دم
اونہین ہمسے محبت بھی بڑی ہے

جو اُن کا یاد آیا مُسکرانا
یکایک غیب سے بجلی پڑی ہے

کٹی رونے مین مجھکو وصل کی رات
ستانا اُنکی عادت ہر گھڑی ہے

تمہاری یاد مین جاری ہین آنسو
یہ آنسو ہین کہ ساون کی جھڑی ہے

اِدہر مین اور اُدہر تم ہو پریشان
عجب دونون پہ اک آفت پڑی ہے

جہانتک ہوسکے ہون خیر کے کام
بشر سمجھے اجل سر پر کھڑی ہے

(۱۳۱)
کدہر ہو ڈہونڈتے شمشیر اُنکو
سواری اُن کی وہ آکر کھڑی ہے
(۹)

دیر کیون ہے وصل کی حسرت نکلنے کیلیے
اب کوئی دم صبح کی ہے توپ چلنے کیلیے

مستعد ہو کس خطا پر دل کچلنے کیلیے
آپ کی حرکت بُری ہے دل مچلنے کیلیے

ناتوان پہلے سے تہا اب اور کم طاقت ہوا
کیا دیا تہا ہمنے دل تمکو مسلنے کیلیے

راہ چلتا چٹکیان لیتا ہی کیون دلمین مے
مشغلہ اچھا نکالا دل بہلنے کیلیے

تیرِ مژگان نے کسی کے اسقدر گھائل کیا
ایک مدت چاہیے مجھکو سنبھلنے کیلیے

یاد مین اُس بت کے مرنا دل سے ہی مجھکو قبول
جان آخر ہے کبھی تن سے نکلنے کیلیے

کوئی مرتا ہے تو کوئی دیکھکر سکتے مین ہے
وہ نکلتے ہین اگر باہر ٹہلنے کیلیے

زاہد و کیا کرے ہے ہو کس کا روزہ کیا نماز — عالمِ ہُو کا سفر آگے ہے چلنے کیلئے

(۱۳۲)

بارہ کیوں شمشیر کو دیتے ہو مطلب اس سے کیا
کچھ وہ ناداں تو نہیں ناگہ مچلنے کیلئے

(۱۸)

تمہیں کبھی کسی میں شرارت نہ آئیگی — بیشک تمہاری مثل حرارت نہ آئیگی

کیا اُسکا فضل ہو تو صدارت نہ آئیگی — کیا اُسکا حکم ہو تو امارت نہ آئیگی

جتنا ہمیں ستانا ہو پیارے ستاؤ تم — دل میں ہمارے تم سے عداوت نہ آئیگی

مانا کہ تم بھی اپنی جگہ ماہتاب ہو — خط سے کہیں کسطرح کثافت نہ آئیگی

ہمنے دیا تھا دل کہ وہ خوشحال ہو رہے — صدمے اُٹھا اُٹھا کے نحافت نہ آئیگی

اتنا غرور حسن پہ اچھا نہیں جناب — یوسف کے رخ کی تم میں صباحت نہ آئیگی

نازاں ہے حاسد اپنی ہی گویائی پر تو کیا — برسوں میں اُنکو ہمسی فصاحت نہ آئیگی

ظلم و ستم جو کرنے پہ آمادہ ہوتے ہیں — کیا اُنکو یاد ہائے قیامت نہ آئیگی

ذکرِ الٰہی وہ بھی اگر صدقِ دل سے ہو — ذاکر کو رفتہ رفتہ کرامت نہ آئیگی

کرتا ہوں میں جو اُنکو نصیحت علی الدوام — اُنکو پسند میری ہدایت نہ آئیگی

ظاہر میں اور کچھ ہو تو باطن میں اور کچھ — ہمسے تو گاہ ایسی رفاقت نہ آئیگی

رسوا مجھے وہ کرتے ہیں کر لینے دو انہیں — میرے لبوں تک اُنکی شکایت نہ آئیگی

تم اپنی نازکی پہ جو اترائے جاتے ہو — شیریں کے جیسی تمکو نزاکت نہ آئیگی

محفل میں تیری لطف جو ہمکو نصیب ہے — ہاتھ ایسی ہر جگہ میں لطافت نہ آئیگی

بگڑے رہو نہ ہمسے ہمیشہ تو بات ہے	اسمین کسیطرح کی قباحت نہ آئیگی
قانونِ عشق مین کوئی ایسی ہی دفعہ ہے	بوسون کی چوری ہو تو خیانت نہ آئیگی
ایدل نہ ہمکو کوچہ قاتل مین لیکے چل	جان اپنی پھر وہان سے سلامت نہ آئیگی

(۱۴۳) شمشیر فضلِ حق ہی ریاضت کے ساتھ ہے
گھر بیٹھے تمکو ہاتھ ولایت نہ آئیگی (۹)

ساقیا دورِ شرابِ ارغوانی چاہیے	بادہ نوشون پر نگاہِ مہربانی چاہیے
مے ہی ہو مینا ہی ہو ساقی ہی ہو گلشن ہی ہو	وصل کی تدبیر ہی اے یار جانی چاہیے
جان اپنی دی ہی ہمنے اک ستمگر کے لیے	غسل میت کیلیے سونے کا پانی چاہیے
غیر کو بخشی ہے دربانی کی خدمت کسلیے	آپکے در پر ہماری پاسبانی چاہیے
خود کو کھو دینے سے ملجاتا ہے اُس گل کا پتا	بے نشان کے ڈہونڈنیکو بے نشانی چاہیے
میرا افسانہ کسی پہلو سے کہدو یار کو	سامنے لیلی کے مجنون کی کہانی چاہیے
عشق کے آگے رکہا ہی خونِ دل لختِ جگر	میہمان کیواسطے کچھ میزبانی چاہیے
کیون نہو بیساختہ ظاہر سخنور سے کلام	مثل دریا کے طبیعت مین روانی چاہیے

(۱۴۴) شاہ عثمان کیلیے شمشیر ہے اپنی دعا
ہفت کشور کی ہمیشہ حکمرانی چاہیے (۹)

غیر جب محفل سے نکلا کام اپنے بنگیے	اُٹھا مین ہمدم ہوا وہ میرے یاور بنگیے
چشمِ رحمت سے جو دیکھا آپنے اچھا کیا	کام جو بگڑے ہوئے تھے بندہ پرور بنگیے

اُسکے زیرِ پا جگہ ملنے کی حسرت رہگئی
سیکڑون کو کر دیا ہے اُنکی جنبش نے ملال

کیا رُلاتی ہے مجھے یادِ دُرِ دندان یار
ہے دکن کے شاہ کا جود و کرم بے انتہا

کیفیت مے کی اُٹھائی خوب نا چار طرف
اور طفلی سے جوانی نے اُسے چمکا دیا

ہائے ہم دہلیز جانان کے نہ پتھر بنگئے
ابروے جانان خمیدہ ہو کے خنجر بنگئے

اشک آنکھون سے گرے گرتے ہی گوہر بنگئے
جو فقیر بینوا تھے وہ توانگر بنگئے

محتسب رندون کی محفل مین مقرر بنگئے
ہوگیا چاند اُسکا چہرہ خال اختر بنگئے

۹	زہد و تقوے اب کہان باقی رہا شمشیر کا پڑگئے ساقی کے پالے مست ساغر بنگئے	(۱۳۵)

اُنکی کیونکر انتظاری جائیگی
میری یون ہی رات ساری جائیگی

پارسائی کب ہے ہم رندون کے پاس
میکشی تو ہی پکاری جائیگی

ہم کھلاڑی ہین بڑے سفاک ہر
عشق کی بازی نہ ہاری جائیگی

اُنکا رخ انکا سرا پا دیکھکر
حور صدقے مین اُتاری جائیگی

بلبلین پہنائینگی پھولون کے ہار
باغ مین اُنکی سواری جائیگی

لینے والا دل کا ملتا ہی نہین
جنس قیمت مین ہماری جائیگی

آتے آتے آئیگا صبر دلکو ن
جاتے جاتے بیقراری جائیگی

باندہ لو عاشق نوازی پر کمر
دور تک شہرت تمہاری جائیگی

ہم وہی شمشیر نکلے بے نیام

(۱۳۶) | کب ہماری آبداری جائیگی | (۹)

عنایت میرے حال پر یار کی ہے
محبت کی باتین نظر پیار کی ہے

رخ یار کا عکس ہے جام مے مین
مگر چاشنی اسمین دیدار کی ہے

مزہ مجھکو دیتی ہے مژگان کی چاہت
عجب دلمین پیدا خلش خار کی ہے

میرے دل مین پیدا ہے جلوہ کسیکا
میرے گھر مین تصویر دلدار کی ہے

وہ کہتے ہین میرا خط شوق پڑھکر
کہانی کسی عاشق زار کی ہے

رکھو دل کو پابند زنجیر گیسو
سزا یہ تمہارے گنہگار کی ہے

حرم مین رہا دیر مین جا کے پہونچا
یہ حالت تمہارے طلبگار کی ہے

مہ و مہر ذرات روشن ہین دونون
جھلک اسمین پیدا رخ یار کی ہے

(۱۳۷) | مین پاتا ہون شمشیر قدرت کا جلوہ
یہ دل ہے مرا یا گلی یار کی ہے | (۱۱)

مرے اور یار کے پردہ نہ کوئی درمیان ٹھیرے
مین گل ٹھیرون وہ بو ٹھیرے مین تن ٹھیرون وہ جان ٹھیرے

مقیم لامکان تجھسے آ کے پابند مکان ٹھیرے
ہوے ہم صورت انسان نشان بے نشان ٹھیرے

ہمارے طایر دل کو کرینگے وہ شکار آخر
نگاہین تیر ٹھیرین اونکے ابرو کمان ٹھیرے

رخ رنگین کی مدحت سے ہوے ہم بلبل بستان
لکھا جب خال کا مضمون تو گویا نکتہ دان ٹھیرے

تمہارے عشق نے کیا نے ٹھکانے کر دیا ہمکو
نہ خاک راہ نکلے ہم نہ سنگ آستان ٹھیرے

تو اے دست جنون باقی نہ رکھنا تار وحشت مین
جو ٹکڑے تھے پٹے دامن کے گریبان دھجیان ٹھیرے

تلاش یار مین کعبہ کو آئے دیر مین پہونچے | ادہر دیکھے اُدہر دیکھی یہان ٹھیرے وہان ٹھیرے
سدہارا عہد طفلی آگیا موسم جوانی کا | وہ پہلے لستان مشہور تھے اب جانستان ٹھیرے
یہان کوے جانان آہ و نالہ مین گذرتی ہے | چمن مین ہم بھی بلبل کیطرح مستِ فغان ٹھیرے

(۱۳۸) ہیمبر سے کرین گے عرض حق سے بخشوا دین گے
مرے شمشیر حامی حشر مین آغا میان ٹھیرے (۷)

کافر عشق ہون کعبہ مین مری بات رہے | کہیچکے تصویر صنم ہاتھ مین دن رات رہے
کچھ نہین انجمن عام مین ملنے کا مزا | لطف تو جب ہے کہ خلوت مین ملاقات رہے
میری کیا بود ہے مین کون ہون سب کچھ ہو ہی | لا جو ہو جاؤن تو اثبات ہی اثبات رہے
دیر مین ہمنے صنم دیکھ لیا اے واعظ | آپ کعبہ مین یون ہی قبلہ حاجات رہے
بھیجدیتا ہے غریب آپکو اپنا دل زار | پاس سرکار کے اتنی مری سوغات رہے
بزم رندان کو کیا ایک نظر نے بیہوش | یون ہی جاری مرے ساقی کی کرامات رہے

گروہ سفاک سے ملے دام مین لاؤ شمشیر
بات کی بات کہو گھات کی پھر گھات رہے

مخمسات

مخمس بر غزل مولنا جامی علیہ الرحمۃ

کے شود خود بہ اقدائے صاحب لولاکنم | نقد جان و دل نثار مالک دنیا کنم

سر بپاے اقدس آن مورد طه کنم — کے بود یا رب که رو در یثرب و بطحا کنم

گه بمکه منزل و گه در مدینه جا کنم

نے مرا کیدم بغیر از پاے بوس تو قرار — لیک ستم سخت عاجز نیست بختم سازگار

آرزو یم از پے آل عبا روزے برآر — که سوے باب السلام آیم بگریم زار زار

که بباب جبرئیل از شوق واویلا کنم

بر روے رشک مهر خود بهر خدا گاہے نما — از قدم بوسے سرم را صاحب جاہے نما

در ره پاکت دوا ما از دلم آہے نما — یا رسول الله سوے خود مرا راہے نما

تا ز فرق خود قدم سازم ز دیده پا کنم

گاه از نائے گلو آرم برون صد غلغله — دارد از بهر تصدق گشتنت سر ولوله

خوشش نمی آید دلم را غیر بویت لخلخه — برکنار زمزم از دل برکشم یک زمزمه

ور ز دو چشم خون فشان آن چشمه را دریا کنم

در فراقت جان و دل و الله بلا اندوز شد — نشتر ابروت بارے ناوک دلدوز شد

حیف از بختم که کارے و اشتیاقان سوز شد — صد هزاران بهی دین سود مرا امروز شد

نیست صبرم بعد ازین کام روز افزا کنم

در هوای نفس شوم رفت عمرم در فضول — اشتیاق روضه ات گردد مبدل از حصول

بهر سبطین تو آل این التماسم کن قبول — گرد صحراے مدینه بویت آید یا رسول

جان خود را من فداے خاک آن صحرا کنم

سر فدا سازم بپایت لیک ہستم پا بگل
از شقاوت گشتہ ام قاصر خطایم را بہل
سایۂ نعلین پاکت بر سرم افگن چو ظل
آرزوے جنت الماوا برون کردم ز دل
جنتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

در غلامان خودم محسوب کن اے ذی امان
تا فزاید آبروئم پیش اخوان زمان
از شر نفس و شیطان عاجزم با صد فغان
خواہم از سودائے پابوسات نہم سر در جہان
پا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

از شراب عشق پاک تو عطا کن قطرۂ
اے ز خوان جود تو شمشیر را دادہ بہرہ
از سرورش تا سرایم ہمچو جامی نغمۂ
ہر دم از شوق تو معذورم مگر ہر لحظہ
جامی آسا نامۂ شوق دگر انشا کنم

ولہ فی النعت علی غزل کافی

ظلّ قدوا کہکے ہم اک شور مچاتے جاتے
دیکھتے آپ کو مرکب جو بڑہاتے جاتے
خاک اس راہ کی آنکہوں میں لگاتے جاتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکہوں سے لگاتے جاتے

راستہ سے خس و خاشاک ہٹاتے جاتے
خاک نعلین کو آنکہوں سے لگاتے جاتے
مور چل فرق مبارک پہ اڑاتے جاتے
دیکھتے آپکی رفتار کو آتے جاتے
خاک پا آپکی پلکوں سے اٹہاتے جاتے

سنکے گفتار کو ہم کسب سعادت کرتے
حاصل ارشاد مبارک سے ہدایت کرتے

لطف سے وہ بھی ادہر چشم عنایت کرتے
ہر سحر روے مبارک کی زیارت کرتے

داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

مہ نو آپ کی ابرو پہ تصدق کرتے
سرو کو قامت دلجو پہ تصدق کرتے
عطر گل جامہ کی خوشبو پہ تصدق کرتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرتے

دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے

صدمۂ عشق اٹھائین نہین طاقت اتنو
کوچ ٹھیرے کہین اس جا کے اور ہجرت ٹھہرے
ہند سے شہر مدینہ مین بلا کر دیکھو
پاے اقدس سے ہٹاتے نہ کبھی آنکھون کو

روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

خاک میری ترے قدمون کے تلے گر آتی
اس تن زار کو افلاک کے اوپر لاتی
عرش والون کو بھی کچھ رشک مراد لاتی
قدم پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آجاتی

چشم مشتاق مین بھر بھر کے لگاتے جاتے

جان لیتی ہے تپ ہجر رسول عربی
جا نہین سکتے ہین ناچار مین گھبراتا ہون جی
حیف یہ ہے کہ زمانہ نے نہ کچھ مہلت دی
ملتی گر خواب مین وہ دولت بیدار کبھی

بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

گم ہوے تیری ملاحت پہ صباحت کے مزے
دولے کیون خون یوسف کو تیری چاہت کے
قیس و لیلے جو ترے عہد مین زندہ رہتے
دشت یثرب مین ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے

دہجیان جیب و گریبان کی اڑاتے جاتے

اپنے شمشیر گنہگار کو زندہ کرتے
بندۂ بیکس و ناچار کو زندہ کرتے
کشتۂ حسرت گفتار کو زندہ کرتے
کافیٔ تشنۂ دیدار کو زندہ کرتے
لبِ اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

مسدس بر بیت سعدیؒ

گل چمنستان میں دیکھ کے جوشِ بہار
پھول یہ ہونے لگا گوہر شبنم نثار
جھوم کے ہر شاخ پر بلبلِ آشفتہ کار
سرِ حقیقت یہی کہنے لگی بار بار
برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

جوشِ جنوں میں ہوا جانبِ صحرا گذار
سایہ میں ایک پیڑ کے بیٹھ گئے بیقرار
محرمِ اسرار دوست ایک غنچہ تھا
ہمسے یہ کہنے لگا ذوق میں بے اختیار
برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

کیا طرب افزا ہوئی دل کو چمن کی بہار
ہم بھی تھے اور یار تھا دہم بے شمار
سر کو جھکانے لگا ہر شجرِ میوہ دار
تاڑنے والے بھی سب تاڑ گئے ایکبار
برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

یہ دل یزدان طلب کہتا ہے بے اختیار	سعدی شیراز پر رحمت پروردگار
شعرِ گلستان ہے یہ ایک چمن کی بہار	جا کے پڑھون بغ مین چار طرف بار بار

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

مرشدِ حق آشنا جان ہے تجھپہ نثار	تیرے بتائے ہوئے رنگ مین ہے رنگیا ہار
صورتِ تخمِ شیر ہون آٹھ پہر بیقرار	جھومتا ہون وجد مین کہکے یہ بے اختیار

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

قطعہ معروضہ منظومہ

کثرتِ فکرِ قرض سے ہر بار	زندگی مجھپہ ہوگئی دشوار
نقد ہاتھون سے تیرے سبکو ملے	ایک مین بے نصیب کھاؤن اُدھار
در بدر کیا پہرون کدہر جاؤن	آپ ہوتے ہوئے مرے سرکار
ہوگی جبتک نہ آپکی یاری	مشکل آسان ہو یہ ہے دشوار
نظرِ لطف ہو تو سب کچھ ہے	کرون کس پر مین قحط کا اظہار
حاسدون نے حسد پہ باندہی کمر	نظر آتے ہین یون مجھے آثار
اپنی ہمت کو ہارتا تو نہین	پر مصارف سے ہون بہت ناچار
حاسدون کے حسد کی آگ بجھے	گر مددگار ہون مرے سرکار

تہی دستی سے کیا ادا ہو قرض
گھر پہ موجود روز ساہوکار

میری کشتی کے ناخدا اب آؤ
تا ئین لگجاؤں گھاٹ سے اکبار

اب کرو اک نظر کرامت کی
تم ہو محبوب احمد مختار

ہے یہ شمشیر آپ کا محزون
شاد کیجے کبھی اسے اکبار

رباعی

پادشاہی بر سریر دلبری
خستگان خویشتن را بنگری

از پے عثمان مراد ما بدہ
یا معین الدین چشتی سنجری

نظم متفرق

عشق کا تیرے ناگہاں دل میں مقام ہو چکا
عقل پکار کر چلی اب مرا کام ہو چکا

ولہ

سامنے آنکھوں کے جبتک تو رہا
دل مرا سینہ میں بے قابو رہا

خوب ہی چمکے جہاں میں حسن و عشق
ذکر میرا آپ کا گھر گھر سو رہا

ولہ

دل مرا جو دے ہے میری جان مست
ہوں شراب عشق سے ہر آن مست

میکدہ میں آگیا ہوں دور سے
مے سے ہو ساقی ترا مہمان مست

ولہ

کی ہے کسنے قتل کی تدبیر آج	کیون ترے قبضہ مین ہی شمشیر آج
	ولہ
بلا کے پیچ مین آجائے گا دل	نظر آتے ہین گیسو پیچ در پیچ
	ولہ
حور پیدا ہو گئی میرے لئے	جب لیا مینے اُلٹ کر نام روح
	ولہ
دل لے گئی آن مین ہزارون	اُس شوخ کی ہے ہر ایک ادا شوخ
	ولہ
دم مین تسخیر دو عالم ہو جائے	دل بنے یادِ خدا کا تعویذ
	ولہ
ہے لبون پر آیۂ لا تقنطوا	ہے نظر کے سامنے تصویر یاس
	ولہ
مل سکے آرام یہ ممکن نہین	ہے جدا آرام کا ایک ایک حرف
	ولہ
پنہان شرر عشق سے ہے تن مین لگی آگ	کیا سوز درون ہے کہ مرے گھر مین لگی آگ
	ولہ
نظر آجائے گا عکس رخ دوست	اگر بے زنگ ہے آئینۂ دل
	ولہ

کیسا قیام اور رکوع اور قعود اے امام | گر ہُوا حضورِ قلب ایسی نماز کو سلام

ولہ

سنگ ہے اس راہ مین پائے خیال | پا سکے حادث نہ اسرار قدیم

ولہ

غیر کو ہے رشک مین خوشنود ہون | شکر ہے حاسد نہین محسود ہون

ولہ

سب چلے حشر مین جنت کیطرف | سینے لی کوچۂ دلدار کی راہ

ولہ

کام کر لے جو آج کرنا ہے | تجھکو غافل نہین خبر کل کی

ولہ

کیفیت کا رنگ پیمانہ مین ہے | میکشون کی بھیڑ میخانہ مین ہے

ولہ

کس لئے رہتا ہے خطرون کا ہجوم | کیا تماشا دل کے ویرانہ مین ہے

تمت الملفوظات مع المسلسلات [illegible]

قطعہ تاریخ ترتیب دیوان از صاحبہا سلمہ اللہ تعالیٰ

سحرگاہ ازل از جود الطاف | قلم در قبضہ شمشیر دادند
بنشتم زان قلم دیوان چو امروز | متاع المعرفت نامش نہادند
| ۱۳۳۲ھ

بالخیر

مجموعہ قطعات تاریخ دیوان شمشیر

قطعہ تاریخ من نتائج افکار نکتہ دان بدیع البیان فصیح اللسان تاریخ گوئی قاسم کوثر و مالک سلسبیل جلیل القدر جلیل الشان حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل

بارک اللہ چھپکے جب نکلا سخن شمشیر کا	کتنے بسمل کتنے صدقے کتنے قربان ہو گئے
مصرع تاریخ بھی ہے خوب موزوں اے جلیل	آج کیا شمشیر کے جوہر نمایاں ہو گئے

۱۳۳۲ھ

ریختۂ کلک گوہر سلک نقاد سخن فرید الزمن جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی متخلص بہ اختر مد گار ہوم سکرٹری سرکار عالی خلف الرشید امیر الشعرا حضرت امیر مینائی رح

واہ کیا دیوان چھپا شمشیر کا	صفحہ صفحہ رشک گلزار ہے
کیسے کیسے ہیں مضامین آبدار	نقطہ نقطہ گوہر شہوار ہے
کوئی کہتا ہے کہ یہ دیوان نہیں	نسخۂ دردِ دلِ بیمار ہے
کوئی کہتا ہے کہ یہ روشن کلام	جلوۂ آئینۂ اسرار ہے
ایک نے بڑھ کر یہ اختر سے کہا	شعر جو بانکا ہے وہ تلوار ہے

۱۳۳۲ھ

ریختہ طبع عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیریں زبان جناب حکیم الدین خان صاحب فرزند اکبر مصنف سلمہا اللہ تعالیٰ

چھپ گیا ہے قبلہ گاہی کا کلام	ہے پسند خاطر برنا و پیر
طبع کی تاریخ کہدے اے حکیم	آج یہ کہتا ہے دیوان بے نظیر

۱۳۳۲ھ

من نتائج افکار گہر بار شاعر جادو بیان و نثار گوہر فشان محب اہل بیت رسول الثقلین جناب نواب منتظر حسین صاحب منصبدار و تحصیلدار سرکار نظام خلد اللہ ملکہ

خامہ شمشیر چہ دیوان نوشت	آنکہ بود گلبن گلزار قدس
خواستم از دل سن فصلی آن	گفت بمن مخزن اسرار قدس

۱۳۲۲ فصلی

از جناب مولوی سید فرید الدین صاحب وکیل متخلص بہ یکتا

طُبِعَ دِیوَانِ شمشیر	عَیْنُ یَقِیْنِ الْمَعْرِفَۃ
قلت عام طباعتہ	شَمْسٌ وَ مُبِیْنُ الْمَعْرِفَۃ

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم امتیاز حسین صاحب شمسی المتخلص بہ وقت

چھپا خان بہادر کا ہے سخن	تخلص ہے شمشیر جوہر سخن
ہے مضمون رنگین اچھوتا خیال	عروس طبیعت کا زیور سخن

نہ دیکھا نہ ہمنے سنا مطلع
(چراغ سخن) ہے سن عیسوی
مجھے سال ہجری کی تھی فکر

دل آرا دل افروز نزہت سخن
کہ شمشیر کا ہے منور سخن
یہ آئی ندا (روح پرور سخن)

۱۳۳۲ھ

از جناب حاجی ملا حسین عباس صاحب قیصر

چھپا شاعر نکتہ دان کا وہ دیوان
چمکتی ہوئی ہے یہ تاریخ قیصر

ہے ہر لفظ جس کا بلاغت کا موتی
پرویا ہے ایک ایک فصاحت کا موتی

۱۳۳۲ھ

ولہ

شمشیر ذی وقار کا دیوان چھپ گیا
قیصر نے لکھدیا سن ہجری و عیسوی

بندش درست صاف زبان ہر غزل سلیس
(ہے نظم دلفروز) و (زہے دلکش و نفیس)

۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء

از جناب حکیم قاسم حسن صاحب بشیر ابو العلائی

کیا دل کشا ہے حضرت شمشیر کا کلام
یہ سال طبع عرض کیا میں نے ای بشیر

مطبوع طبع اہل صفا کلام ہے
شستہ کلام صاف زبان لطف عام ہے

۱۳۳۲ھ

از جناب سید عیسیٰ صاحب مهدوی

خوب دیوان چھپ گیا شمشیر کا
نام چمکا جا بجا شمشیر کا

ہر غزل میں ہے حقیقت کی بہار
رنگ عرفان جمگیا شمشیر کا

ڈھونڈو ہی کیا خوب ہے تاریخ طبع
ہے کلام دلکشا شمشیر کا

۱۳۴۲ھ

از جناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب مشتہر

حضرت شمشیر کا بیمثل دیوان چھپ گیا
ہر غزل ہے عارفانہ عشق باطن کی دلیل

اے مشتہر بے ساختہ لکھی تاریخ طبع
واہ کیا مضمون اس دیوان کے ہین معدیل

۱۳۴۲ھ

از طبع گوہر فشان معجز بیان جناب مولوی صدیق ارمان فاشاگرد جناب جلیل مدظلہ العالی

چو شد طبع دیوان شمشیر خوشگو
رسیدہ از زمین تا بہ افلاک شہرت

روان شد ز ہر شعر بحر تصوف
نمایان زہر لفظ سر حقیقت

فدا بر کلام تو سحر آفرینی
بفکر تو قربان فصاحت بلاغت

چگونہ گریزد ز فتراک مضمون
سلاست - متانت - لطافت نزاکت

چہ مضمون نگاری چہ جدت طرازی
جوابے ندارد لیاقت ذکاوت

بیاے وفا سال طبعش رقم کن
پری چہرہ دیوان عیش و محبت

۱۳۴۲ھ

ولہ عیسوی

تعریف کیا کرین ہم دیوان کی تمہارے
بس دل سے داد نکلی جس شعر پر نظر کی

روشن ہو نام نامی کیونکر نہ پھر تمہارا
نشتر کیطرح دل میں ہر لفظ چبھ گیا ہے
لکھی وفا نے رنگین تاریخ طبع دیوان

ہر مطلع منور تصویر ہے قمر کی
ہر شعر نے تمہارے لی ہے خبر جگر کی
گوہر فشاں زبان ہے شمشیر نامور کی

١٩١٤ ع

ولہ ایضاً فصلی

جان آئی شاعری میں اے وفا
شوق نے آواز دی صد آفرین
ہر غزل کے دلکشا اشعار میں
رنگ میں ڈوبا ہوا دیوان ہے
عارفان دھر آ کر لیں سبق
مصرع تاریخ ہی بے مثل ہے

بارک اللہ خوب یہ دیوان چھپا
آرزو بولی نکل کر مرحبا
جان فزا مضمون ہے ہر شعر کا
یا عروس نو ہے جلوہ نما
معرفت کا آج دفتر کھل گیا
صوفیانہ رنگ ہے ہر شعر کا

١٣٣٢ ف

من نتائج قلم زرین رقم جناب مولوی غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان صاحب
واصف آغائی تلمیذ حضرت ہاتف ابو العلائی

طبع دیوان کرد چون شمشیر با صد آب و تاب
فصلی و ہجری است اے واصف صوری و ہم معنوی

بے نظیر و بے عدیل و بے مثال و لاجواب
سال طبعش سیزدہ صد سی و دو ہم سہ باصواب

١٣٣٢ھ

ولہ

خوب دیوان چھپا واہ شمشیر کا شور ہے جا بجا کسقدر آجکل
نیک نامی ہوئی بے نیامی ہوئی صاف چمکا دیا جوہر بے بدل

کیسا دیوان ہے حسن کی شان ہے عشق کی جان ہے دلکا ارمان ہے
حبب نظر جا پڑی تھی قطع بڑی موتیون کی لڑی ہر غزل کی غزل

ایک مصرع مین ہر چار سن طبع کے مینے اے واصف ہاتفی لکھدے
نظم سوز درون - نظم طبع رسا - نظم روح سخن - نظم خیر العمل
۱۳۲۳ف ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ ۱۹۱۷ مسمت

از کلک گہر سلک جناب محمد فیاض الدین صاحب کیفی

کیا طبع ہوا کلام شمشیر
مضمون ہر اک ہے گنج اسرار
عرفان کی ہے ہر غزل مین خوشبو
دیوان ہے معرفت کا گلزار
فیضی سے نے کہا سن اشاعت
گلدستۂ معنوی ہین اشعار
۱۳۳۲ ہجری

ریختہ طبع جناب مولوی زین العابدین صاحب ساقی سلمہ اللہ الباقی

یہی شمشیر ہین زمانے مین
مست اسرار حق یگانۂ عشق
ان کا دیوان مل گیا چھپکر
ہاتھ مین آگیا خزانۂ عشق
عرض کر سال طبع ا ساقی
واہ کیا خوب ہے فسانۂ عشق
۱۳۳۲ھ

از قلم رنگین رقم جناب محمد عمر خان صاحب پارسا

خوب شمشیر کا دیوان چھپا
جلوۂ عشق ہے اللہ اللہ
پارسا طبع کی تاریخ کہو
نسخۂ عشق ہے اللہ اللہ

۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ بہ صنعت تخرجہ ریختہ کلک گہر سلک زبدۃ الصلحا
جناب مولوی دوست محمد صاحب صاحبزادہ آستانہ عالیہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حسن معنی کی خوب ہے تصویر
اور فصاحت کی اچھی ہے شمشیر
دفتر عشق کی کہانی ہے
اور تصوف کی ہے کتاب منیر
شاعر بامذاق ہیں شمشیر
اور کلام انکا ہے کلام پیر
سارا دیوان پر معانی ہے
ہر سخن باغ معنی جوئے شیر
فکر تاریخ کی تو آئی ندا
بیدل اچھا ہے نامہ تسخیر

۳۴ ۶۶ ۱۳
۳۴
۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشاں جناب العلم و الیقین حضرت سید زین العابدین صاحب مدظلہ
صاحبزادہ روضہ منورہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

تازہ دیوان مونس الغربا
مخلص خاص اولیائے کرام
یعنی عبد الکریم خان شمشیر
فدوی جان نثار شاہ نظام
یافت ترتیب و در دل عابد
سخن روح پرور آمد نام

من صاحب فکر لطیف و طبع منیف حضرت سید محمد حنیف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ آستانہ متبرکہ سلطان الہند قدس اللہ سرہ العزیز

تازہ دیوان حضرت شمشیر جام وحدت ہے ہر غزل جس مین فکر تاریخ تھی حنیف مجھے	روئے لیلیٰ ہے یا دل مجنون نغمہ ہے تازہ لطف گوناگون آئی آواز ساغر بیچون ۱۳۳۲ھ

صاحب فکر رسا واقف سر خفی و جلی حضرت سید وزیر علی صاحب زید مجدہم صاحبزادہ درگاہ معلی غریب نواز رضی اللہ عنہ

حضرت شمشیر کے دیوان کو بات حقیقت کی یہی ہے وزیر	عشق کہون یا گل وحدت کہون نیر تابان حقیقت کہون ۱۳۳۲ھ

ریختہ کلک گہر سلک فصیح اللسان جناب محمد عبدالمجید خان صاحب چشتی اجمیری سلمہم اللہ تعالےٰ

شمشیر کے دیوان کو زیبا ہی خود آرائی	جو آپ تماشا ہے اور آپ تماشائی

یہ عشق کا دیوان ہے یا دفتر عرفان ہے
کچھ دلکا تعلق ہے کچھ جذب تعشق ہے
جب دل نے کہا لکھئے تاریخ مجید اسکی

ہر شعر مین پنہان ہے صد جلوۂ یکتائی
آغا کا تصدق ہے سب خوبی و عنائی
گردون سے صدا آئی "رنگ گل آغائی"

۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ بر اشعار معرفت شعار

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان جناب
مولوی سید محمد عبد المعبود صاحب **معینی** صاحبزادہ روضہ منورہ اجمیر شریف
و مداح صاحبہا قدس اللہ سرہ العزیز

ہے باغ خلد دیوان شمشیر معرفت کا
دامن مین شعر تر کے بین السطور گویا
ہر لفظ مین ہے اوسکے نظارۂ حقیقت
ہر شعر کی دلہن نے پہنا ہے تازہ زیور

ہر اک غزل مین کیا کیا شیرین مقالیان ہین
طوبیٰ کے زیر سایہ کوثر کی نالیان ہین
حرفون کے دائرے سب معنی کی جالیان ہین
توحید کے ہین گجرے عرفان کی بالیان ہین

تاریخ کہہ معینی اس باغ معرفت کی
مصرع شعر کیا کیا پھولون کی ڈالیان ہین

۱۳۲۳ف

ولہ

ہان منبع اسرار شریعت ہے یہ
تاریخ صحیفہ جناب شمشیر

ہان مطلع انوار طریقت ہے یہ
کہ دیجئے دفتر حقیقت ہے یہ
۱۳۳۲ھ

ایضاً

پر بہاران ریاض عالم قدس
ہاتف از غیب با ہزاران شوق

سعی شمشیر چون تمامش کرد
باغ سرسبز سال و نامش کرد
۱۳۳۲ھ

ولہ علی کلام النعت

دیوان فرید عصر شمشیر
آئینہ صدق اوسکی غزلین

اب نعت مین ہوچکا ہے تیار
گنجینہ شوق اوسکے اشعار

مجھکو ہوئی فکر تام و تاریخ
ہاتف نے کہا کہ نعت اخیار
۱۳۳۲ھ



ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ مین چھاپا گیا